تعلیم الدین

مکمل و مدلل

علم دین کے تمام اجزاء، عقائد، اعمال، عبادات، معاملات، سیاست و معاشرت، آداب، تہذیب و اخلاق کی مستند کتاب مع حالات و شجرہ مشائخ چشت

از: حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

دار الاشاعت اردو بازار کراچی فون ۲۶۳۱۸۶۱

فہرستِ مضامین تعلیم الدّین

مقدمۂ مصنف

از حکیم الامتہ مولانا اشرف علی تھانوی رح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

اما بعد اس زمانہ میں اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اسلام نے صرف نماز وروزہ اور چند غیبی خبریں کہ قیامت میں کیا کیا ہوگا، بہشت میں حوریں اور دوزخ میں سانپ بچھو ہیں، بتلائی ہیں اور انسان کے باقی ظاہری باطنی حالات متعلقہ سے اس کو کچھ تعرض نہیں اللہ ورسول کو جیسا چاہو سمجھو، جو چاہو معاملہ کرو۔ تجارت جس طرح چاہو کرو۔ لوگوں سے جس طور چاہو برتاؤ کرو، جو چاہو کھاؤ، جو چاہو پیو، جو چاہو پہنو، نشست دبرخاست ملاقات و معاشرت کے طریقے جو چاہو اختیار کرلو۔ اپنے نفس کو جن صفات سے چاہو متصف رکھو غرض تم کو اور امور میں ہر طرح آزادی ہے، اور اگر پابندی کا خیال آیا تو اصول تجارت

میں غیر قوموں کی تقلید کرو۔ طرز معاشرت قدیم یا جدید فلاسفروں سے حاصل کرو۔ مقامات نفس میں ان پڑھ لوگوں سے جو خدائی کے دعوے بھی نہ رکھتے ہوں مدد لو۔ غرض اس میں نہ الوہیت و رسالت کی تنظیم ہے، نہ معاملات کے اصول کی تعلیم، نہ اخلاق و آداب کی تفہیم نہ مقامات نفس کی تکمیل و تتمیم اور اس خیال باطل کے ایسے بُرے بُرے آثار مرتب ہوئے کہ خدا کی پناہ۔ ایک اثر مخالفین پر یہ ہوا کہ اسلام پر تعلیم کے ناکافی ہونے کا دھبّہ لگایا۔ ایک اثر نو تعلیم یافتہ جوانوں پر یہ ہوا کہ بوجہ ناحقیقت شناسی کے یہ شبہہ ان کے دل میں جم گیا اور اپنے کو بعض امور میں تہذیب جدید کا محتاج سمجھا اور زبان سے یا دل یا طرز عمل سے غیر طریقوں کو اپنے طریقے پر ترجیح دینے لگے اور بہت سے عقائد اسلام پر خود ہنسنے لگے۔ ایک اثر عوام پر یہ ہوا کہ نماز و روزہ میں تو علماء سے رجوع کرنے کو ضروری سمجھے اور معاملات و معاشرت میں اپنے کو خود مختار جان لیا۔ اسی وجہ سے علمائے سے کبھی اپنے مقدمہ یا تجارت کے متعلق رائے نہیں لی جاتی۔ نہ توحید و رسالت کے مباحث و احکام کی تحقیق کی جاتی ہے یہاں تک کہ بعض اعمال سے شرک فی الالوہیت یا شرک فی النبوت لازم آجاتا ہے۔ بالخصوص مستورات کو ایک اثر اہل علم پر یہ ہوا کہ شب و روز اعمال و عبادات کے مسائل کے استذکار و استحضار میں شغل و اہتمام رہتا ہے۔ نہ معاملات کی تحقیق نہ اخلاق و آداب کا لحاظ، نہ اصلاح نفس و قلب کی کوشش حتّٰی کہ ترقی علم کے ساتھ ہی عُجب و کبر و حرص و محبتِ دنیا و غفلت کی بھی ترقی ہوتی جاتی ہے۔ ایک اثر درویشوں پر یہ ہوا کہ شریعت اور طریقت کو جدا جدا

سمجھے۔ اور حقیقت کو اصل مقصود اور شریعت کو انتظامی قانون اعتقاد کر لیا۔ علماء سے نفور ہو گئے۔ واردات و احوال کو منتہیٰ معراج خیال کیا۔ خیالات کو مکاشفات اور مکاشفات کو فوق الیقینیات یقین کیا۔ نہ اس کو میزان شرع میں وزن کرنے کی ضرورت نہ علماء سے پیش کرنے کی حاجت۔ غرض ہر طبقے کے لوگوں کو کم و بیش اس خیال باطل کا اثر ضرور پہنچا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ ۝ حالانکہ جس نے کتاب و سنت کو ذرا بھی طلب و التفات کی نگاہ سے دیکھا ہوگا، وہ ان سب امور کی تعلیم کو کھلے کھلے الفاظ میں پاوے گا، اور شریعت مطہرہ کو کافی وافی اور دوسری کتب و حکم و قوانین و تعالیم سے مستغنی کرنے والا دیکھے گا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو حضرت حق سبحانہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں یوں نہ فرماتے:۔ اَرۡسَلۡنَا فِیۡکُمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡکُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِنَا وَ یُزَکِّیۡکُمۡ وَ یُعَلِّمُکُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ وَ یُعَلِّمُکُمۡ مَّا لَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ۝ اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا ۔ وَ نَحۡوُ ذٰلِکَ۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سوال کے (کہ بعض باتیں یہود کی ہم کو اچھی معلوم ہوتی ہیں، اگر آپ کی اجازت ہو کچھ لکھ لیا کریں) جواب میں ارشاد نہ فرماتے اَمُتَهَوِّکُوْنَ اَنْتُمْ کَمَا تَهَوَّکَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی لَقَدْ جِئْتُکُمْ بِهَا بَیْضَاءَ نَقِیَّةً (الحدیث رواہ احمد) اور یہ تو ایسی کھلی بات ہے جس کے ثابت کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ آخر جس قرآن میں:۔ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۝

مذکور ہے اسی قرآن میں فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ الآیة اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ الآیة اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا الآیة لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ الآیة وَ اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ الآیة مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً الآیة وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ الآیة وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا الآیة وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ الآیة اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا الآیة اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ الآیة لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ الآیة اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ الآیة وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا الآیة اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ الآیة یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ الآیة اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ الآیة وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ الآیة اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ الآیة تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ الآیة یَبْكُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا الآیة وَغَیْرُهَا مِنْ اٰیَاتِ الْمُعَامَلَاتِ وَالْمُعَاشَرَاتِ وَالْمَقَامَاتِ۔ بھی تو مذکور ہیں۔ اسی طرح کتب حدیث کی فہرست اٹھا کر ملاحظہ کرنے سے جہاں کتاب الایمان کتاب الصلوٰۃ کتاب الزکوٰۃ نظر آوے گا۔ اس کے نیچے ہی کتاب البیوع کتاب النکاح والطلاق کتاب الاداب، کتاب الرقاق بھی ملاحظہ سے گذرے گا۔ پھر اس خیال کی گنجائش کہاں ہے کہ اسلام نے صرف عقائد و اعمال سکھلائے ہیں اور معاملات معاشرت و تصوف نہیں تبلایا۔ بلکہ منصف کو اسی مقام پر یقین آگیا ہوگا کہ اسلام نے پانچوں چیزیں تعلیم کی ہیں اور ہم کو کسی کا محتاج نہیں چھوڑا۔ بلکہ غیر قوموں

میں بھی منصف مزاج لوگ ہیں. وہ اسلام سے مقتبس ہونے کے خود معترف ہیں۔ غرض جب دیکھا گیا کہ یہ خیال عالمگیر ہورہا ہے اور ہر طبقے کے لوگوں کو اس سے مضرتیں پہنچتی ہیں. اسلامی ہمدردی نے تقاضا کیا کہ اس غلطی کی اصلاح کیجائے اور ایک ایسا رسالہ لکھا جاوے جس میں بقدر ضرورت اختصار کے ساتھ پانچوں مضامین کو کتاب وسنت سے مستنبط و ملتقط کرکے جمع کیا جاوے۔ یوں تو اس رسالہ سے سب اہل اسلام کو نفع پہنچانا مقصود ہے مگر بالخصوص درویشی کی راہ چلنے والوں کی دل سوزی زیادہ مدنظر ہے۔ اب ہر مسلمان کو عموماً اور درویش کو خصوصاً اس کا مطالعہ کرنا بلکہ تھوڑا تھوڑا وظیفہ مقرر کرلینا ضرور ہے۔ کیونکہ مقصود درویشی کا یہی ہے کہ محبوب حقیقی راضی ہوجاوے اور طریقہ حصولِ رضا کا اطاعت و امتثال امر ہے. پس جب محبوب حقیقی کا امر تمام حالات کے ساتھ متعلق ہے تو رضامندی اسی وقت ممکن ہے جب ہر حالت میں اس کا امر مانا جاوے۔ اسی لئے طالب حق کو ضرور ہے کہ اول اپنے عقائد موافق اہل سنت وجماعت کے درست کرے پھر اعمالِ مفروضہ نماز روزہ وغیرہما کے احکام سیکھ کر ان کا پابند ہو اور حرام و حلال کے مسائل سے واقف ہو تاکہ اکلِ حلال سے نورانیت پیدا ہو۔ اور طرزِ معاشرت سے مطلع ہو تاکہ اہلِ حقوق کے حقوق تلف نہ ہوجائیں. کیونکہ اتلافِ حقوق ظلم ہے. ظالم پر لعنت ہوتی ہے۔ پھر لعنت و رحمت جمع کیسے ہوگی اور رضا بدون رحمت کے ہوتی نہیں۔ ان سب مراحل کو طے کرکے اب اس راہ باریک میں قدم رکھے۔ ایسا شخص انشاءاللہ تعالیٰ کبھی گمراہ نہ ہوگا۔

اور انشاء اللہ اپنے مقصود حقیقی تک پہنچے گا۔

اب خدا کے نام پر مقصود کو شروع کرتے ہیں اور بنظر تعداد مضامین اس کو پانچ حصوں میں منقسم کرتے ہیں۔
عقائد و تصدیقات، اعمال و عبادات و معاملات و سیاسیات آداب و معاشرت، سلوک مقامات، یاالٰہی اس نادان کی مدد فرما، اور خطا و لغزش اور ریا سے بچا۔ آمین وبہ نستعین۔

عقائد و تصدیقات

عقیدہ[۱]۔ تمام عالم پہلے ناپید تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا عقیدہ[۲]۔ اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اس نے کسی کو جنا۔ نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ کوئی اس کے مقابل کا نہیں۔ عقیدہ[۳]۔ وہ ہمیشہ سے ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا۔ عقیدہ[۴] کوئی چیز اس کے مانند نہیں۔ اور سب سے نرالا ہے۔ عقیدہ[۵]۔ وہ زندہ ہے، ہر چیز پر اس کو قدرت ہے کوئی چیز اس کے علم سے پوشیدہ نہیں وہ سب کچھ دیکھتا ہے، سنتا ہے، وہ جو چاہے کرتا ہے

ف۱ اللہ خالق کل شیٔ الآیۃ فی الیواقیت والجواہر عن الشیخ محی الدین والحق الذی نقول بہ ان العالم کل حادث وان تعلق بہ العلم القدیم ۱۲ ج ۱ ص۴۹ ف۲ قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد فی الیواقیت عن الشیخ لایجوز ان یقال الحق تعالیٰ مفتقر فی ظہور اسمائہ وصفاتہ الی وجود العالم لانہ لہ الغنا علی الاطلاق ۱۲ ج ۱ ص۵۰ ف۳ ہو الاول والآخر الآیۃ ف۴ لیس کمثلہ شیٔ الآیۃ فی الیواقیت عن الشیخ العالم ان اللہ تعالیٰ لیس بجوہر فیقدر لہ المکان ولا بعرض فیستحیل علیہ البقاء ولا بجسم فیکون لہ الجہۃ والتلقاء فہو منزہ عن الجہات والاقطار وفیہ ایضًا عنہ رح فالحق تعالیٰ مباین لخلقہ فی سائر المراتب وہو من وراء معلومات جمیع الخلق ۱۲ ج ۱ ص۷۴ وفیہا علم ان اللہ تعالیٰ واحد بالاجماع ومقام الواحد یتعالیٰ ان یحل فیہ شیٔ او یحل ہو فی شیٔ او یتحد بشیٔ ج ۱ ص۸ وفیہ عنہ لایجوز لعارف ان یقول انا اللہ ولو بلغ اقصیٰ درجات القرب وحاشا العارف من ہذا القول حاشا انما یقول انا العبد الذلیل فی المسیر والمقیل ۱۲ ج ۱ ص۸ ف۵ ہو الحی ان اللہ علی کل شیٔ قدیر۔ اللہ بکل شیٔ قدیر وہو السمیع البصیر فعال لما یرید یریدون ان یبدلوا کلام اللہ وقولہ لقد سبقت کلمتنا اللہ لا الٰہ الا ہو الرحمن الرحیم الی آخرہ الاسماء التسعۃ والتسعین کما رواہ الترمذی قولہ تعالیٰ لا تاخذہ سنۃ ولا نوم۔ القیوم الحمد للہ۔

کلام فرماتا ہے وہی پوجنے کے قابل ہے۔ اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے۔ وہ سب عیبوں سے پاک ہے۔ وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزت والا ہے۔ بڑائی والا ہے۔ پیدا کرنے والا ہے۔ گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ زبردست ہے۔ بہت دینے والا ہے۔ روزی پہنچانے والا ہے۔ جس کی روزی چاہے تنگ کر دے جس کی روزی چاہے فراخ کر دے۔ جس کو چاہے پست کر دے جس کو چاہے بلند کر دے۔ جس کو چاہے عزت دے۔ جس کو چاہے ذلت انصاف والا ہے۔ بردباری اور برداشت والا ہے۔ خدمت کی قدر دانی کرنے والا ہے۔ دعا کا قبول کرنے والا ہے۔ سمائی والا ہے۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ وہ سب کا کام بنانے والا ہے۔ اسی نے سب کو پہلے پیدا کیا وہی قیامت میں دوبارہ پیدا کرے گا۔ وہی جِلاتا ہے۔ وہی مارتا ہے۔ اس کو نشانیوں اور صفتوں سے سب جانتے ہیں۔ اور اس کی ذات کی باریکی کوئی نہیں جانتا۔ گنہگاروں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو سزا کے قابل ہیں ان کو سزا دیتا ہے۔ وہی ہدایت کرتا ہے، نہ سوتا ہے، نہ اونگھتا ہے وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں۔ وہی سب چیزوں کو تھامے ہوئے ہے۔ اسی طرح تمام صفتیں کمال کی اس کو حاصل ہیں۔

عقیدہ۵ مخلوق کی صفتوں سے پاک ہے۔ اور قرآن و حدیث میں بعضی جگہ ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے، یا تو اس کے معنی اللہ کے

سپرد کریں کہ وہی اس کی حقیقت جانتا ہے۔ اور ہم بے کھود کرید کئے ہوئے ایمان اور یقین کرتے ہیں اور یہی بات بہتر ہے اور یا کچھ مناسب معنی اس کے لگائے جائیں۔ جس سے وہ سمجھ میں آجاوے۔ عقیدہ[ف] عالم میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے۔ سب کو اللہ تعالیٰ اس کے ہونے کے آگے ہمیشہ سے جانتا ہے۔ اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے تقدیر اسی کا نام ہے۔ اور بری باتوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید ہیں۔ ان کو ہر کوئی نہیں جانتا۔ عقیدہ[ش] بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے۔ جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔ مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔

سل[ه] سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون، فلا تضربوا للہ الامثال والراسخون فی العلم یقولون آمنا به لیس کمثلہ شیٔ فی الیواقیت عن الشیخ اعلم من الادب عدم تاویل آیات الصفات ووجوب الایمان بہا مع عدم الکیف کما جاءت فانا لا ندری اذا اولنا علی ذلک التاویل بمراد اللہ تعالیٰ فاذا قیل انا کیف یعجب قال ہم لیس ہو بمراد لہ فیرد علینا فلہذا التزمنا التسلیم فی کل ما لم یکن عندنا فیہ علم من اللہ تعالیٰ فاذا قیل انا کیف یعجب ربنا او کیف یفرح مثلاً قلنا انا مؤمنون بما جاء من عند اللہ علی مراد اللہ وانا مؤمنون بما جاء من عند رسول اللہ ونکل علم الکیف فی ذلک کلہ الی اللہ والی رسولہ وفیہ عند علیک یا اخی بالتسلیم لکل ما جاءک من آیات الصفات واخبارہا فان اکثر المؤولین ہالکون فاخف الطرائق حالا من قال لا ادری الخ ج۱ ص۱۳۴ ف[ه] ان کل شیٔ خلقناہ بقدرۃ اللہ یعلم وانتم لا تعلمون ۱۲ ش[ه] فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر واللہ خلقکم وما تعملون ولا یرضی لعبادہ الکفر وان تشکروا یرضہ لکم ۱۲

گناہ کے کام سے اللہ تعالےٰ ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔
عقیدہ [9] اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کسی کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہوسکے۔ عقیدہ [10] کوئی چیز خدا کے ذمہ ضرور نہیں۔ وہ جو کچھ مہربانی کرے۔ اس کا فضل ہے۔ عقیدہ [11] بہت سے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بندوں کو سیدھی راہ بتلانے آتے اور وہ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ گنتی ان کی پوری طرح اللہ تعالےٰ ہی کو معلوم ہے۔ ان کی سچائی بتلانے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی نئی مشکل باتیں ظاہر کیں جو اور لوگ نہیں کرسکتے۔ ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں۔ ان میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے۔ اور سب کے آخر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی درمیان میں ہوئے۔ بعضے بہت مشہور ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، اسحٰق علیہ السّلام، اسمٰعیل علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، یوسف علیہ السلام، داوٗد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام۔ الیاس علیہ السلام، الیسع علیہ السلام، یونس علیہ السلام، لوط علیہ

[9] لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا ۱۲ [10] لا یسئل عما یفعل فعال لما یرید ۱۲ [11] ولقد ارسلنا رسلاً من قبلک منہم من قصصنا علیک ومنہم من لم نقصص علیک کل من الصالحین فاذا ہی ثعبان مبین ونزع یدہ فاذا ہی بیضاء للناظرین انی اخلق لکم من الطین الی آخرہا وغیرہ من آیات المعجزات انی جاعل فی الارض خلیفۃ الی قولہ یا آدم اسکن۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ وتلک حجتنا آتینٰہا ابراہیم الخ سورۃ مریم، سورۃ ص۔ سورۃ انبیاء، سورۃ شعراء ۱۲

السلام، ادریس علیہ السلام، ذوالکفل علیہ السلام، صالح علیہ السلام، ہود علیہ السلام، شعیب علیہ السلام۔ **عقیدہ[۱۲]** پیغمبروں میں بعضوں کا رتبہ بعضوں سے بڑا ہے۔ سب میں زیادہ مرتبہ ہمارے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغامبر نہیں آسکتا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہوں گے آپ سب کے پیغمبر ہیں۔ **عقیدہ[۱۳]** ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جاگتے میں جسم کے ساتھ مکے سے بیت المقدس میں اور وہاں سے ساتوں آسمان پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ کو منظور ہوا، پہنچایا اور پھر مکہ میں پہنچا دیا۔ اس کو معراج کہتے ہیں۔ **عقیدہ[۱۴]** اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نگاہوں سے پوشیدہ کیا ہے، ان کو فرشتے کہتے ہیں۔ ان کا مرد یا عورت ہونا کچھ نہیں تبلایا گیا بہت سے کام ان کے سپرد ہیں۔ وہ کبھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام۔

---

[۱۲] تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض کنتم خیر امۃ، خاتم النبیین ۱۲ [۱۳] سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی ولقد راٰہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی فی الیواقیت عن الشیخ وکان ہذا الاسراء بروحہ صلے اللہ علیہ وسلم ویکون رؤیا راٰہ کما یری النائم فی نومہ ما انکرہ احد من قریش ولا نازعوا انما انکروا علیہ کونہ اعلم ان الاسراء کان بجسمہ الشریف فی تلک المواطن التی دخلہا کلہا ۲۷ منہ [۱۴] عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خلقت الملائکۃ من نور وخلق الجان من مارج من نار وخلق آدم مما وصف لکم رواہ مسلم فالمدبرات امرا لا یعصون اللہ ما امرہم ویفعلون ما یؤمرون ۱۲

عقیدہ[۱۵] اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات آگ سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے پوشیدہ کیا ہے۔ ان کو جن کہتے ہیں۔ ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں۔ ان کی اولاد بھی ہوتی ہے۔ ان سب میں سب سے زیادہ مشہور شریر ابلیس ہے۔ **عقیدہ[۱۶]** مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا، اور پیغمبر صاحب کی ہر طرح خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں۔ اس شخص سے کبھی ایسی باتیں ظہور میں آتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں۔ ایسی باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔

عقیدہ[۱۷] خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ[۱۸] خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جاوے مگر جب تک ہوش و حواس

---

[۱۵] خلق الجان من مارج من نار۔ انہ یراکم ہو وقبیلہ من حیث لا ترونہم وانا منا الصالحون ومنا دون ذلک افتتخذونہ وذریتہ اولیاء فسجدوا الا ابلیس کان من الجن ففسق عن امر ربہ ۱۲ [۱۶] الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون کلما دخل علیہا زکریا المحراب وجد عندہا رزقا قال یا مریم انی لک ہذا قالت ہو من عند اللہ ۱۲ [۱۷] وکلاً فضلنا علی العالمین فی الیواقیت عن الشیخ اعلم ان مقام النبی ممنوع لنا دخولہ وغایۃ معرفتنا بہ من طرق الارث النظر الیہ کما ینظر من ہو فی اسفل الجنۃ الی من ہو فی اعلیٰ علیین ملخصاً [۱۸] ایحسب الانسان ان یترک سدی فی الیواقیت وقد سئل ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ عن قوم یقولون باسقاط التکالیف ویزعمون ان التکالیف انما کانت وسیلۃ الوصول وقد وصلنا فقال رضی اللہ عنہ صدقوا فی الوصول ولکن الی سقر والذی یسرق ویزنی خیر ممن یعتقد ذلک ولو انی بقیت الف عام ما نقصت من اورادی شیئا الا بعذر شرعی انتہی ۱۲ ج ۱ ص ۱۹۲ وفیہا عن الشیخ انہ لا یجوز للولی قط المبادرۃ الی فعل معصیۃ لو اطلع من الطریق کشفہ علی تقدیرہا علیہ ۱۲ ج ۱ ص ۱۹۲ وذہبا ۱۲

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

درست ہیں شرع کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز و روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی۔ جو گناہ کی باتیں ہیں اس کے لئے درست نہیں ہوجاتیں
عقیدہ [۱۹] جو شخص شرع کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا اگر اس کے ہاتھ سے کوئی اچنبھے کی بات دکھائی دے یا وہ جادو ہے۔ یا نفسانی اور شیطانی دھندا ہے۔ اس سے اعتقاد درست نہیں ہوتا۔
عقیدہ [۲۰] ولی لوگوں کو بعضی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہوجاتی ہیں۔ اس کو کشف و الہام کہتے ہیں۔ اگر شرع کے موافق ہے قبول ہے اور اگر خلاف ہے تو رد ہے۔ **عقیدہ** [۲۱] اللہ اور رسول نے دین کی سب باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتلادیں۔ اب کوئی نئی بات

ف ۱۹ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور الرحیم۔ قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین۔ فی الیواقیت عن الشیخ ان من الخوارق ما یکون عن قوی نفس وقد یکون ایضاً عن حیل طبیعۃ وقد یکون عن نظم حروف لطوابع وقد تکون باسماء یتلفظ بہا ذاکرہا ولا یکون خرق العادۃ علی وجہ الکرامۃ الا لمن خرق العادۃ من نفسہا باخراجہا عن الوقبہا الطبعی الا الانقیاد الشرع فی کل حرکۃ وسکون انتہی مختصراً ج ۱ صـ۲۰۲ وفیہا عن الشیخ قد وضع اللہ میزان الشرع بید العلماء اہل التقوی فہم ارباب التعدیل والتجریح فما وقع علی ید من ظہرت امارات اتباعہ الشرع سموہ کرامۃ وما وقع علی غیرہ سموہ سحراً وشعبدۃ وغیر ذلک ج ۱ صـ۱۱۷ **ف ۲۰** لہم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ۔ ثم جعلنک علی شریعۃ من الامر فاتبعہا ولا تتبع اہواء الذین لا یعلمون فی الیواقیت قال الشیخ عبد القادر جیلی وقد ترائی لی مرۃ نور عظیم ملأ الافق ثم بدت لی فیہ صورۃ تنادینی یا عبد القادر انا ربک وقد اسقطت عنک التکالیف فان شئت فاعبدنی وان شئت فلا فقلت اخسأ یا لعین الخ ج ۲ صـ۱۶۲ **ف ۲۱** الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ام لہم شرکاء شرعوا لہم من الدین ما لم یاذن بہ اللہ۔ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیءٍ فردوہ الی اللہ والرسول فاسئلوا اہل الذکر عن الجنید رح قال علمنا ہذا مشید بالکتاب والسنۃ وکان یقول ایضا (باقی بر صفحہ ۱۷)

دین میں نکالنا درست نہیں ایسی ہی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔ البتہ بعض باریک باتیں دین کی جو ہر ایک کی سمجھ میں نہیں آتیں۔ پکے پکے اگلے عالموں نے اپنے علم کے زور سے قرآن و حدیث سے سمجھ کر دوسروں کو بھی بتلا دیں۔ ایسے لوگ مجتہد کہلاتے ہیں۔ مجتہد بہت ہوئے۔ چار ان میں بہت مشہور ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ۔ امام مالکؒ، امام احمدؒ۔ جس کو جس مجتہد سے زیادہ اعتقاد ہو اس کی پیروی کرلی۔ ہندوستان میں امام ابوحنیفہؒ کی پیروی کرنے والے زیادہ ہیں۔ وہ حنفی کہلاتے ہیں۔ اسی طرح نفس کے

(بقیہ ص ۱۶) اذا رأیتم شخصا متربعًا فی الہواء فلا تلتفتوا الیہ الا ان رأیتموہ مقیدا بالکتاب والسنۃ وکان یقول الطرق کلہا مسدودۃ علی الخلق الا علی المقتفین آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان یقول لو کنت حاکماً لضربت عنق من سمعت یقول لا موجود الا اللہ اولیس لی فعل مع اللہ لان ظاہرہ کلام نفی غیر اللہ و ہدم احکام التکالیف کلہا ج ۲ ص ۱۴۰ وفیہا عن ابراہیم الدسوقی یقول لو ان الفقیہ اتمّ العبادات والمامورات الشرعیۃ بغیر علۃ کما امرہ اللہ تعالیٰ استغنی عن الشیخ ولکنہ اتی العبادات بعلل امراض فلذلک احتاج الی طبیب مداویہ حتی یحصل لہ الشفاء ومن ہہنا استغنی التابعون عن الخلوۃ والریاضۃ کما علتہ تلامذۃ الاشیاء ج ۲ ص ۱۴۱ وفیہا عن الشیخ من الفتوحات اذا بلغ المرید مرتبۃ الاجتہاد المطلق حرم علیہ الرجوع الی قول شیخہ الا ان یکون دلیل شیخہ اوضح من دلیلہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۴ و فیہا من الامام الشافعی انہ کان یقول اذا صح الحدیث فہو مذہبی وفی روایۃ اذا رأیتم کلامی یخالف الحدیث فاعملوا بالحدیث واضربوا بکلامی الحائط ج ۲ ص ۱۰۱ وفیہا عن الشیخ ایاکم والطعن علی احد من المجتہدین وتقولون انہم محجوبون عن المعارف والاسرار کما یقع فیہ الجملۃ المتصوفۃ وان ذلک جہل مقام الائمۃ ۱۲ ج ۱ ص ۱۰۹ ۱۲

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

سنوارنے کے طریقے قرآن وحدیث کے موافق ولی لوگوں نے اپنے دل کی روشنی سے سمجھ کر بتلائے۔ ایسے لوگ شیخ کہلاتے ہیں۔ شیخ بہت ہوئے مگر ان میں چار زیادہ مشہور ہیں۔ خواجہ معین الدین چشتی رح۔ حضرت غوث الاعظم عبدالقادرؒ۔ شیخ شہاب الدین سہروردی خواجہ بہاءالدین نقشبند رح۔ جس مجتہد اور شیخ سے اعتقاد ہو اس کی پیروی کر کے دوسروں کو برا سمجھنا درست نہیں۔ اور پیروی مجتہد اور شیخ کی اسی وقت تک ہے جب تک ان کی بات خدا اور رسول کے خلاف نہ ہو۔ اور اگر ان سے کوئی غلطی ہوگئی ہو اس میں پیروی نہیں۔

عقیدہ[۲۲]۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اتاریں کہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں بتلائیں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام کو۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ قرآن مجید ہمارے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ قرآن مجید آخری کتاب ہے۔ اب کوئی کتاب آسمان سے نہ آوے گی۔ قیامت تک قرآن کا حکم چلتا رہے گا۔ دوسری کتابوں کو گمراہ لوگوں نے بہت کچھ بدل ڈالا۔ مگر قرآن مجید کی نگہبانی کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ

---

[۲۲] قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق الخ والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک نزل بہ الروح الامین وآتینا داؤد زبورا وآتیناہ الانجیل وکتبنا لہ الالواح۔ فبای حدیث بعدہ یؤمنون۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ انا نحن انزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ لا یأتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ ۱۲

کیا ہے۔ اس کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ **عقیدہ**[۲۳]۔ ہمارے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو جس جس مسلمان نے دیکھا۔ اس کو صحابی کہتے ہیں۔ ان کی بڑی بڑی بزرگیاں آئی ہیں۔ ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہئے۔ اگر کوئی لڑائی جھگڑا ان کا سننے میں آوے۔ اس کو بھول چوک سمجھے، ان کی برائی نہ کرے۔ ان سب میں سب سے بڑھ کر چار صحابی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ یہ پیغمبر صاحب کے بعد ان کی جگہ بیٹھے۔ اور دین کا بندوبست کیا۔ اس لیے یہ اول خلیفہ کہلاتے ہیں۔ تمام امت میں یہ سب سے بہتر ہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ دوسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ تیسرے خلیفہ ہیں۔ ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ چوتھے خلیفہ ہیں۔ **عقیدہ**[۲۴] پیغمبر صاحب کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں۔ اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[۲۳] والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار الخ والذین معہ اشداء علی الکفار الی آخر السورۃ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لاتسبوا اصحابی الحدیث متفق علیہ اللہ فی اصحابی لاتتخذوہم غرضا من بعدی فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ومن اذاہم فقد اذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ فیوشک ان یأخذہ رواہ الترمذی۔ وعن ابن عمر قال کنا فی زمن النبی صلے اللہ علیہ وسلم لانفاضل بینہم رواہ البخاری وفی روایۃ لابی داؤد وقال کنا نقول ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی افضل امۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ ابوبکر ثم عمر ثم عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم فی الیواقیت عن الشیخ اعلم انہ لیس علے امۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم من ہوا فضل عن ابوبکر غیر علیے علیہ السلام ۱۲ ج ۲ صـ۵۲ ۱۲ [۲۴] انما یرید اللہ (بقیہ صـ۲ پر)

کا اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔ **عقیدہ ۲۵**۔ ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ و رسول کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان کو مان لے۔ اللہ و رسول کی کسی بات میں بھی شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کے ساتھ مذاق اُڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ **عقیدہ ۲۶** قرآن و حدیث کے کھلے کھلے مطلب کا نہ ماننا اور اینچ پینچ کر کے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا بد دینی کی بات ہے۔ **عقیدہ ۲۷** گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ **عقیدہ ۲۸**۔ گناہ خواہ کتنا ہی بڑا ہو جب تک اس کو برا سمجھے اس سے ایمان نہیں جاتا۔ البتہ کمزور ہو جاتا ہے۔ **عقیدہ ۲۹**۔ اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا یا نا اُمید ہو جانا کفر ہے۔

(بقیہ ص۱۹) لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرًا وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسبک من نساء العلمین مریم بنت عمران وخدیجہ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد وآسیہ امرأۃ فرعون رواہ الترمذی وقال علیہ السلام فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام ۱۲

ف۲۵ انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا ان الذین کذبوا بآیتنا واستکبروا عنہا لا تفتح لہم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ۔ قل اباللہ وآیاتہ ورسولہ کنتم تستہزءون ۱۲ ف۲۶ ان الذین یلحدون فی آیتنا لا یخفون علینا ۱۲ ف۲۷ ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ۱۲ ف۲۸ یا ایہا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃً نصوحًا ف۲۹ لا ییأس من روح اللہ الا القوم الکافرون لا یأمن مکر اللہ الا القوم الخاسرون ۱۲

عقیدہ ۳۰۔ کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور اس کا یقین کرنا کفر ہے۔ البتہ نبیوں کو وحی سے اور ولیوں کو کشف و الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے کوئی بات معلوم ہو سکتی ہے۔ **عقیدہ ۳۱** کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے۔ ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت، جھوٹوں پر لعنت۔ مگر جن کا نام لیکر اللہ و رسول نے لعنت کی ہے۔ یا ان کے کفر کی خبر دی ہے ان کو کافر ملعون کہنا گناہ نہیں۔ **عقیدہ ۳۲** جب آدمی مر جاتا ہے اگر گاڑا جاوے تو گاڑنے کے بعد اور اگر نہ گاڑا جاوے تو جس حال میں ہو اس کے پاس دو فرشتے جن کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ آکر پوچھتے ہیں، تیرا پروردگار کون ہے، تیرا دین کیا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں اگر مردہ ایمان دار ہوا تو ٹھیک جواب دیتا ہے۔ پھر اس کے لئے سب طرح کی چین ہے۔ اور نہیں تو وہ سب باتوں میں یہی کہتا ہے

۳۰؎ لا یعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ، عالم الغیب فلا یظہر علےٰ غیبہ احدا، الا من ارتضیٰ من رسول، اذا اوحینا الی امک ما یوحیٰ ان اقذفیہ فی التابوت فاقذفیہ فی الیم فلیلقہ الیم بالساحل یاخذہ عدولی وعدولہ۔ ۳۱؎ ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب۔ الا لعنۃ اللہ علے الظٰلمین، فنجعل لعنۃ اللہ علے الکاذبین، واتبعناہم فی ہذہ الدنیا لعنۃ ۳۲؎ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت، نزلت فی عذاب القبر یقال لہ من ربک؟ فیقول ربی اللہ و نبی محمد۔ متفق علیہ سنعذبہم مرتین ثم یردون الی عذاب عظیم، روی الترمذی ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ الا وقاہ فتنۃ القبر و نحو ذلک من الاحادیث ۱۲

⁂ ⁂ ⁂ ⁂

کہ مجھے کچھ خبر نہیں۔ پھر اس پر بڑی سختی ہوتی ہے اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے۔ مگر یہ باتیں مُردے کو معلوم ہوتی ہیں۔ اور لوگ نہیں دیکھتے۔ جیسا سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے۔ اور جاگتا آدمی اس کے پاس بیٹھا ہوا بے خبر ہے **عقیدہ**[۲۳] مُردے کے لئے دعا کرنے سے کچھ خیر خیرات دے کر بخشنے سے اس کو ثواب پہنچتا ہے۔ اور اس سے اس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ **عقیدہ**[۲۴] اللہ و رسول نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتلائی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ اور خوب

۲۳ے یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا الآیۃ ۱۲ ۲۴ے عن ابی سعید الخدری قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی منی اجلی الجبہۃ اقنی الانف یملأ الارض قسطاً وعدلاً کما ملئت جوراً رواہ ابوداؤد وعن حذیفۃ بن اسید قال اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذکرون قالوا نذکر الساعۃ قال انہا لن تقوم حتی ترد اقبلہا عشر آیات وذکر الدخان والدجال والدابۃ وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسیٰ بن مریم ویاجوج وماجوج وثلث خسوف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب وآخر ذلک نار یخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرہم وفی روایۃ نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر وفی روایۃ فی العاشرۃ وریح تلقی الناس فی البحر رواہ مسلم عن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یخفی علیکم ان اللہ تعالیٰ لیس باعور وان المسیح الدجال اعور عین الیمنی کان عینہ عنبۃ طافیۃ متفق علیہ روی ابن ماجۃ من حدیث حذیفۃ یدرس الاسلام کما یدرس وشی الثوب حتی لا یدری ما صیام ولا صلوٰۃ ولا نسک ولا صدقۃ ولیسری کتاب اللہ فی لیلۃ فلا یبقی فی الارض منہ آیۃ وعن عائشۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبعث اللہ ریحاً طیبۃ فتوفی کل من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الی دین آبائہم رواہ مسلم وانہ لعلم للساعۃ حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج وہم من کل حدب ینسلون واذا وقع القول علیہم اخرجنا لہم دابۃ من الارض تکلمہم ان الناس کانوا بآیاتنا لا یوقنون۔

انصاف سے بادشاہی کریں گے۔ کانا دجال نکلے گا۔ اور دنیا میں بہت فساد مچاوے گا۔ اس کے مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے اور اس کو مار ڈالیں گے۔ یاجوج و ماجوج بڑے زبردست آدمی ہیں وہ تمام زمین میں پھیل پڑیں گے۔ پھر وہ خدا کے قہر سے ہلاک ہوں گے۔ ایک عجیب طور کا جانور زمین سے نکلے گا، اور آدمیوں سے باتیں کرے گا، مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا۔ قرآن مجید اُٹھ جاوے گا۔ اور چند روز میں مسلمان مرجاویں گے۔ اور تمام دنیا کافروں سے بھر جاوے گی اور بہت باتیں ہوں گی۔

عقیدہ ۳۵۔ جب ساری نشانیاں پوری ہو جاویں گی۔ اب قیامت کا سامان شروع ہوگا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام خدا کے حکم سے صور پھونکیں گے۔ یہ صور ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل ہے اس صُور کے پھونکنے سے تمام زمین آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاویں گے۔ تمام مخلوقات مرجاویں گے اور جو مر چکے ہیں اُن کی

---

۳۵ عن ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صاحب الصور وقال عن یمینہ جبرئیل و عن یسارہ میکائیل رواہ رزین عن عبداللہ بن عمرو عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الصور قرن ینفخ فیہ رواہ الترمذی فاذا نفخ فی الصور نفخۃ واحدۃ وحملت الارض والجبال فدکتا دکۃ واحدۃ فیومئذ وقعت الواقعۃ وانشقت السماء فھی یومئذ واھیۃ ویوم ینفخ فی الصور فصعق من فی السموٰت ومن فی الارض الا من شاء ثم نفخ فیہ اخریٰ فاذا ھم قیام ینظرون۔ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال الناس یصعقون یوم القیمۃ فاکون اول من یفیق فاذا موسیٰ باطش بجانب العرش فلا ادری اکان من صعق فافاق قبلی اوکان فیمن استثنے اللہ متفق علیہ ۱۲

روحیں بے ہوش ہو جاویں گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کو جن کا بچانا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے ایک مدت اسی کیفیت پر گذر جائے گی۔

عقیدہ ۳۶ ۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم دوبارہ پیدا ہو جاوے۔ دوسری بار پھر صور پھونکا جاوے گا۔ اس سے پھر سارا عالم موجود ہو جاوے گا۔ مردے زندہ ہو جاویں گے اور قیامت کے میدان میں سب اکٹھے ہوں گے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جاویں گے۔ آخر ہمارے پیغمبر صاحب سفارش کریں گے۔ سب برے بھلے عمل تولے جائیں گے۔ اُن کا حساب ہوگا۔ مگر بعضے بدون حساب جنت میں جائیں گے۔ نیکوں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو حوضِ کوثر کا پانی پلاویں گے، جو دودھ سے

---

۳۶ و نفخ فی الصور فاذاھم من الاجداث الی ربھم ینسلون عن ابی ھریرۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا سید الناس یوم القیامۃ یوم یقوم الناس لرب العالمین وتدنوا الشمس فیبلغ الناس من الغم والکرب مالا یطیقون فیقول الناس الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم فیاتون آدم وذکر حدیث الشفاعۃ الی ان یقال فیقال یا محمد ادخل من امتک من لا حساب علیھم من الباب الایمن متفق علیہ۔ فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فسوف یحاسب حساباً یسیراً وینقلب الی اھلہ مسروراً واما من اوتی کتابہ بشمالہ فیقول یالیتنی لم اوت کتابیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماءہ اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل رواہ مسلم، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یضرب الجسر علی جہنم وتحل الشفاعۃ ویقولون اللھم سلم سلم فیمر المؤمنون کطرف العین وکالبرق وکالریح وکالطیر وکاجاوید الخیل والرکاب فناج مسلم و مخدوش مرسل ومکدوش فی نار جہنم متفق علیہ ۱۲

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ پل صراط پر چلنا ہوگا جو نیک لوگ ہیں وہ اس سے پار ہو کر بہشت میں پہنچ جاویں گے جو بد ہیں وہ اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔ عقیدہ ۳۷۔ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور اس میں سانپ، بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے دوزخیوں میں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہو گا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر بہشت میں داخل ہوں گے، خواہ کتنے ہی بڑے گنہگار ہوں اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کو موت بھی نہ آئے گی۔ عقیدہ ۳۸ بہشت بھی پیدا ہو چکی ہے۔ اور اس میں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں۔ بہشتیوں کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا، اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں مریں گے، عقیدہ ۳۹۔ اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دے دے

---

۳۷ اعدت للکافرین۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ حتی ما یبقی فی النار الا من قد حبسہ القرآن ای وجب علیہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل اہل الجنۃ جنتہ واہل النار نارہ یقول اللہ تعالیٰ من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فاخرجوہ متفق علیہ لا یموت فیہا ولا یحیی ۱۲ ۳۸ اعدت للمتقین مثل الجنۃ التی وعد المتقون فیہا انہار من ماء غیر آسن الی قولہ و مغفرۃ من ربہم۔ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون وہم فیہا خالدون۔ فی الیواقیت وکان الشیخ محی الدین رح یقول الجنۃ والنار مخلوقتان ج ۲ ص ۱۲۹ فیہا انی قد رأیت فی عقائد الشیخ الوسطی یعتقد ان اہل الجنۃ واہل النار مخلدون فی دارہما لا یخرج احد منہم من دارہ ابد الآبدین ودہر الداہرین وقال مرادنا باہل النار الذین ہم اہلہا من الکفار والمشرکین والمنافقین والمعطلین لا عصاۃ الموحدین فانہم یخرجون من النار بالنصوص ۱۲ ج ۲ ص ۱۰۵ ۳۹ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء ۱۲

یا بڑے گناہ کو محض اپنی مہربانی سے معاف کر دے، اور بالکل اس پر سزا نہ دے۔ **عقیدہ**[۴۰] جن لوگوں کا نام لے کر اللہ و رسول نے ان کا بہشتی ہونا بتلا دیا ہے ان کے سوا کسی کے بہشتی ہونے کا یقینی حکم نہیں لگا سکتے۔ البتہ اچھی نشانیاں دیکھ کر اچھا گمان رکھنا اور اللہ کی رحمت سے امید رکھنا ضروری ہے۔ **عقیدہ**[۴۱] بہشت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا۔ اس کی لذت میں تمام نعمتیں ہیچ معلوم ہوں گی۔ **عقیدہ**[۴۲]۔ دنیا میں جاگتی ہوئی ان آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو کسی نے نہیں دیکھا۔ اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔

ف۴۰ قالت ام العلاء فقلت رحمک اللہ ابا السائب شہادتی ان قد کرامک اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما یدریک باکرامہ بخاری۔ وعن عمرؓ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما مسلم شہد لہ اربعۃ بخیر ادخلہ اللہ الجنۃ قلنا وثلثۃ قال وثلثۃ قلنا واثنان قال واثنان ثم لم نسئلہ عن الواحد رواہ البخاری ۱۲ ف۴۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیرفع الحجاب فینظرون الی وجہ اللہ فما اعطوا شیئا احب الیہم من النظر الی ربہم رواہ مسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینظر الیہم وینظرون الیہ فلا یلتفتون الی شیٔ من النعم ما داموا ینظرون الیہ رواہ ابن ماجۃ ۱۲ ف۴۲ قال لن ترانی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجاب النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ رواہ مسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یرانی احدکم ربہ حتی یموت رواہ مسلم فی کتاب الفتن فی صفۃ الدجال فے الیواقیت عن الشیخ عبد القادر الجیلی رضی اللہ عنہ لم یبلغنا وقوع ذلک فی الدنیا لاحد غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل ان فلانا یزعم فانتہرہ الشیخ وزجرہ عن ہذہ القول واخذ علیہ العہد ان لا یعود الیہ فقیل للشیخ امحق ہذا الرجل ام مبطل فقال ہو محق یلبس علیہ وذلک انہ شہد بصیرتہ ربانی برقعہ[۴۳]

ف۴۳ اور بعض صحابہ کے قول سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شب معراج میں دیدار ہوا ہے وہ دنیا میں نہیں ہوا۔ عالم آخرت میں ہوا کیونکہ آسمان عالم آخرت ہے اور زمان آخرت ابھی نہیں آیا۔

عقیدہ[۴۳] عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا برا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے موافق جزا و سزا ہوتی ہے۔

فصل

قال اللہ تعالے وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۔ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلَّا اِنٰثًا وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا لَعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ

(بقیہ حاشیہ ص۲۶) نور ذلک الجمال البدیع ثم خرق من بصیرتہ الی بصرہ منفذ فرای ببصر بصیرتہ حال اتصال سماعہا بنور شہودہ فظن ان بصرہ الظاہر رای ما شہدتہ بصیرتہ وانما رای ببصر حقیقۃ بصیرتہ فقص من حیث لایدری قال تعالے مرج البحرین یلتقیان بینہما برزخ لا یبغیان وکان جمع من المشائخ حاضرین فاعجبہم ہذا الجواب واطربہم ودہشوا من حسن افصاحہ رضی اللہ عنہ عن حال ذلک الرجل ۱۲ فیہا ایضا عن الشیخ محی الدین اعلم ان الحق تعالی اذا کان الوہم لایحیط بہ مع انہ الطف من الادراک الحسی فکیف یدرکہ البصر الذی ہو الاکثف ۱۲ ج ۲ ص ۱۹۲

ف۴۳ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالخواتیم متفق علیہ ۱۲

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۝

ان آیتوں سے بدعت اور شرک اور رسوم جہل و اطاعت و موافقت شیطان کی برائی صاف صاف معلوم ہوئی۔ چونکہ ان امور کے ارتکاب سے توحید و رسالت کے عقیدہ میں خلل اور ایمان میں ظلمت و کدورت آجاتی ہے۔ اس لئے بعد ذکر عقائد اسلام کے مناسب ہوا کہ بعضے برے عقیدے اور بری رسمیں اور بعضے بڑے بڑے گناہ جو بکثرت رائج ہیں بیان کئے جاویں تاکہ لوگ آگاہ ہوکر ان سے بچیں۔ ان میں بعضی باتیں بالکل کفر و شرک ہیں۔ بعضی قریب کفر و شرک کے، بعضی بدعت ضلالت بعضی مکروہ و معصیت غرض سب سے بچنا ضروری ہے۔ پھر جب ان چیزوں کا بیان ہو چکے گا جن سے ایمان میں نقصان آجاتا ہے۔ اس کے بعد ایمان کے شعبوں کا اجمالاً ذکر ہوگا۔ کیونکہ ان سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔ پھر گناہوں سے جو دنیا کا نقصان اور طاعات سے جو دنیا کا نفع ہوتا ہے۔ اس کو اجمالاً ذکر کریں گے جو دنیا کے نفع و نقصان کا لوگ زیادہ لحاظ کرتے ہیں شاید اسی خیال سے کچھ عمل کی توفیق اور گناہ سے پرہیز ہو۔ چونکہ سب دلائل لکھنے کی اس مختصر میں گنجائش نہ تھی اس لئے شہرت پر قلم انداز ہوئے۔

اشراک فی العلم[1]

کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ اعتقاد کرنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت خبر ہے، نجومی، پنڈت سے غیب کی خبریں دریافت کرنا یا کسی بزرگ کے کلام سے فال سے دیکھ کر اس کو یقینی سمجھنا یا کسی کو دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہوگئی، کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔

اشراک فی التصرف[2]

کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا، کسی سے مرادیں مانگنا، روزی اولاد مانگنا

اشراک فی العبادۃ[3]

کسی کو سجدہ کرنا، کسی کے نام کا جانور چھوڑنا، چڑھاوا چڑھانا، کسی کے نام کی منت ماننا، کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا، خدا کے حکم کے مقابلے میں کسی دوسرے قول یا رسم کو ترجیح دینا، کسی کے روبرو جھکنا، یا نقش دیوار کی طرح کھڑا رہنا۔ چھڑیں نکالنا، تعزیہ عَلَم وغیرہ رکھنا، توپ پر بکرا چڑھانا کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا کسی کی دہائی دینا، کسی جگہ کا کعبے کا سا ادب و عظمت کرنا

اشراک فی العادۃ[4]

کسی کے نام پر بچے کے کان ناک چھیدنا، بالی پہنانا، کسی کے نام کا پیسہ

---

[1] قال اللہ تعالیٰ وعندہ مفاتح الغیب لایعلمہا الا ہو ۱۲ [2] قل من بیدہ ملکوت کل شیء وہو یجیر ولا یجار علیہ ان کنتم تعلمون۔ سیقولون للہ قل فانی تسحرون ۱۲ [3] لاتعبدوا الا اللہ ۱۲ [4] وجعلوا للہ مما ذرأ من الحرث والانعام نصیبًا الی قولہ ان اللہ لایہدی القوم الظالمین ۱۲

بازو پر باندھنا، یا گلے میں نارڈالنا، سہرا باندھنا، چوٹی رکھنا، بدی پہنانا، فقیر بنانا، علی بخش، حسین بخش وغیرہ نام رکھنا، کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا کسی جانور پر کسی کا نام لگا کر ان کا ادب کرنا، محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا لال کپڑا نہ پہننا، بی بی کی صحنک مردوں کو نہ کھانے دینا، عالم کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا، اچھی بری تاریخ اور دن کا پوچھنا، نجومی، رمال یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے کچھ باتیں پوشیدہ پوچھنا، شگون لینا، کسی مہینے کو منحوس سمجھنا، کسی بزرگ کا نام بطور وظیفے کے جپنا، یوں کہنا کہ اللہ و رسول چاہے گا تو فلاں کام ہو جائے گا. یا یہ کہیں کہ اوپر خدا نیچے تم، کسی کے نام کی قسم کھانا، کسی کو شاہنشاہ یا خداوند خدایگاں کہنا، تصویر رکھنا، خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لئے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا،

بدعات القبور

قبروں پر دھوم سے میلہ کرنا، کثرت سے چراغ جلانا، عورتوں کا وہاں جانا چادریں ڈالنا، پختہ بنانا، بزرگوں کے راضی کرنے کو قبروں کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا، قبروں کو بوسہ دینا، یا طواف و سجدہ کرنا، دین و دنیا کے ضروری کاروبار حرج کر کے درگاہوں کی زیارت کے لئے سفر و اہتمام کرنا، وہاں گانا بجانا، اونچی اونچی قبریں بنانا، ان کو منقش بنانا، ان پر پھول ہار ڈالنا، اس کی طرف نماز پڑھنا، اس پر

سلہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تجعلوا قبری وثنا بعدی ۱۲ مشکوۃ

عمارت بنانا، پتھر وغیرہ لکھ کر وہاں لگانا، چادر شامیانہ، نقارہ، کھانا، مٹھائی وغیرہ چڑھانا، عرس کرنا یا عرسوں میں شریک ہونا،

بدعاتُ الرسوم

تیجا، چالیسواں وغیرہ کو ضروری سمجھ کر کرنا، باوجود ضرورت کے عورت کے نکاح ثانی کو معیوب سمجھنا، نکاح، ختنہ، بسم اللہ وغیرہ میں اگرچہ وسعت بھی نہ ہو مگر ساری خاندانی رسمیں بجالانا خصوصًا ناچ رنگ وغیرہ کرنا، ہولی یا دیوالی کی رسمیں کرنا، مرد کا مسّی، مہندی، سرخ کپڑے یا کثرت سے انگوٹھیاں چھلّے پہننا، سلام کی جگہ بندگی، کورنش وغیرہ کہنا، دیور، جیٹھ پھوپھی زادہ خالہ زاد بھائی کے رو برو بے محابا عورت کا آنا، گگرا دریا سے گاتے بجاتے لانا، راگ باجا سننا، بالخصوص اس کو عبادت سمجھنا، نسب پر فخر کرنا، یا کسی بزرگ کے منسوب ہونے کو کافی سمجھنا، سلام کو بے ادبی سمجھنا، یا خط میں بعد ادائے آداب دعبودیت لکھنا، کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا، شادیوں میں فضول خرچی اور خرافات باتیں ہندوؤں کی رسمیں کرنا، دولہا کو خلاف شرع پوشاک پہنانا، آتشبازی، ٹٹیاں وغیرہ کا سامان کرنا، فضول آرائش کرنا، بہت سی روشنی مشعلیں لے جانا، دولہا کا گھر کے اندر عورتوں کے درمیان جانا، چوتھی کھیلنا، مہر زیادہ مقرر کرنا، کنگنا، سہرا باندھنا، غمی میں چلاکر رونا، منہ اور سینہ پیٹنا، بیان کر رونا، استعمال گھڑے توڑ ڈالنا، برس روز تک یا کم و

سلہ واذا قیل لہم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ آباءنا الآیہ ۱۲

وبیش اس گھر میں اچار نہ پڑنا، کوئی خوشی کی تقریب نہ ہونا، مخصوص تاریخوں میں پھر غم کا تازہ کرنا، حد سے زیادہ زیب وزینت میں مشغول ہونا، سادی وضع کو معیوب جاننا مکان میں تصویریں لگانا، مرد کو لباس ریشمی استعمال کرنا، خاصدان، عطردان وغیرہ چاندی سونے کے استعمال کرنا، عورت کو بہت باریک کپڑا پہننا، یا بجتا زیور پہننا، کفار کی وضع اختیار کرنا، میلوں میں جانا، دھوتی، لہنگا پہننا، لڑکوں کو زیور پہنانا، ڈاڑھی منڈانا یا کٹانا یا چڑھانا، شیطان کی کھڑی یا چندیا کھلوانا، مونچھ بڑھانا، ٹخنوں سے نیچے پائجامہ پہننا، مردوں عورتوں کی اور عورتوں کا مردوں کی وضع اختیار کرنا، محض زیب وزینت کے لئے دیوارگیری، چھت گیری لگانا، سیاہ خضاب، شگون ٹوٹکہ کرنا، کسی چیز کو منحوس سمجھنا، خدائی رات کرنا، بدن گودنا، سفید بال نوچنا، شہوت سے گلے لگنا یا ہاتھ ملانا، کسم زعفران کا کپڑا مرد کو پہننا، شطرنج گنجفہ وغیرہ کھیلنا، خلاف شرع جھاڑ پھونک کرنا اور اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں بطور نمونہ کے چند امور کا بیان کردیا ہے۔ اوروں کو اسی پر قیاس کر لینا چاہیئے۔

بعض کبائر

شرک خدا سے کرنا، خونِ ناحق کرنا، ماں باپ کو ایذا دینا، عورت سے زنا کرنا، یتیموں کا مال کھانا، کسی عورت کو جھوٹ تہمت زنا کی لگانا،

دو چند کافروں کی جنگ سے بھاگنا، شراب پینا، ظلم کرنا، کسی کو پیچھے
بدی سے یاد کرنا، کسی کے حق میں گمان بد کرنا، اپنے تئیں غیروں سے
اچھا جاننا، خدا سے خوف نہ کرنا، خدا کی رحمت سے نا امید ہونا، کسی سے
وعدہ کرکے وفا نہ کرنا، ہمسایے کی بہو بیٹی پر نظر بد کرنا، کسی کی امانت
میں خیانت کرنا، خدا کا کوئی فرض مثل نماز و روزہ و زکوٰۃ و حج ترک کرنا،
قرآن شریف پڑھکر بھلانا، سچّی گواہی چھپانا، جھوٹی گواہی دینا، جھوٹ
بولنا، خصوصًا جھوٹی قسم کھانا، جس سے کسی کا مال یا جان یا حرمت جاتی
رہے. خدا کے سوا اور کسی کے نام کی قسم کھانا، سوائے خدا کے اور کسی کو
سجدہ کرنا، جمعہ کی نماز ترک کرنا، ہمیشہ نماز ترک کرنا، مسلمانوں کو
کافر کہنا، کسی کا گلہ سننا، چوری کرنا، ظالموں کی خوشامد کرنا، بیاج
یا رشوت لینا، جھوٹے مقدمے فیصل کرنا، سودا لیتے دیتے کم تولنا
مول چکا کر پیچھے زبردستی سے کم دینا، لڑکوں سے بُرا کام کرنا، حیض
کی حالت میں اپنی بی بی سے صحبت کرنا، اناج کی گرانی سے خوش ہونا.
کسی غیر عورت کے پاس تنہا بیٹھنا، جانوروں سے جماع کرنا، جوا کھیلنا
کافروں کی رسمیں پسند کرنا، نجومی کی باتوں کو سچا جاننا، اپنی
عبادت یا تقوے کا دعوے کرنا، مُردے پر پیٹنا پکار کر رونا، کھانے
کو برا کہنا، ناچ دیکھنا، لوگوں کے دکھانے کو عبادت کرنا، نفس کے خوش
کرنے کو راگ باجا سننا، کسی کے گھر میں بے اجازت چلا جانا،

شعب ایمانیہ[1]

خدا پر ایمان لانا اس کے غیر کو حادث جاننا، اس کے ملائکہ پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور تقدیر پر اور قیامت پر ایمان لانا، حق تعالیٰ سے محبت رکھنا، اوروں سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا، بلا دخل نفسانیت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا، آپ کی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا، اسی تعظیم میں داخل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنا، اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا، اور ترک ریا و نفاق اخلاص ہی میں داخل ہے۔ خدا سے خوف رکھنا اور اس کی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا، اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا، اور عہد کو پورا کرنا، اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب میں صابر رہنا۔ اور قضائے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا حیا کرنا، اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خرد پر اور گھمنڈ اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینہ کا ترک کرنا، اور غضب ترک کرنا در حقیقت تواضع میں داخل ہے اور توحیدِ ربانی کا ناطق رہنا یعنی لا الٰہ الا اللہ پڑھتے رہنا، اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہنا۔ کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتیں ہیں۔ اور متوسط

---

[1] ان سب شعبوں کے فضائل اور متعلقات ضروریہ حسب ضرورت زمانہ حال ایک مستقل رسالہ فروع الایمان میں بیان ہوئے ہیں۔ ضرور وہ دیکھنے کے قابل ہے۔ خصوص نوجوانانِ نو تعلیم یافتہ کو اس کا دیکھنا بہت ضروری ہے۔

رتبہ سو آیتیں، اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلیٰ رتبے میں داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار ذکر ہی میں داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور حکمی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا نجاستوں سے تطہیر ہی میں داخل ہے۔ اور ستر کو چھپا رکھنا، اور فرض اور نفل نماز پڑھنا، اور اسی طرح فرض زکوٰۃ نفل صدقہ ادا کرنا، اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ضیافت کرنا سخاوت ہی میں داخل ہے اور فرض و نفل روزہ رکھنا، اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنی ایسے ملک و صحبت کو چھوڑنا جہاں اپنا دین قائم نہ رہ سکے۔ اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا، اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفاروں کو ادا کرنا، نکاح کر کے پارسائی حاصل کرنا، اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا، اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا، اور اولاد کو تربیت کرنا اور ناتہ داروں کا حق ادا کرنا، اور لونڈی غلاموں کو مالکوں کی اطاعت کرنا، اور مالکوں کو لونڈی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا، اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا، اور مسلمان حاکموں کی اطاعت کرنا اور خلق میں اصلاح کرتے رہنا۔ اور خوارج اور باغیوں سے قتال کرنا، اصلاح بین الناس میں داخل ہے اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اسی میں داخل ہے۔ اور حدود کو جاری رکھنا اور بشرط پائے جانے شرط کے شاعت دین کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دارالاسلام کی محافظت کرنا اسی میں داخل

ہے۔ اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا ادائے امانت میں داخل ہے اور قرض کسی حاجت مند کو دینا، اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا کرنا اور اپنا حق لینے میں سختی نہ کرنا حسن معاملہ میں داخل ہے مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر، اور ترک تبذیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ طور پر مال کو برباد نہ کرنا، انفاق فی الحق میں داخل ہے، اور سلام کا جواب دینا، اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا اور لوگوں کو ضرر نہ پہنچانا، اور لہو و لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا

معاصی کے بعض دنیوی نقصانات[1]

علم سے محروم رہنا، رزق کم ہو جانا، خدائے تعالیٰ سے وحشت ہونا، آدمیوں سے وحشت ہونا، خصوص نیک آدمیوں سے۔ اکثر کاموں میں دشواری پیش آنا، قلب میں ایک تاریکی سی معلوم ہونا، دل اور بعض اوقات جسم میں کمزوری ہو جانا۔ طاعت سے محروم رہنا، عمر گھٹنا، معاصی کا سلسلہ چلنا، ارادہ توبہ کا کمزور ہو جانا۔ چند روز میں معصیت کی برائی دل سے نکل جانا۔ دشمنانِ خدا کا وارث بننا افعال شنیعہ میں۔ خدائے تعالیٰ کے نزدیک خوار ہو جانا، دوسری مخلوق کو اس کا ضرر پہنچنا اور اس وجہ سے ان کا اس پر لعنت

---

[1] ان نقصانات و منافع کا مرتب ہونا معاصی و طاعات پر بدلائل کتاب "جزاء الاعمال" میں مفصل بیان کیا گیا ہے اس کے علاوہ اس میں اور بھی نہایت مفید مضامین ہیں اس کا بھی ضرور مطالعہ کیجئے۔ دارالاشاعت کراچی ۱ سے مل سکتا ہے۔

کرنا، عقل میں فتور ہو جانا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس پر لعنت ہونا، فرشتوں کی دُعا سے محروم ہو جانا، پیداوار وغیرہ میں کمی ہونا، حیا و عزت کا جاتا رہنا، اللہ تعالیٰ کی عظمت اس کے دل سے نکل جانا، نعمتوں کا سلب ہونا، بلاؤں کا ہجوم ہونا، مدح و شرف سے القاب سلب ہو کر بجائے اس کے مذمت اور ذلت کے خطاب ملنا، شیاطین کا مسلط ہو جانا قلب کا پریشان رہنا، مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا، خدائے تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا اور اس وجہ سے بے توبہ مرنا۔

طاعات کے بعضے دنیوی منافع

رزق بڑھنا ہر طرح کی برکت ہونا، تکلیف و پریشانی دور ہونا، مقاصد میں آسانی ہونا، زندگی بالطف ہونا، بارش ہونا، ہر قسم کی بلا کا ٹل جانا، اللہ تعالیٰ کا حامی و مددگار ہونا، فرشتوں کو حکم ہونا کہ ان کے قلوب کو قوی رکھو، سچی عزت ملنا، مراتب بلند ہونا، دلوں میں محبت پیدا ہو جانا، قرآن کا اس کے حق میں شفا ہونا، مالی نقصان کا نعم البدل ملنا۔ روز بروز نعمت میں ترقی ہونا، مال بڑھنا قلب میں راحت و اطمینان پیدا ہونا۔ آئندہ نسل میں یہ نفع پہنچنا، زندگی میں غیبی بشارتیں نصیب ہونا۔ مرتے وقت فرشتوں کا خوشخبری سنانا، حاجات میں مدد ملنا، تردداتِ کا رفع ہو جانا، حکومت باقی رہنا، اللہ تعالیٰ کا غصہ فرو ہو جانا، عمر بڑھنا، افلاس و فاقہ سے بچنا، تھوڑی چیز میں زیادہ برکت ہونا۔

اعمال[۱] وعبادات

عمل[۱] وضو اچھی طرح کرو گو کسی وقت نفس کو ناگوار ہو، عمل[۲] ہر وقت وضو سے رہنے کی کوشش کرو. عمل[۳] تازہ وضو بہتر ہے اگرچہ پہلے سے وضو ہو عمل[۴] مذی سے غسل واجب نہیں. پیشاب گاہ دھو کر وضو کرنا چاہیئے. عمل[۵] وہم و شک سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک یقینًا کوئی امر وضو توڑنیوالا واقع نہ ہو. عمل[۶] اونگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا یا نماز کی ہیئت پر سو رہنے سے، عمل[۷] پیشاب پائخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پشت مت کرو. داہنے ہاتھ سے استنجا مت کرو، تین کلوخ سے بلا ضرورت کم مت لو، پلیدی اور ہڈی اور کوئلہ سے استنجا مت کرو. عمل[۸] پیشاب سے احتیاط نہ کرنے سے عذاب

---

[۱] زیادہ مقصود بیان کرنا آداب اعمال کا ہے اور احکام فقہیہ کتب فقہیہ سے حاصل کرنا چاہیئے. مالابدمنہ یا اس کا اردو ترجمہ کام کی کتاب ہے ۱۲ [۱] اسباغ الوضوء علی المکارہ ۱۲ رواہ مسلم [۲] لا یحافظ علی الوضوء الا مؤمن ۱۲ مالک [۳] من توضأ علی طہر کتب لہ عشر حسنات ۱۲ ترمذی [۴] عن علی قال کنت رجلا مذاء الی قولہ یغسل ذکرہ و یتوضأ ۱۲ بخاری و مسلم [۵] فلا یخرج من المسجد حتے یسمع صوتًا او یجد ریحا ۱۲ مسلم [۶] ینتظرون عشاء حتی تخفق رؤسہم ثم یصلون لا یتوضأون ۱۲ ابوداؤد ان الوضوء علی من نام مضطجعًا فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ ۱۲ ترمذی [۷] عن سلمان قال نہانا یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان نستقبل القبلۃ بغائط او بول او نستنجی باقل من ثلثۃ احجار وان نستنجی برجیع او بعظم رواہ مسلم وصححہ ابوداؤد ۱۲ [۸] اما احدہما فکان لا یستنزہ من البول ۱۲ متفق علیہ ۱۲

قبر ہوتا ہے عمل [۹] سڑک پر یا سایہ میں پاخانہ مت پھرو عمل [۱۰] پاخانہ میں جاتے وقت انگوٹھی جس میں اللہ و رسول کا نام لکھا ہو باہر اتار دو۔ عمل [۱۱] میدان میں ایسی جگہ پاخانہ کو بیٹھو جہاں کوئی نہ دیکھتا ہو اور دامن اس وقت اٹھاؤ جب زمین سے قریب ہو جاؤ عمل [۱۲] پیشاب ایسی جگہ کرو جہاں سے چھینٹ نہ اڑے اور کسی سوراخ میں پیشاب مت کرو۔ شاید اس میں سے کوئی موذی چیز نکل کر تم کو ایذا پہنچا دے۔ عمل [۱۳] پاخانہ پھرتے وقت پشت پر کوئی آڑ ہونا چاہیئے۔ اگر اور کچھ نہ ہو تو ریت کا ڈھیر ہی لگا لو۔ عمل [۱۴] غسلخانہ میں پیشاب مت کرو اور پاخانہ تو اور بھی بیہودہ بات ہے عمل [۱۵] پاخانہ پھرتے وقت باتیں مت کرو۔ عمل [۱۶] جب پاخانہ جانے لگو تو یہ پڑھو بِسْمِ اللہِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ جب نکل آؤ یہ پڑھو۔ غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔ عمل [۱۷] کلوخ کے بعد پانی سے بھی استنجا کرو۔ عمل [۱۸] پیشاب کھڑے ہو کر مت کرو عمل [۱۹] حتی الامکان ہر نماز کے وقت مسواک کرو۔ عمل [۲۰] جب سو کر اٹھو جب تک اچھی طرح

---

[۹] الذی یتخلی فی الطریق او ظلہم ۱۲ مسلم [۱۰] اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ ۱۲ ابوداؤد [۱۱] انطلق حتے لایراہ احد ۱۲ ابوداؤد ولم یرفع ثوبہ حتے یدنوا من الارض ۱۲ [۱۲] فلیرتد لبولہ ۱۲ ابوداؤد۔ لایبولن احدکم فی جحر ابوداؤد [۱۳] ومن اتی الغائط فلیستتر فان لم یجد الا ان یجمع کثیبا من رمل فلیستدبرہ ۱۲ ابوداؤد [۱۴] لایبولن احدکم فی مستحمہ ۱۲ ابوداؤد [۱۵] لایخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین عن عورتہما یتحدثان ۱۲ احمد [۱۶] ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ ۱۲ [۱۷] آتیتہ بماء فی تور او رکوۃ فاستنجی ۱۲ ابوداؤد [۱۸] فقال یا عمر لاتبل قائما ۱۲ ترمذی [۱۹] وبالسواک عند کل صلوٰۃ ۱۲ متفق علیہ [۲۰] اذا استیقظ احدکم فلا یغمس یدہ فی الاناء حتے یغسلہا ثلاثا ۱۲ متفق علیہ

نہ دھولو پانی کے اندر نہ ڈالو عمل [۲۱] وضو میں ایڑی پر پانی پہنچانے کیلئے زیادہ اہتمام کرو. عمل [۲۲] وضو میں ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرو۔ اور ڈاڑھی میں بھی خلال کرو. عمل [۲۳] وضو میں اسطرح کے وہم مت کرو کہ خدا جانے پانی ناپاک تو نہیں، فلاں عضو پر پانی پہنچا یا نہیں تین دفعہ دھو چکا ہوں یا نہیں عمل عمل [۲۴] غسل اس طرح کرو پہلے دونوں ہاتھ پاک کرلو پھر جو نجاست بدن پر لگی ہو اس کو دور کرو۔ پھر وضو کرو پھر تین بار سر دھوؤ۔ پھر تمام بدن پر پانی ڈالو عمل [۲۵] وضو میں پانی ضائع مت کرو عمل [۲۶] اگر انگوٹھی پہنے ہو اس کو ہلا لیا کرو عمل [۲۷] غسل کے بعد پھر وضو کرنے کی ضرورت نہیں. عمل [۲۸] حالت جنابت میں اگر سونا یا کھانا کھانا چاہے یا بی بی کے پاس دوبارہ جانا چاہے بہتر ہے کہ استنجا اور وضو کرلے۔ لیکن اگر وضو نہ کیا تب بھی کوئی گناہ نہیں. عمل [۲۹] جو پانی بہتا نہ ہو گو کتنا ہی زیادہ ہو بلا ضرورت اس میں پیشاب نہ کرے۔

---

[۲۱] ویل الاعقاب من النار ۱۲ مسلم [۲۲] اذ توضأت فخلل اصابع یدک ورجلیک ۱۲ ترمذی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخلل اللحیۃ ۱۲ ترمذی [۲۳] ان للوضوء شیطانا یقال لہ الولہان فاتقوا وسواس الماء ۱۲ ترمذی [۲۴] قال فی الوضوء سرف قال نعم وان کنت علی نہر جار ۱۲ احمد [۲۵] حرک خاتمہ فی اصبعہ دار قطنی [۲۶] یبدأ فیغسل یدیہ قبل ان یدخلہا الاناء ثم یفرغ بیمینہ علی شمالہ فیغسل فرجہ ثم یتوضأ الی قولہ ثم یصب علی راسہ ثلث غرفات بیدیہ ثم یفیض الماء علی جلدہ کلہ ۱۲ مسلم [۲۷] کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لا یتوضأ بعد الغسل ۱۲ ترمذی [۲۸] توضأ واغسل ذکرک ثم نم ۱۲ متفق علیہ اذا کان جنبا فاراد ان یاکل او ینام توضأ وضوئہ للصلوۃ ۱۲ متفق علیہ اذا اتی احدکم اہلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ بینہما ۱۲ مسلم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجنب ثم ینام ثم ینتبہ ثم ینام ۱۲ احمد [۲۹] نہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان یبال فی الماء الراکد ۱۲

* * * * * * * * * *

عمل[۳۰] جو پانی دھوپ سے گرم ہوگیا ہو اس کے استعمال سے اندیشہ برص کی بیماری کا ہے۔ عمل[۳۱] جمعہ کے روز غسل کرنا سنت ہے اور مردے کو نہلا کر غسل کر لینا بہتر ہے

باب الصلوٰۃ

عمل[۳۲] نماز اچھے وقت پڑھو، رکوع، سجدہ اچھی طرح کرو۔ خشوع و خضوع جس قدر ہو سکے بجالاؤ۔ عمل[۳۳] جب بچہ سات برس کا ہو جاوے اس کو نماز کی تاکید کرو۔ اور جب دس برس کا ہو جاوے تو مار کر پڑھاؤ۔ عمل[۳۴] نماز خوب پابندی سے پڑھو۔ عمل[۳۵] عشاء سے پہلے سو و مت اور عشاء کے بعد باتیں مت کرو۔ جلدی سے سو رہو تا کہ تہجد یا صبح کی نماز خراب نہ ہو۔ عمل[۳۶] عصر کا وقت بہت نازک ہے، اس کو تنگ مت کرو۔ سویرے نماز پڑھ لیا کرو۔ عمل[۳۷] اگر اتفاق سے سو گیا یا بھول گیا اور نماز قضا ہوگئی تو جس وقت آنکھ کھلے یا یاد آوے فوراً قضا پڑھ لے اس کو دوسرے وقت پر نہ ٹالے البتہ اگر مکروہ وقت ہو تو اس کو گذر جانے دے عمل[۳۸] اذان کے

---

۳۰ عن عمر قال لا تغتسلوا بالماء المشمس فانہ یورث البرص ۱۲ دار قطنی ۳۱ اذا جاء احدکم الجمعۃ فلیغتسل ۱۲ متفق علیہ من غسل میتا فلیغتسل ۱۲ ابن ماجہ ۳۲ من احسن وضوءھن وصلاھن لوقتھن واتم رکوعھن و خشوعھن ۱۲ ابوداؤد ۳۳ مروا اولادکم بالصلوٰۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر سنین ۱۲ ابوداؤد ۳۴ من حافظ علیھا کانت لہ نورا ۱۲ احمد ۳۵ وکان یکرہ النوم قبلھا والحدیث بعدھا ۱۲ متفق علیہ ۳۶ تلک صلوٰۃ المنافق یجلس یرقب الشمس حتی اذا اصفرت وکانت بین قرنی الشیطان قام فنقرھا اربعا ۱۲ مسلم ۳۷ فاذا نسی احدکم صلوٰۃ او نام عنھا فلیصلھا اذا ذکرھا ۱۲ قتادہ مسلم ۳۸ لا تثوبن فی شیء من الصلوٰۃ ۱۲ ترمذی فکان لا یمر برجل الا ناداہ بالصلوٰۃ او حرکہ برجلہ ۱۲ ابوداؤد

بعد لوگوں کو مت بلاؤ۔ اذان بلانے ہی کے واسطے ہے۔ البتہ سوتے ہوئے کو جگا دینا مضائقہ نہیں عمل[۳۹] بہتر یہ ہے کہ جو شخص اذان کہے اسی کو تکبیر کہنے دیں اس کو ناراض کرکے دوسرا شخص تکبیر نہ کہنے لگے۔ عمل[۴۰] سات برس تک اذان کہنے پر رہائی دوزخ کا وعدہ آیا ہے۔ عمل[۴۱] اذان اور تکبیر کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔ عمل[۴۲] نماز کے لئے دوڑ کر مت چلو، سانس پھولنے سے سکون قلب نہ رہے گا۔ عمل[۴۳] جتنی دور سے مسجد میں نماز پڑھنے آؤ گے اسی قدر ثواب زیادہ ملے گا عمل[۴۴] جب مسجد میں جانے لگو داہنا پاؤں پہلے نکالو اور یہ پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب نکلنے لگو بایاں پاؤں پہلے نکالو اور یہ پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ عمل[۴۵] مسجد میں جاکر بہتر ہے کہ دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے۔ بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ عمل[۴۶] مسجد میں شور وغل مت کرو۔ کوئی بدبودار چیز مثل حقہ تمباکو، لہسن، پیاز خام، مولی کھاکر پی کر مت جاؤ۔ وہاں تھوکنے کی

ابوداؤد [۳۹] ان اخا صدا راذن ومن اذن فہو یقیم ۱۲ ترمذی [۴۰] من اذن سبع سنین محتسباً کتب لہ براءۃ من النار ۱۲ ترمذی [۴۱] لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامۃ ۱۲ ابوداؤد [۴۲] اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تاتوها تسعون واتوها تمشون وعلیکم السکینۃ ۱۲ متفق علیہ [۴۳] اعظم الناس اجراً من الصلوٰۃ ابعدهم ممشی ۱۲ متفق علیہ [۴۴] مسلم [۴۵] اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس ۱۲ متفق علیہ [۴۶] من سمع رجلاً ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ردها اللّٰہ علیک ۱۲ مسلم من اکل من هذه الشجرۃ المنتنۃ فلا یقربن مسجدنا ۱۲ متفق علیہ البزاق فی المسجد خطیئۃ متفق علیہ مالم یؤذ فیہ مالم یحدث فیہ ۱۲ متفق علیہ اذا رایتم من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح اللّٰہ تجارتک ۱۲ ترمذی وان ینشد فیہ الاشعار وان تقام فیہ الحدود ۱۲ ابوداؤد یاتی علی الناس زمان یکون حدیثہم فی مساجدہم فی امر دنیاہم ۱۲ بیہقی ؁

احتیاط رکھو، وہاں ریح مت نکالو۔ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ کوئی چیز وہاں بیچو نہیں، خریدو نہیں۔ اس میں خرافات اشعار مت پڑھو، کسی کو مار پیٹ کی سزا مت دو۔ شاید پیشاب وغیرہ خطا ہو جاوے، دنیا کی باتیں مت کرو۔ عمل[47] ایسے کپڑے سے یا ایسی جگہ میں نماز پڑھنا اچھا نہیں کہ اس کے نقش و نگار سے دل بارہ باٹ ہو جاوے۔ عمل[48] نماز کے روبرو کوئی آڑ ہونا ضرور ہے اگر کچھ نہ ہو ایک لکڑی یا کوئی اونچی چیز رکھ لے۔ اور اس چیز کو داہنے یا بائیں ابرو کے مقابل رکھے۔ تاکہ مشابہت بت پرستوں کے ساتھ نہ ہو جاوے۔ عمل[49] اگر امام بنو بہت ہلکی نماز پڑھاؤ کیونکہ مقتدی ہر قسم کے ہیں۔ کسی کو تکلیف نہ ہو جس کی وجہ سے جماعت سے نفرت ہو جاوے عمل نماز میں رکوع و سجدہ اور تمام ارکان اطمینان سے ادا کرو۔ عمل نماز میں دامن سمیٹنا یا بال سنوارنا بری بات ہے۔ عمل[52] نماز میں ہاتھ کے سہارے سے مت اٹھو، عمل[53] فرض پڑھ کر بہتر ہے کہ اس جگہ سے ہٹ کر سنن و نوافل پڑھے۔

---

[47] کنت انظر الی علمها وانا فی الصلوٰة فاخاف ان یفتننی ۱۲ بخاری امطی عنا قرامک ہذا فانہ لا تزال تصاویرہ تعرض لی فی صلوٰتی ۱۲ بخاری [48] اذا صلی احدکم فلیجعل تلقاء وجهه شیئا فان لم یجد فینصب عصاه ۱۲ ابوداؤد وجعله علی حاجبه الایمن والایسر ولا یصمد له صمدا ۱۲ ابوداؤد [49] انت امامهم واقتدا مضعفهم ۱۲ احمد [50] اسوأ الناس سرقة الذی یسرق من صلوٰته ۱۲ احمد [51] ولا تکف الثیاب والشعر ۱۲ متفق علیہ [52] نهی ان یعتمد الرجل علی یدیه اذا نهض فی الموضع الذی صلی فیه حتی یتحول ۱۲ ابوداؤد فوثب عمر فاخذ بمنکبه فهزه ثم قال اجلس فانه لن یهلک اهل الکتاب الا انه لم یکن بین صلوٰتهم فصل ۱۲ ابوداؤد۔

عمل ۵۴ نماز میں ادھر اُدھر مت دیکھو۔ اور پر نگاہ مت اٹھاؤ۔ حتی الوسع جمہائی کو روکو۔ بار بار کنکریاں مٹی برابر مت کرو۔ پھونک مت مارو۔ نماز کے واسطے جاتے ہوئے بھی کوئی حرکت خلاف نماز مت کرو۔ نگاہ سجدہ کی جگہ رکھو عمل ۵۵ جماعت کے ساتھ نماز پڑھو، جماعت چھوڑنے پر بڑی وعید آئی ہے البتہ کوئی قوی عذر ہو تو جماعت معاف ہو جاتی ہے۔ عمل ۵۶ جب بھوک کا بہت غلبہ ہو یا پیشاب پاخانہ کا دباؤ ہو تو پہلے فراغت کر لو۔ پھر نماز پڑھو عمل ۵۷ اگر امام بنو تو دعا میں سب مقتدیوں کو شریک کر لو۔ یعنی سب کے لئے دعا کرو۔ عمل ۵۸ جب مسجد میں اذان ہو جاوے۔ وہاں سے ہرگز مت جاؤ البتہ اگر کسی مختصر ضرورت سے جا کر معًا پھر لوٹ آؤ مضائقہ نہیں۔ عمل ۵۹ صف کو خوب سیدھی کرو۔ اور خوب مل کر کھڑے ہو۔ اور پہلے اول صف پوری کر لو۔ پھر دوسری پھر تیسری اور امام کے دونوں طرف برابر مقتدی ہونا چاہیئے عمل ۶۰ اگر اکثر مقتدی کسی وجہ معقول سے امام سے ناخوش

---

۵۴ فاذا التفت انصرف عنہ ۱۲ احمد لینتہین اقوام عن رفعہم ابصارہم عند الدعاء فی الصلوٰۃ او لیخطفن ابصارہم ۱۲ رواہ مسلم اذا تثاءب احدکم فی الصلوٰۃ فلیکظم ما استطاع ۱۲ مسلم فی الرجل یسوی التراب حیث یسجد قال ان کنت فاعلاً فواحدۃ متفق علیہ فلا یمسح الحصے ۱۲ احمد رای النبی صلے اللہ علیہ وسلم غلاماً لنا یقال لہ افلح اذا سجد نفخ فقال یا افلح ترب وجہک ۱۲ ترمذی ثم خرج عامدا الی الصلوٰۃ فلا یشبکن بین اصابعہ فانہ فی الصلوٰۃ ۱۲ احمد یا انس اجعل بصرک حیث تسجد ۱۲ بیہقے ۵۵ من سمع النداء فلم یمنعہ من اتباعہ عذر لم یقبل منہ الصلوٰۃ التی صلے ۱۲ ابوداؤد ۵۶ بحضرۃ الطعام ولا ہو یدافعہ الاخبثان ۱۲ مسلم ۵۷ لا یؤمن رجل قوماً فیخص نفسہ بالدعاء دونہم ۱۲ ابوداؤد ۵۸ اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوٰۃ فلا یخرج احدکم حتے یصلے ۱۲ احمد ۵۹ اقیموا صفوفکم وتراصوا ۱۲ بخاری اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ ۱۲ ابوداؤد وتوسطوا الامام ۱۲ ابوداؤد ۶۰ وامام قوم وہم لہ کارہون ۱۲ ترمذی

ہوں اس کو امامت نہ کرنا چاہئے عمل[61] امامت میں بہانہ مت کرو کہ ہر شخص دوسرے پر ٹالے اور اپنی جان بچا دے یہ علامات قیامت سے ہے عمل[62] اگر امام ہو مقتدیوں سے اونچی جگہ مت کھڑے ہو عمل[63] امام سے پہلے رکوع سجدہ یا اور کوئی فعل مت کرو۔ عمل[64] اگر جماعت میں ایسے وقت آؤ کہ امام مثلاً سجدہ یا قعدہ میں ہے تو اس کے کھڑے ہونے کا انتظار مت کرو۔ فوراً شریک ہو جاؤ۔ عمل[65] تہجد پڑھنے کی کوشش کرو اس کی بڑی فضیلت ہے۔ عمل[66] نوافل وظائف کی اتنی کثرت مت کرو جس کا نباہ نہ ہو سکے۔ عمل[67] جب نماز پڑھتے پڑھتے تھک جاؤ یا نیند زور کی آنے لگے تو ذرا آرام لے لو پھر نماز میں مشغول ہو عمل[68] جب بستر پر سونے کے لئے لیٹو وضو کر لو۔ اور اللہ اللہ کرتے سو جاؤ عمل[69] گھر میں بھی کچھ نفلیں پڑھنے کا معمول رکھو عمل[70] جمعہ کے روز درود شریف کی کثرت کرو

---

[61] ان من شرط الساعة ان یتدافع اہل المسجد لا یجدون اماما یصلی بہم ۱۲ [62] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوم الامام فوق شیٔ ۱۲ دار قطنی [63] لا تبادروا الامام ۱۲ متفق علیہ [64] اذا جئتم الی الصلوٰة ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوہ شیئاً ۱۲ ابوداؤد [65] علیکم بقیام اللیل فانہ داب الصالحین الخ ترمذی [66] خذوا من الاعمال ما تطیقون ۱۲ متفق علیہ [67] لیصل احدکم نشاطہ واذا فتر فلیقعد ۱۲ متفق علیہ اذا نعس احدکم وہو یصلی فلیرقد حتی یذہب عنہ النوم ۱۲ متفق علیہ [68] من اوی الی فراشہ وذکر اللہ حتی یدرکہ النعاس لم ینقلب ساعة من اللیل یسأل اللہ فیہا خیرا من خیر الدنیا والآخرة الا اعطاہ ایاہ ۱۲ اذکار نووی [69] اذا قضی احدکم الصلوٰة فی مسجدہ فلیجعل لبیتہ من صلاتہ ۱۲ مسلم [70] فاکثروا علی من الصلوٰة فیہ ۱۲ ابوداؤد ونسائی۔

+ + + + +

عمل ۱؎ جمعہ میں نہا دھو کر کپڑے بدل کر خوشبو لگا کر سویرے جاؤ اور لوگوں کی گردن پر سے مت پھاندو کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ مت بیٹھو۔ زبردستی دو آدمیوں کے بیچ گھس کر مت بیٹھو۔ خطبے میں باتیں مت کرو ایسی طرح مت بیٹھو کہ نیند آوے۔ اگر نیند غالب ہو جگہ بدل ڈالو۔ **عمل** ۲؎ جب سورج یا چاند کو گہن لگے۔ اس وقت نماز پڑھو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ خیرات کرو۔ استغفار کرو۔ اگر غلام پاس ہو اس کو آزاد کرو **عمل** ۳؎ عیدگاہ میں ایک راستے سے جاؤ، دوسرے سے آؤ۔ **عمل** ۴؎ جس شخص کا ارادہ قربانی کا ہو مستحب ہے کہ بقر عید کا چاند دیکھ کر خط ناخن نہ بنواوے۔ جب تک قربانی نہ کر لے۔ **عمل** ۵؎ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کیا کرو تو اچھا ہے۔ اس سے محبت بڑھتی ہے **عمل** ۶؎ تازہ بارش میں برکت ہوتی ہے اس کو اپنے بدن پر لینا بہتر ہے۔ **عمل** ۷؎ استسقا کیلئے اگر نکلیں میلے کچیلے کپڑے ہوں، عاجزی زاری

۱؎ لا یغتسل رجل یوم الجمعۃ ویتطہر ما استطاع من طہر ویدہن من دہنہ او یمس من طیب بیتہ ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین ثم یصلے ما کتب لہ ثم ینصت اذا تکلم الامام الا غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری ۱۲ بخاری ثم اتے الجمعۃ فلم یتخط اعناق الناس ۱۲ ابوداؤد ومکرا بکرا ۱۲ ترمذی لا یقیمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدہ فیقعد فیہ ۱۲ مسلم نہی عن الحبوۃ یوم الجمعۃ ۱۲ ترمذی۔ اذا نعس احدکم یوم الجمعۃ فلیتحول من مجلسہ ذلک ۱۲ ترمذی ۲؎ ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ لا ینکسفان لموت احد ولا لحیوتہ فاذا رایتم ذلک فادعوا اللہ فکبروا وصلوا وتصدقوا ۱۲ متفق علیہ فافزعوا الی ذکرہ ودعائہ واستغفارہ ۱۲ متفق علیہ امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعتاقۃ فی کسوف الشمس ۱۲ بخاری ۳؎ کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا خرج یوم العید فی طریق رجع فی غیرہ ۱۲ ترمذی ۴؎ من رای ہلال ذی الحجۃ واراد من یضحی فلا یاخذ من شعرہ ولا من اظفارہ ۱۲ مسلم ۵؎ فقال علی رض ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوصانی ان اضحی عنہ ۱۲ ابوداؤد ۶؎ عن انس قال اصابنا ونحن مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مطر قال فحسر رسول اللہ … (باقی صفحہ)

کرتے ہوئے جاویں۔

کتاب الجنائز

عمل۔ جب آدمی مرنے لگے اس کے پاس بیٹھ کر بآواز بلند کلمہ توحید پڑھتے رہو۔ **عمل**۔ کفن نہ بالکل کم قیمت نہ بہت بیش قیمت متوسط درجے کا دو۔ **عمل**۔ اگر پرانی مصیبت صدمہ یاد آجاوے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھو، جیسا ثواب پہلے ملا تھا ویسا ہی پھر ملے گا۔ **عمل**۔ رنج کی کیسی ہی سخت بات ہو اس پر انّا للہ پڑھو تو ثواب ملے گا۔

عمل۔ گاہ بگاہ مقابر میں جایا کرو۔ اس سے دنیا کی محبت کم ہوتی ہے اور آخرت یاد آتی ہے۔ خصوصًا والدین کی قبر پر جمعہ کو جانا بہتر ہے

کتاب الزکوٰۃ والصدقۃ

عمل۔ زکوٰۃ پیشگی بھی دینا درست ہے **عمل** پہننے کے زیور اور گوٹے

(بقیہ حاشیہ صفحہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبہ عنی اصابہ من المطر فقلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم صنعت ہذا قال لانہ حدیث عہد بربہ ۱۲ مسلم ۷ خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فی الاستسقاء متبذلا متواضعا متضرعا ۱۲ ترمذی (حاشیہ صفحہ ۱) ۸ لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ ۱۲ مسلم ۹ اذا کفن احدکم اخاہ فلیحسن کفنہ ۱۲ مسلم لا تغالوا فی الکفن ۱۲ ابو داؤد ۱۰ فیحدث لذلک استرجاعا الا احدد اللہ تبارک وتعالیٰ لہ عند ذلک ۱۲ احمد ۱۱ اذا انقطع احدکم فلیسترجع ۱۲ بیہقی ۱۲ فزوروہا فانہا تزہد فی الدنیا وتذکر الآخرۃ ۱۲ ابن ماجہ من زار قبر ابویہ او احدہما فی کل جمعۃ غفر لہ وکتب برا ۱۲ بیہقی ۱۳ ان العباس سأل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی تعجیل صدقۃ قبل ان تحل فرخص لہ فی ذلک ۱۲

[illegible]

ٹھیٹے میں بھی زکوٰۃ ہے۔ عمل زکوٰۃ حتی الامکان ایسے لوگوں کو دو جو مانگتے نہیں۔ آبرو لئے گھر میں بیٹھے ہیں عمل۔ تھوڑی چیز دینے سے مت شرماؤ جو توفیق ہو دے دو۔ عمل یوں نہ سمجھو کہ زکوٰۃ دے کر تمام حقوق سے سبکدوش ہو گئے۔ مال میں اور بھی حقوق ہیں جو وقوع ضرورت کے وقت ادا کرنے پڑتے ہیں۔ عمل عزیز قریب کو صدقہ دینے سے دو ثواب ہیں۔ ایک صدقہ، دوسرا صلہ رحم۔ عمل اگر پڑوسی غریب ہوں تو شوربا بڑھا دیا کرو اور ان کو بھی پہنچا دیا کرو۔ عمل سائل کو کچھ دے دیا کرو، خواہ کتنا ہی قلیل ہو عمل بی بی شوہر کے مال سے محتاج کو آٹا دے سکتی ہے جس میں اگر شوہر کو اطلاع ہو تو اس کو ناگوار نہ ہو۔ عمل جو چیز کسی کو خیرات دو اور وہ اس کو فروخت کرتا ہو تو بہتر ہے کہ تم اس کو اس سے مت خریدو۔ شاید تمھاری رعایت کرے تو گویا یہ ایک طرح کا صدقے کو واپس کرنا ہے۔

حاشیہ ۸۵ ولکن المسکین الذی لایجد غنی یغنیہ ولا یفطن بہ فیتصدق علیہ ولا یقوم فیسئل الناس ۱۲ متفق علیہ حاشیہ ۸۶ لاتحقرن من المعروف شیئا ۱۲ مسلم حاشیہ ۸۷ ان فی المال حقا سوی الزکوۃ ۱۲ ترمذی حاشیہ ۸۸ لہما اجران اجر القرابۃ واجر الصدقۃ ۱۲ مسلم حاشیہ ۸۹ اذا طبخت مرقۃ فاکثر ماءہا وتعاہد جیرانک ۱۲ مسلم حاشیہ ۹۰ ردوا السائل ولو بظلف محرق ۱۲ مالک حاشیہ ۹۱ اذا انفقت المرأۃ من طعام بیتہا غیر مفسدۃ ۱۲ متفق علیہ حاشیہ ۹۲ لاتشترہ ولا تعد فی صدقتک ۱۲ متفق علیہ ۱۲

کتاب الصوم

عمل۔ روزے میں فحش بات مت کرو۔ شور وغل مت مچاؤ۔ جو کوئی لڑے بھی کہہ دو کہ میاں ہمارا روزہ ہے ہم کو معاف کرو عمل چاند دیکھ کر ہرگز اٹکل مت کرو۔ کہ یہ فلاں دن کا ہے۔ اس کے حساب سے آج فلاں تاریخ ہے۔ جب لوگوں نے دیکھا ہو جب ہی سے حساب شروع ہوگا عمل عورت نفل روزہ بدون اجازت شوہر کے نہ رکھے۔ جبکہ وہ گھر پر موجود ہو۔ عمل کبھی کبھی نفل روزہ بھی رکھ لیا کرو۔ عمل اگر روزے میں کوئی دعوت دے اس کا جی خوش کرنے کو اس کے گھر چلے جاؤ اور وہاں جاکر اس کے لئے دعا کرو۔ اور اگر روزہ نہ ہو تو کھانا بھی کھالو عمل جب رمضان شریف کے دس دن باقی رہ جاویں عبادت میں کسی قدر زیادہ کوشش کرو۔

باب تلاوت قرآن

عمل ۱۔ اگر قرآن شریف اچھی طرح نہ چلے گھبرا کر چھوڑو مت پڑھے جاؤ ایسے

---

۹۳ واذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احدا وقاتلہ فلیقل انی امرء صائم ۱۲ متفق علیہ ۹۴ فقال بعض القوم ہو ابن ثلث قال بعض القوم ہو ابن لیلتین الی قول ابن عباس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدہ الرؤیۃ فہو للیلۃ رایتموہ ۱۲ مسلم ۹۵ لا یحل تمرأۃ ان تصوم وزوجہا شاہد الا باذنہ ۱۲ مسلم ۹۶ لکل شئ زکوۃ وزکوۃ الجسد الصوم ۱۲ ابن ماجہ ۹۷ اذا دعی احدکم فلیجب فان کان صائما فلیصل وان کان مفطرا فلیطعم ۱۲ مسلم ۹۸ کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر

شخص کو دوہرا ثواب ملتا ہے عمل سوتے وقت قل ھو اللہ قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس، پڑھ کر دونوں ہاتھوں میں دم کر کے جہاں تک ہاتھ پہنچیں بدن پر پھیر کر سور ہا کرو۔ تین بار اسی طرح کرو عمل اگر قرآن پڑھا ہو اس کو ہمیشہ پڑھتے رہو ورنہ اس کو بھول جاؤ گے اور سخت گناہ گار ہو گے عمل جب تک جی لگے قرآن پڑھو۔ جب طبیعت الجھنے لگے موقوف کر دو۔ مگر یہ اس شخص کے لئے ہے جو تلاوت کا عادی ہو۔ ورنہ خلاف عادت کام سے ضرور طبیعت گھبراتی ہے اس کا خیال نہ کرے اور تکلف عادت ڈالے جب عادت ہو جائے پھر اس کے لئے وہی حکم ہے جو اوپر گذرا عمل قرآن مجید اس طرح پڑھو کہ تمہارے لہجے سے معلوم ہو کہ یہ خدائے تعالیٰ سے ڈر رہا ہے بڑی خوش آوازی سے۔

بابُ الدُّعاءِ وَالذِّکرِ وَالاِستِغفارِ

عمل :۔ دعا میں ان امور کا لحاظ رکھو۔ خوب شوق و رغبت سے مانگو

---

۱۳ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ کل لیلۃ جمع کفیہ ثم نفث فیہما فقرأ فیہما قل ہو اللہ احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم یمسح بہما ما استطاع من جسدہ یبدأ بہما علی رأسہ ووجہہ وما اقبل من جسدہ ویفعل ذلک ثلث مرات ۱۲ متفق علیہ ۱۴ انما مثل صاحب القرآن کمثل الابل المعقلۃ ان عاہد علیہا امسکہا وان اطلقہا ذہب متفق علیہ ۱۵ سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس احسن صوتا للقرآن واحسن قرأۃ قال من اذا سمعتہ یقرأ رایت انہ یخشی اللہ ۱۲ دارمی ۱۶ ولکن لیعزم ولیعظم الرغبۃ ۱۲ مسلم یستجاب للعبد مالم یدع باثم او قطیعۃ رحم مالم یستعجل قیل یا رسول اللہ الاستعجال قال یقول قد دعوت فلم ار یستجاب لی فیستحسر عند ذلک ویدع الدعاء ۱۲ مسلم ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ ۱۲ ترمذی

گناہ کی چیز مت مانگو۔ اگر قبولیت میں دیر ہو تنگ ہو کر چھوڑ دو مت قبولیت کا یقین رکھو عمل غصے میں آکر اپنے مال، اولاد، جان وغیرہ کو مت کوسو کبھی قبولیت کی گھڑی ہو اور اسی طرح ہو جاوے عمل جب کہیں بیٹھو لیٹو۔ دنیا کی باتیں کرو۔ اس میں کچھ اللہ و رسول کا ذکر درود شریف تھوڑا ہی سہی ضرور کیا کرو۔ مجلس خالی نہ رہنے پائے ورنہ وہ مجلس وبال ہے عمل اکثر اوقات عقد انامل سے شمار وظیفہ کی رکھو، تسبیح بھی جائز ہے عمل استغفار کی کثرت رکھو، سب مشکلیں اس سے آسان ہوں گی اور جہاں سے شان گمان نہ ہوگا روزی ملے گی عمل اگر شامت نفس سے گناہ ہو جاوے تو یہ سمجھ کر توبہ میں دیر مت لگاؤ کہ شاید ہماری توبہ قائم نہ رہے اور پھر گناہ ہو جاوے بلکہ فوراً توبہ صدق دل سے کرو۔ اگر اتفاقاً توبہ ٹوٹ جاوے پھر توبہ کر لو عمل بعضی دعائیں خاص حالات و خاص اوقات کی مذکور ہوتی ہیں سوتے وقت یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى جاگتے

لاتدعوا علی انفسکم ولاتدعوا علی اولادکم ولاتدعوا علی اموالکم توافقوا من اللہ ساعۃ یسئال فیہا عطا فیستجیب لکم ۱۲ مسلم من قعد مقعدا لم یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ ومن اضطجع مضجعاً لا یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ ۱۲ ابوداؤد واعقدن بالانامل فانہن مسئولات مستنطقات ۱۲ ترمذی من لزم الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجاً ومن کل ہم فرجاً ورزقہ من حیث لایحتسب ۱۲ احمد ابوداؤد ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرۃ ۱۲ ترمذی۔ کل بنی آدم خطاؤن وخیر الخاطئین التوابون ۱۲ ترمذی ان المومنین اذا اذنب کانت سوداء فی قلبہ فان تاب واستغفر صقل قلبہ وان زاد زادت حتی تعلو قلبہ فذلکم الران الذی ذکر اللہ تعالیٰ کلا بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون ۱۲ احمد وترمذی

وقت یہ پڑھو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ صبح کو یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ اور شام کے وقت یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ بِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ بی بی کے پاس جاتے وقت یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا لشکر کفار پر بد دعا کرنا ہو یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَسَرِیْعَ الْحِسَابِ اَللّٰھُمَّ اَھْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰھُمَّ اَھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ کسی کے مہمان ہو کھانے پینے سے فارغ ہو کر میزبان کے لئے یوں دعا کرو۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰہُ کسی کو مصیبت زدہ دیکھ کر یہ دعا پڑھو، تم کو اللہ تعالٰی اس مصیبت سے محفوظ رکھیں گے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا جب کوئی تم سے رخصت ہونے لگے اس سے اس طرح کہو اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِكُمْ کسی کو نکاح کی مبارکبادی دو۔ اس طرح کہو بَارَكَ اللّٰہُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَیْکُمَا وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ جب کوئی مصیبت آوے یہ پڑھو۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ متفق علیہ

بَابُ الْحَجِّ وَالزِّیَارَۃِ

عمل[۱] جس کو حج کرنا ہو جلدی چل دینا چاہیئے۔ خدا جانے کیا موانع پیش آجاویں۔ عمل[۲] کافی خرچ لے کر حج کو جانا چاہیئے عمل[۳] حج کرکے اگر استطاعت ہو مدینہ طیبہ جاکر روضہ منورہ کی زیارت سے بھی مشرف ہو عمل[۴] اگر اسقدر روپیہ پاس ہے کہ حج کرسکتے ہو مگر مدینہ منورہ نہیں جاسکتے تو حج فرض ادا کرنا پڑے گا پھر جب وسعت ہو مدینہ طیبہ چلے جاؤ یہ نہیں کہ حج بھی نہ کرو۔ عمل[۵] حاجی جب تک اپنے گھر نہ آوے اس کی دعا قبول ہوتی ہے اگر اس سے ملاقات ہو اس کو سلام کرو۔ اس سے مصافحہ کرو اپنے لئے دعا استغفار کرو۔

یمین ونذر

عمل غیر اللہ کی قسم کبھی مت کھاؤ جیسے بیٹے کی، باپ کی یا کسی مخلوق کی اور جس شخص کو ایسی عادت پڑ گئی ہو اور منہ سے نکل جاتا ہو تو فوراً کلمہ پڑھے

---

[۱] من اراد الحج فلیعجل ۱۲ ابوداود [۲] کان اہل الیمن یحجون فلا یتزودون ویقولون نحن المتوکلون فاذا قدموا مکۃ سألوا الناس فانزل اللہ تعالیٰ وتزودوا فان خیر الزاد التقوی ۱۲ بخاری [۳] عن ابن عمر مرفوعاً من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی ۱۲ بیہقی [۴] من ملک زاداً وراحلۃ یبلغہ بیت اللہ ولم یحج فلا علیہ ان یموت یہودیا او نصرانیا وذلک ان اللہ تبارک وتعالیٰ یقول وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ۱۲ ترمذی [۵] اذا لقیت الحاج فسلم علیہ وصافحہ ومرہ ان یستغفر لک قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور لہ ۱۲ احمد [۶] لا تحلفوا بالطواغی ولا بآبائکم ۱۲ مسلم من حلف فقال فی حلفہ باللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ ۱۲ متفق علیہ

عمل^۱۱۵ اس طرح قسم کبھی مت کھاؤ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو بے ایمان ہو جاؤں اگرچہ سچی ہی ہو اور جھوٹ میں ایسی قسم تو اور بھی غضب ہے عمل^۱۱۶ اگر غصے میں ایسی قسم منہ سے نکل گئی جس کے پورا کرنے میں کوئی بات خلاف شرع لازم آتی ہے مثلاً یہ کہ باپ سے نہ بولوں گا یا مانند اس کے ایسی قسم کو توڑ دو اور کفارہ دو۔ اور یہ خیال نہ کرو کہ قسم توڑنے سے گناہ ہوگا کیونکہ نہ توڑنے سے زیادہ گناہ ہوگا۔ عمل^۱۱۹ کسی کا حق مارنے کے لئے پھیر سے قسم مت کھاؤ صاحب حق جو مطلب سمجھے گا اسی پر قسم ہوگی۔ عمل^۱۲۰ مصیبت میں، پھنسکر منّت ماننا اور دیسے کبھی پھوٹی کوڑی اللہ کے نام نہ دینا نہایت کنجوسی کی دلیل ہے اور گویا نعوذ باللہ اللہ میاں کو پھسلانا ہے ؎

زنہار ازان قوم نہ باشی کہ فریبند
حق را بسجودے و نبی را بہ درودے

---

^۱۱۵ من قال انی بریٔ من الاسلام فان کان کاذبًا فہو کما قال وان کان صادقًا فلن یرجع الی الاسلام سالمًا ۱۲ ابوداود ^۱۱۶ من حلف علی یمین فرأی خیرًا منہا فلیکفر عن یمینہ ولیفعل ۱۲ مسلم واللہ کان یلج احدکم بیمینہ فی اہلہ آثم لہ عند اللہ من ان یعطی کفارتہ التی افترض اللہ علیہ ۱۲ متفق علیہ ^۱۱۹ الیمین علی نیۃ المستحلف ۱۲ مسلم ^۱۲۰ لا تنذروا کان النذر لا یغنی من القدر شیئًا وانما یستخرج بہ من البخیل ۱۲ متفق علیہ۔

معاملات وسیاسات

معاملہ[1] سب سے بہتر کسب ودستکاری ہے۔ انبیاء علیہ السلام نے دستکاری کی ہے معاملہ[2] زانیہ کی خرچی اور جھوٹے تعویز گنڈے فال کھلائی وغیرہ کا نذرانہ سب حرام ہے۔ آجکل کے پیرزادے ان دونوں بلاؤں میں مبتلا ہیں۔ رنڈیوں سے خوب نذرانے لیتے ہیں۔ اور خود واہی تباہی تعویذ گنڈے کرنے میں فال کھولتے ہیں اور لوگوں کو ٹھگتے ہیں، معاملہ[3] مانگنے کا پیشہ سب سے بدتر، ذلیل اور گناہ ہے اس سے تو گھاس کھودنا اور لکڑی کاٹ کر بیچنا ہزار درجہ بہتر ہے۔ معاملہ[4] اگر ایسی ہی سخت مصیبت پڑ جاوے اور بدون مانگے کسی طرح بن ہی نہ پڑے تو لاچاری کی بات ہے اس میں بھی بہتر ہے کہ ایسے لوگوں سے

سلہ[1] ما اکل احد طعامًا فقط خیرًا من ان یاکل من عمل یدیہ وان نبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یاکل من کل من عمل یدیہ ۱۲ بخاری سلہ[2] نہی عن ثمن الکلب ومہر البغی وحلوان الکاہن ۱۲ متفق علیہ ۱۲

سلہ[3] لان یاخذ احدکم حبلہ فیاتی بحزمۃ حطب علی ظہرہ فیبیعہا فیکفی اللہ بہا وجہہ خیر لہ من ان یسأل الناس اعطوہ او منعوہ ۱۲ بخاری سلہ[4] الا ان یسأل الرجل ذا سلطان او فی امر لا یجد منہ بدًا ۱۲ ابوداؤد وان کنت لابد فاسئل الصالحین ۱۲ ابوداؤد

مانگے جو نیک بخت دیندار، عالی ہمت، بلند حوصلہ، ذی استطاعت ہوں کہ پھر کسی قدر کم ذات ہے۔ **معاملہ**[۵] اگر بدون حرص و طلب کہیں سے کچھ ملے اس کے لینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اس میں سے کھائے کھلائے۔ اللہ واسطے بھی دے **معاملہ**[۶] جو چیز شرع میں حرام ہے اس میں ایرپھیر کرکے حیلہ و تاویل مت کرو۔ اللہ تعالیٰ دل کو دیکھتا ہے۔ **معاملہ**[۷] مفت خواری سے یہ بہتر ہے کہ عالی ہمتی سے کمائے اور دوسروں کی خدمت کرے البتہ جو لوگ دین میں مشغول ہیں کہ اگر طریق معیشت کو اختیار کریں، وہ دینی کام برباد ہوجاوے ایسے لوگوں کو ترک اسباب جائز بلکہ بعض اوقات اولیٰ ہے ان کی خدمت عام مسلمانوں کے ذمہ ہے **معاملہ**[۸] جس چیز میں طبیعت صاف نہ ہو دل کھٹکتا ہو وہ چھوڑ دینے کے قابل ہے،

معاملہ[۹] جس پیشے میں ہر وقت نجاسات کے ساتھ تلبس رہتا ہو جیسے بھنگی کا کام کرنا۔ پچھنے لگانا، ایسے پیشے اور کمائی سے بچنا چاہیئے **معاملہ**[۱۰] جو چیز گناہ کا آلہ بنائی جاوے اس کو مت بیچو۔ **معاملہ**[۱۱] ہمارے زمانہ میں

---

۵ عن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعطینی العطاء فاقول اعطہ افقر الیہ منی فقال خذہ فتمولہ وتصدق بہ فما جاءک من ہذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ وما لا فلا تتبعہ نفسک ۱۲ متفق علیہ ۱۲ ۶ قاتل الیہود ان اللہ لما حرم شحومہا اجملوا ثم باعوہ فاکلوا ثمنہ ۱۲ متفق علیہ ۷ ان اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم من کسبکم ۱۲ ترمذی للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض الآیۃ ۱۲ ۸ الاثم ما حاک فی النفس وتردد فی الصدر وان افتاک الناس ۱۲ احمد ۹ عن محیصۃ انہ استاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اجرۃ الحجام فنہاہ فلم یزل یستاذن حتی قال اعلفہ ناضحک واطعمہ رقیقا ۱۲ مالک ۱۰ لا تبیعوا القینات ولا تشتروہن ولا تعلموہن وثمنہن حرام ۱۲ احمد وترمذی

روپیہ پیسہ بڑے کام کی چیز ہے اس کی قدر کرنا چاہئے اور وجہ حلال سے کمانے میں عار نہ کرے۔ گو عرف میں نام دھرا جاوے۔ معاملہ[۱۱] جس طریقے سے آدمی کی بسر ہوتی ہو بلا ضرورت شدید اس کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ اختیار نہ کرے معاملہ[۱۲] خرید و فروخت اور اپنے حق کے مطالبہ کے وقت نرمی برتے۔ تنگ گیری اچھی نہیں۔ معاملہ[۱۳] سودا بیچنے کے لئے بہت قسمیں مت کھاؤ۔ اس میں ایک آدھ جھوٹ بھی نکل جاتا ہے پھر برکت مٹ جاتی ہے۔ معاملہ[۱۵] تجارت بہت عمدہ چیز ہے امانت و راستی اس کا جزو اعظم ہے اس سے دنیا میں اعتبار ہوتا ہے اور آخرت میں انبیاء و صدیقین و شہداء کی ہمراہی نصیب ہوتی ہے۔ معاملہ[۱۶] معمول رکھو کہ منافع تجارت سے کچھ خیر خیرات نکالتے رہا کرو۔ بعض باتیں ناہموار تجارت میں ہو ہی جاتی ہیں۔ خیر خیرات سے کسی قدر اس کے وبال میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ معاملہ[۱۷] اگر تمہارے سودے میں یا داموں میں کچھ عیب ہو ہرگز اس کو پوشیدہ مت کرو۔ صاف کہدو۔ اس کے چھپانے

---

[۱۱] کانت لمقدام بن معدیکرب جاریۃ تبیع اللبن ویقبض المقدام ثمنہ فقیل لہ سبحان اللہ اتبیع اللبن وتقبض الثمن فقال نعم وما بأس بذلک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتین علی الناس زمان لا ینفع فیہ الا الدنیا والدرہم ۱۲ احمد [۱۲] اذا سبب اللہ لاحدکم رزقا من وجہ فلا یدعہ حتی تیغیر لہ او تنکر لہ ۱۲ احمد [۱۳] رحم اللہ تعالیٰ رجلاً سمحًا اذا باع واذا اشتریٰ واذا اقتضی ۱۲ بخاری [۱۴] ایاکم و کثرۃ الحلف فی البیع فانہ ینفق ثم یمحق ۱۲ مسلم [۱۵] التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین و الشہداء ۱۲ ترمذی [۱۶] ان البیع یحضرہ اللغو والحلف فشوبوہ بالصدقۃ ۱۲ ابوداؤد [۱۷] وان کتما وکذبا محقت برکۃ بیعہما ۱۲ متفق علیہ

سے برکت مٹ جاتی ہے معاملہ[۱۸] سود کا لین دین، تحریر، گواہی کچھ مت کرو۔ سب پر لعنت آئی ہے معاملہ[۱۹] جو چیزیں کہ ناپ تول کر بکتی ہیں اور وہ ایک طرح کی ہیں جیسے گیہوں گیہوں اس کے مبادلے میں دو باتیں ضرور ہیں۔ ایک یہ کہ برابر سرابر ہو اگرچہ اعلیٰ ادنےٰ کا تفاوت ہو، دوسرے یہ کہ دست بدست ہو اگر ایک امر میں بھی خلاف ہوا تو سود ہو جاوے گا اور اگر ناپ تول کر بکتی ہیں مگر جنس الگ الگ ہے جیسے گیہوں اور جو اس میں برابر سرابر ہونا ضروری نہیں مگر دست بدست ہونا ضرور ہے اور اگر جنس تو ایک ہے مگر ناپ تول کر نہیں بکتی جیسے بکری بکری۔ تب بھی برابر سرابر ہونا ضروری نہیں۔ اور اگر نہ جنس ایک ہے نہ ناپ تول کر بکتی ہے جیسے گھوڑا اور اونٹ۔ اس وقت برابر سرابر ہونا ضرور ہے نہ دست بدست ہونا ضرور ہے یہ فقہ حنفی کے موافق سود کی تفصیل ہے۔

فرع آج کل جو زیور خریدا یا بنوایا جاتا ہے اس میں اکثر بوجہ تفاوت نرخ کے برابر سرابر بھی نہیں لیا جاتا۔ اور اکثر ادھار بھی رہ جاتا ہے یہ بالکل سود ہے ایسی صورت میں جس طرف چاندی کم ہے اس میں کچھ پیسے

---

[۱۸] لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاہدیہ وقال ہم سواء ۱۲ مسلم [۱۹] الذہب بالذہب والفضۃ والبر بالبر والشعیر بالشعیر والتمر بالتمر والملح بالملح مثلاً بمثل سواء بسواء یداً بید فاذا اختلف ہذہ الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یداً بید ۱۲ مسلم فی الہدایہ اذا عدم الوصفان الجنس والمعنی المضموم الیہ حل التفاضل والنساء واذا وجد احدہما وعدم الآخر حل التفاضل وحرم النساء مثل ان یسلم ہرویاً فی ہروی او حنطۃ فی شعیر ۱۲

بھی ملائے جاویں۔ چاندی چاندی برابر ہو جائے گی۔ زائد چاندی کے عوض میں پیسے ہو جاویں گے اور ادھار کی اگر کوئی ضرورت ہو تو صاحب معاملہ ہی سے جداگانہ قرض لے کر معاملہ کو طے کر لیں پھر اس کا قرض بعد میں ادا کریں۔

فرع اکثر ایسا کرتے ہیں کہ روپیہ دے کر آٹھ آنے پیسے اب لے لئے اور آٹھ آنے ایک گھنٹے کے بعد لے لئے۔ یہ بھی جائز نہیں۔ اگر ایسی ہی ضرورت ہو تو روپیہ امانۃً اس کے پاس رکھا دیں۔ جب اس کے پاس پورے پیسے آجا دیں تب یہ معاملہ مبادلے کا کریں۔ **معاملہ**[۲۰] اگر تم خراب گیہوں کے عوض میں اچھے گیہوں لینا چاہتے ہو اور دوسرا شخص برابر سرابر نہیں دیتا تو یوں کرو کہ اپنے گیہوں ایک روپیہ کو مثلاً اس کے ہاتھ بیچ ڈالو۔ پھر جتنے گیہوں وہ تم کو دے وہ اس روپے کے عوض میں جو اس کے ذمہ تمہارا قرض ہے اس سے خرید لو۔ **معاملہ**[۲۱] اگر چاندی یا سونے کا جڑاؤ زیور یا جس میں اور کوئی چیز ملی ہو چاندی یا سونے کے بدلے میں یعنی چاندی کا زیور یا چاندی کے بدلے اور سونے کا زیور سونے کے بدلے خریدنا یا بیچنا چاہو تو یہ مبادلہ اس وقت ہے جب زیور میں چاندی یا سونا یقیناً کم ہو۔ اور

ف۲۰ جاء بلال الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم بتمر برنی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من این ہذا قال کان عندنا تمر ردی فبعت منہ صاعین بصاع فقال اوہ عین الربوا لاتفعل ولکن فاردت ان تشتری فبع التمر ببیع آخر ثم اشترہٖ ۱۲ متفق علیہ ف۲۱ عن فضالۃ بن عبید قال اشتریت یوم خیبر قلادۃ باثنی عشر دینارًا فیہا ذہب وخرز ففصلتہا فوجدت فیہا اکثر من اثنی عشر دینارًا فذکرت ذلک للنبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال لاتباع حتی تفصل ۱۲ مسلم

داموں کی چاندی یا سونا زائد ہو اگر برابر یا زائد ہونے کا گمان ہو تو درست نہیں۔ **معاملہ**[۲۲] اگر کوئی شخص تمہارا مقروض ہو اور اسی حالت میں وہ تم کو ہدیہ دے یا دعوت کرے اگر پہلے سے راہ ورسم باہمی جاری نہ ہو تو ہرگز مت قبول کرو۔ اسی سے رہن کی آمدنی کا حال معلوم کرو۔ کیونکہ راہن تمہارا قرضدار ہے اور قرض کے دباؤ میں تم کو انتفاع کی اجازت دیتا ہے تو وہ کس طرح حلال ہوگا **معاملہ**[۲۳] بعض لوگ کوئی چیز خاص ایک معین مقدار روپیہ سے خرید کرتے ہیں اور جب قیمت نہیں بن پڑتی تو اس چیز کو اسی بائع کے ہاتھ کچھ کم قیمت میں بیچ ڈالتے ہیں۔ سو چونکہ بائع کو اس بچت کا کوئی حق نہیں۔ اس لئے یہ داخل سود ہوکر ممنوع ہوگیا۔ البتہ اگر ایسی ضرورت پیش آوے تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ اصل بائع تھوڑی دیر کے لئے مشتری کو بقدر قیمت قرار داد سابق روپیہ بطور قرض دیدے۔ اور مشتری اس روپیہ کو اصل قیمت میں ادا کردے۔ اس کے بعد وہ چیز کم قیمت میں بائع کے ہاتھ بیچ ڈالے اور جو باقی رہے وہ اس کے ذمے قرض

۲۲ھ عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اقرض احدکم قرضًا فاہدی الیہ او حملہ علی الدابۃ فلا یرکبہ ولا یقبلہا الا ان یکون جری بینہ وبینہ قبل ذلک ۱۲ ابن ماجہ وبیہقی **۲۳ھ** اخرج عبدالرزاق فی مصنفہ اخبرنا معمر والثوری عن ابی اسحاق السبیعی عن امرأتہ انہا دخلت علی عائشۃ فی نسوۃ فسألتہا امرأۃ فقالت ام المومنین کانت لی جاریۃ فبعتہا من زید بن ارقم بثمانمائۃ ثم ابتعتہا منہ بستمائۃ فنقدتہ الستمائۃ وکتب علیہ ثمانمائۃ فقالت عائشۃ بئس ما اشتریت وبئس ما اشتری اخبری زید بن ارقم انہ قد ابطل جہادہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان یتوب فقالت المرأۃ لعائشۃ ارأیت ان اخذت راس مالی ورددت علیہ الفضل فقالت فمن جاءہ موعظۃ من ربہ فانتہی فلہ ما سلف ۱۲

رہے گا۔ مثلاً دس روپیہ کو تم نے ایک گھڑی خریدی۔ اور جب روپے کا بندو بست نہ ہو سکا تو اسی بائع کے ہاتھ فرض کرو کہ آٹھ روپیہ کو بیچ ڈالی۔ یہ معاملہ سود اور ناجائز ہے ضرورت پڑے تو یوں کرو کہ دس روپے بائع سے قرض لے کر پہلے گھڑی کی قیمت ادا کر دو۔ اب وہ گھڑی اس کے ہاتھ جتنی کمی پر چاہو بیچو۔ جتنے کو بائع نے خریدا اتنا قرض تو ابھی ادا ہوا اور باقی تمھارے ذمے رہا۔ **معاملہ**[۲۴] جب تک پھل کام میں آنے کے لائق نہ ہو اس کا خریدنا بیچنا ممنوع ہے کیونکہ معلوم نہیں پھل رہے یا جاتا رہے **معاملہ**[۲۵] صرف بیجک آنے پر مال فروخت مت کرو۔ جب تک تمھارے قبضے میں نہ آجاوے اور جب بائع کے قبضے میں آجاوے تو بیجک دیکھ کر مشتری کو خریدنا درست ہے مگر جب مال کو دیکھے اس وقت اختیار ہے خواہ معاملہ رکھے یا انکار کر دے۔ **معاملہ**[۲۶]۔ بنجارہ کچھ غلہ لایا اس کو شہر میں آنے دو۔ اس وقت خرید کرو۔ شہر سے باہر ہی باہر جا کر معاملہ کر لینا اچھا نہیں اس میں کبھی تو اس کو دھوکہ دیا جاتا ہے کہ شہر میں اس نرخ کو فروخت نہ ہوگا اور شہر والوں کا بھی اس میں نقصان ہے کہ سب اس کے محتاج ہو گئے جتنے کو چاہے فروخت کرے اور ایک آدمی اگر سودا چکا نا ہو اور ابھی

---

[۲۴] نہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن بیع الثمار حتے یبدُ اصلاحہا نہی البائع والمشتری ۱۲ متفق علیہ لو بعت من اخیک ثمرا فاصابتہ جائحۃ فلا یحل لک ان تاخذ مال اخیک بغیر حق ۱۲ مسلم [۲۵] من ابتاع طعاماً فلا یبیعہ حتی یستوفیہ ۱۲ متفق علیہ قال ابن عباس ولا احسب کل شیء الا مثلہ ۱۲ متفق علیہ [۲۶] عن ابی ہریرۃ رضہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تلقوا الرکبان لبیع ولا یبع بعضکم من بعض

بائع نے اس کو نامنظور نہیں کیا۔ بلکہ منظوری و نامنظوری دونوں کا احتمال ہے۔ تو تم جا کر اس کے سودے کو خراب کر کے خود مت لینے لگو۔ البتہ جب وہ صاف انکار کر دے اس وقت خریدنے میں مضائقہ نہیں اس سے معلوم ہوا کہ نیلام میں کسی کی بولی بولنا کچھ ڈر نہیں۔ کیونکہ خود بائع نے ابھی اس بولی کو منظور نہیں کیا اور کسی کو دھوکہ دینے کو چیز کے دام مت بڑھاؤ کہ دوسرا آدمی اور زیادہ بولی بول دے۔ اور وہ چیز اس کے گلے پڑ جاوے اور کوئی دیہاتی اپنی چیز شہر میں فروخت کرنے آدے سو خواہ مخواہ خیر خواہی جتلانے کو اس کو بیچنے سے مت روکو کہ میاں ہمارے پاس رکھ جاؤ ہم موقع پر گراں قیمت سے بیچ دیں گے بلکہ اس کو بیچنے دو شہر والوں کو کسی قدر کفایت سے مل جاوے گی البتہ اگر اس کا صریح نقصان ہوتا ہو تو مضائقہ نہیں اگر گائے بکری بیچنا ہو خریدار کو دھوکہ دینے کی غرض سے ایسا مت کرو کہ کئی وقت دودھ نہ نکالو تاکہ تھن کو دودھ سے بھرا دیکھ کر، خریدار دھوکہ میں آجائے اور زیادہ دام کو خرید کر پیچھے پچھتا وے[۲۷] **معاملہ** خودرو گھاس کا بیچنا درست نہیں اگرچہ تمھاری مملوکہ زمین میں کھڑی ہو اسی طرح پانی۔ **معاملہ**[۲۸] کوئی ایسی کارروائی مت کرو جس سے خریدار کو دھوکہ ہو **معاملہ**[۲۹] اگر کوئی مصیبت زدہ اپنی ضرورت کو کوئی چیز بیچتا ہو تو اس کو صاحب ضرورت سمجھ کر مت دباؤ اور چیز کے دام مت گراؤ بلکہ اس کی اعانت کرو

۲۷؎ لا یباع فضل الماء لیباع بہ الکلاء ۱۲ متفق علیہ ۲۸؎ افلا جعلتہ فوق الطعام حتی یراہ الناس من غش فلیس منی ۱۲ مسلم ۲۹؎ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع المضطر ۱۲ ابوداؤد ۱۲

یا مناسب قیمت سے اس کو خرید لو۔ **معاملہ[۳۰]** جو چیز تمہاری ملک و قبضے میں نہ ہو اس کا معاملہ کسی سے مت ٹھیراؤ اس امید پر کہ ہم بازار سے خرید کر اس کو دیدیں گے۔ **معاملہ[۳۱]** رہن میں یہ شرط ٹھیرانا کہ اگر اتنی مدت تک زر رہن ادا نہ ہو تو اسی کو بیع بنایا جاوے باطل ہے اور مدت گذرنے پر بیع نہ ہوگی۔ **معاملہ[۳۲]** ناپ تول میں دغابازی مت کرو۔ **معاملہ[۳۳]** اگر کوئی چیز بطور بدنی کے خریدی اور فصل پر بائع سے وہ چیز نہ بن پڑی تو جتنا روپیہ اسکو دیا تھا واپس لے لو نہ زیادہ روپیہ لینا درست ہے اور نہ اس روپیہ کے بدلے اور کوئی چیز خریدنا درست ہے البتہ اپنا روپیہ لے کر پھر اس سے جو چاہو خرید لو۔ **معاملہ[۳۴]** غلہ ارزاں خرید کر گراں بیچنا درست ہے مگر جب مخلوق کو تکلیف ہونے لگے اس وقت زیادہ گرانی کا انتظار کرنا حرام اور بموجب لعنت ہے۔ **معاملہ[۳۵]** حاکم کو اختیار نہیں ہے کہ زبردستی نرخ مقرر کرے البتہ تاجر کو فہمائش اور صلاح دینا مناسب ہے۔ **معاملہ[۳۶]** اگر تمہارا دین دار

---

[۳۰] قال حکیم ابن حزام قلت یا رسول اللہ یاتینی الرجل فیریدنی البیع ولیس عندی فابتاع من السوق قال لا تبع ما لیس عندک ۱۲ ابوداؤد و نسائی [۳۱] ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یغلق المرتھن الرہن من صاحبہ الذی رہنہ ۱۲ رواہ الشافعی قال ابراہیم النخعی فی تفسیر کذا ۱۲ [۳۲] ویل للمطففین الآیۃ [۳۳] من سلف فی شیٔ فلا یصرفہ الی غیرہ قبل ان یقبضہ ۱۲ ابو داؤد [۳۴] الجالب مرزوق والمحتکر ملعون ۱۲ ابن ماجہ [۳۵] عن انس قال غلاء السعر علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ سعر لنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ہو المسعر القابض والباسط الرازق وانی لارجوا ان القی ربی ولیس احد منکم یطلبنی بمظلمۃ بدم ولا مال ۱۲ ترمذی [۳۶] من انظر معسرا او وضع عنہ انجاہ اللہ من کرب یوم القیمۃ ۱۲ مسلم

غریب ہو۔ اس کو پریشان مت کرو بلکہ مہلت دو۔ یا جزو یا کل معاف کردو اللہ تعالیٰ تم کو قیامت کی سختی سے نجات دیں گے۔ **معاملہ**[۳۷] تم کسی کے دینیدار ہو تو خراب چیز سے اس کا حق مت ادا کرو۔ بلکہ اس کی ہمت رکھو کہ اس کے حق سے بہتر اس کو ادا کیا جائے مگر معاملہ کے وقت یہ معاہدہ جائز نہیں۔ **معاملہ**[۳۸] اگر تمھارے پاس دینے کے واسطے ہے اس وقت ٹالنا بڑا ظلم ہے۔ **معاملہ**[۳۹] اگر تمھارا مدیون تم کو دوسرے سے دلہنید کرادے اور اس سے تم کو وصول ہونے کی بھی امید ہو تو خواہ مخواہ ضد میں آکر اسی کو دق مت کئے جاؤ بلکہ اس حوالہ کو منظور کرلو۔ **معاملہ**[۴۰] حتی الامکان کسی کے مدیون مت ہو۔ اور اگر بضرورت مدیون ہونا پڑے تو اس کے ادا کی فکر رکھو بے پرواہ مت بن جاؤ اور اگر دائن تم کو کچھ کہے سنے صبر کرو۔ اس کا حق ہے۔ **معاملہ**[۴۱] اگر تم کو وسعت ہو تو کسی مدیون کی طرف سے اس کا دین ادا کردیا کرو۔ **معاملہ**[۴۲] سودا جھکتا تول دیا کرو۔ **معاملہ**[۴۳] جب کسی کا قرض ادا کیا کرو تو ادا کرنے کے ساتھ اس کو دعا بھی دیا کرو۔ اور اس کا

---

۳۷ فان خیرکم احسنکم قضاءً متفق علیہ ۳۸ مطل الغنی ظلم ۱۲ متفق علیہ ۳۹ واذا اتبع احدکم علی ملی فلیتبع ۱۲ متفق علیہ ۴۰ یغفر للشہید کل الذنب الا الدین ۱۲ مسلم من اخذ اموال الناس یرید اداءہا ادی اللہ عنہ ومن اخذ یرید اتلافہا اتلفہ اللہ علیہ ۱۲ بخاری لی الواجد یحل عرضہ وعقوبتہ ۱۲ ابوداؤد ۱۲
۴۱ لیس من عبد مسلم یقضی عن اخیہ دینہ الا فک اللہ رہانہ یوم القیامۃ ۱۲ شرح السنۃ ۴۲ زن وارجح ۱۲ ترمذی ۴۳ استقرض منی النبی صلے اللہ علیہ وسلم اربعین الفاً فجاءہ مال فدفعہ الی وقال بارک اللہ تعالیٰ فی اہلک ومالک انما جزاء السلف الحمد ۱۲ نسائی۔

سکریہ ادا کرو۔ **معاملہ**[۴۴] شرکت میں دونوں ساجھیوں کو امانت دیانت سے رہنا چاہئے۔ پھر برکت سلب ہونے لگتی ہے **معاملہ**[۴۵] امانت میں ہرگز خیانت مت کرو۔ **معاملہ**[۴۶]۔ جو معاملہ ظلم سے، دباؤ سے کسی کی وجاہت کے لحاظ سے کسی کی شرما شرمی سے وصول ہو، وہ حلال نہیں اے چندہ کرنے والو ذرا اس کو اچھی طرح غور کر لیجیو، حلال وہی مال ہے جو بالکل طیب خاطر سے دیا جائے۔ **معاملہ**[۴۷] ہنسی ہنسی میں کسی کی چیز اٹھا کر چیز والے کو پریشان مت کرو۔ خصوصاً جبکہ یہ نیت ہو کہ اگر معلوم ہوگیا تو ہنسی ہے ورنہ خورد برد کریں گے اور جو ہنسی میں اٹھالی تو جلدی واپس کردو۔ **معاملہ**[۴۸] پڑوسی کی رعایت کیا کرو۔ خفیف باتوں میں اس سے مسامحت کرو۔ مثلاً تمھاری دیوار میں میخ گاڑنے لگے اور تمھارا کوئی گھر یا زمین بے میل ہونے کی وجہ سے فروخت کرو تو مصلحت یہ ہے کہ جلدی سے اس کا دوسرا مکان یا زمین خرید کرلو۔ ورنہ روپیہ رہنا مشکل ہے۔ یوں ہی اڑ جائے گا۔ **معاملہ**[۴۹] جس درخت کے سایئے

---

[۴۴] ان اللہ عزوجل یقول انا ثالث الشریکین مالم یخن احدہما صاحبہ فاذا خانہ خرجت من بینہما ۱۲ ابوداؤد وزاد رزین وجاء الشیطان ۱۲ [۴۵] ادالامانۃ الی من ائتمنک ۱۲ ترمذی [۴۶] الالا تظلموا الالا یحل مال امرء الا بطیب نفس منہ ۱۲ بیہقی ودارقطنی [۴۷] لایأخذکم عصا اخیہ لاعبا جادا فمن اخذ عصا اخیہ فلیردہا الیہ ۱۲ ترمذی [۴۸] لا یمنع جار جارہ ان یغرز خشبہ فی جدارہ ۱۲ متفق علیہ [۴۹] من باع منکم دارا اوعقارا لایبارک لہا الا ان یجعلہ فی مثلہ ۱۲ ابن ماجہ [۵۰] من قطع سدرۃ صوب اللہ راسہ فی النار ۱۲ رواہ ابوداؤد وقال ہذا الحدیث مختصرا ای من قطع سدرۃ فی فلاۃ یستظل بہا ابن السبیل والبہائم عبثا ظلما لغیر حق یکون ما فیہا صوب اللہ راسہ فی النار ۱۲

میں آدمیوں کو، جانوروں کو آرام ملتا ہو اور وہ تمہارے ملک میں بھی نہیں ہے تو اس کو مت کاٹو کہ جانداروں کو تکلیف ہوگی اس سے عذاب ملتا ہے۔ **معاملہ** [۵۱] بکریاں چرانا پیغمبروں کا طریقہ ہے۔ **معاملہ** [۵۲] مزدور سے کام لیکر اس کی مزدوری میں کوتاہی مت کرو۔ اس مقدمے میں سرکار عالی مدعی ہوں گے عہد کرکے خلاف مت کرو۔ خصوصاً جب کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے نام کا واسطہ ہو۔ اس مقدمہ میں بھی سرکار عالی مدعی ہوں گے۔ **معاملہ** [۵۳] اکثر ایام قحط میں بعض لوگ اپنی اولاد کو یا بعضے ظالم دوسروں کے بچوں کو بیچ ڈالتے ہیں اس کا بیچنا یا خرید کر غلام سمجھنا سب حرام ہے۔ اس مقدمے میں بھی سرکار عالی مدعی ہوں گے۔ **معاملہ** [۵۴] جو جھاڑ پھونک شرع کے موافق ہو اس پر کچھ نذرانہ جائز ہے **معاملہ** [۵۵] اگر کھانا پکانے کو کسی کو آگ دیدے تو ایسا ثواب ہے جیساکہ وہ کھانا دے دیا جو اس آگ سے پکا ہے۔ اسی طرح نمک دیدینے کا ثواب ہے۔ **معاملہ** [۵۶] جہاں پانی بکثرت میسر ہو وہاں کسی کو پلانے سے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب

---

۵۱ ما بعث اللہ نبیاً الا رعی الغنم ۱۲ بخاری ۵۲، ۵۳، ۵۴ قال اللہ تعالیٰ ثلثۃ انا خصمہم یوم القیمۃ رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنہ ورجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ ۱۲ بخاری اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ ۱۲ ابن ماجہ ۵۵ لقد اکلت برقیۃ حق ۱۲ احمد وابوداؤد۔ ۵۶ من اعطی نارا فکانما تصدق بجمیع ما طیب تلک الملح ۱۲ ابن ماجہ ۵۷ من سقی مسلما شربۃ من ماء حیث یوجد الماء فکانما اعتق رقبۃ ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث لا یوجد الماء فانما احیاہا ۱۲ ابن ماجہ

ہے اور جہاں بکثرت میسّر نہیں وہاں پلانے سے ایسا ثواب ملتا ہے جیساکہ کسی مردے کو زندہ کردیا۔ **معاملہ**[۵۸] اگر کسی کو کوئی چیز یہ کہہ کر دے کہ تم کو عمر بھر کے لئے دیتے ہیں اور بعد تمہارے مرنے کے واپس کریں گے۔ وہ شے بہمہ وجوہ اس کی ملک ہوجاتی ہے بعد موت کے اس کے ورثہ کو ملے گی تو اس امید باطل پر اپنے مال کو خراب و برباد مت کرو۔ پھر حسرت ہوگی اپنے ہی پاس رہنے دو **معاملہ**[۵۹] اگر ایک بیٹے کو کوئی چیز دو تو دوسرے کو بھی ویسی دو ناانصافی بری بات ہے۔ **معاملہ**[۶۰] ہدیہ ایسے شخص کا قبول کرو جو بدلے کا طالب نہ ہو ورنہ باہمی رنج کی نوبت آوے گی لیکن تم اپنی طرف سے کوشش کرو کہ اس کو کچھ بدلہ دیا جاوے اور اگر بدلہ دینے کو میسر نہ ہو تو اس کی ثنا وصفت کرو۔ اور لوگوں کے روبرو اس کے احسان کو ظاہر کردو اور ثنا وصفت کے لئے اتنا کہدینا کافی ہے۔ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا اور جب محسن کا شکر ادا نہ کیا تو خدائے تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہ ہوگا۔ اور جس طرح ملی ہوئی چیز کا مٹانا برا ہے اسی طرح نہ ملی ہوئی شیخی بگھارنا کہ ہمارے پاس اتنا اتنا آیا یہ بھی برا ہے۔

---

۵۸ امسکوا اموالکم علیکم لاتفسدوا ہا فانہ من اعمر عمری فہی الذی اعمر حیا ومیتا ولعقبہ ۱۲ مسلم ۵۹ فاتقوا اللہ واعدلوا بین اولادکم ۱۲ متفق علیہ ۶۰ ہممت ان لا اقبل حرم الامن قرشی او انصاری او ثقفی او دوسی ۱۲ ترمذی بمن اعطی عطاء فوجد فیجز بہ ومن لم یجد فلیثن فان من اثنی فقد شکر ومن کتم فقد کفر ومن تحلّٰی بمالم یعط کان کلابس ثوبی زور ۱۲ ترمذی من صنع الیہ معروف فقال علیہ جزاک اللہ خیرا فقد ابلغ فی الثناء ۱۲ ترمذی من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ ۱۲ احمد و ترمذی ۞ ۞ ۞ ۞

معاملہ[۶۱] باہم تحفہ تحائف کی راہ و رسم جاری رکھو۔ اس سے دلوں کی صفائی ہوتی ہے محبت بڑھتی ہے اور یہ نہ خیال کرو کہ تھوڑی چیز ہے کیا بھیجیں. جو کچھ ہو بے تکلف دو لو۔ **معاملہ**[۶۲] جو کوئی تمہاری خاطرداری کو خوشبو تیل یا دودھ یا تکیہ پیش کرے کہ خوشبو سونگھ لو، یا تیل لگالو، دودھ پی کر تکیہ کمر سے لگالو۔ تو قبول کرو۔ انکار و عذر مت کرو۔ کیونکہ ان چیزوں میں کوئی لمبا چوڑا احسان نہیں ہوتا جس کا بار تم سے نہیں اٹھ سکتا اور دوسرے کا دل خوش ہوجاتا ہے **معاملہ**[۶۳] نیا پھل جب تمہارے پاس پہنچے اس کا آنکھوں اور لبوں سے لگالو۔ اور یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَرِنَا اٰخِرَہٗ۔ پھر کوئی بچہ پاس ہو اس کو دیدو۔ **معاملہ**[۶۴] اگر تمہارے ذمہ کسی کا قرضہ یا کسی کی امانت یا اور کوئی حق ہو تو اس کی یادداشت بطور وصیت کے لکھ کر اپنے پاس رکھو۔

بَابُ النِّکَاحِ

معاملہ[۶۵] اگر حاجت استطاعت ہو تو نکاح کرنا افضل ہے۔ اور اگر

---

[۶۱] تہادوا فان الہدیۃ تذہب وحر الصدر ولا تحقرن جارۃ لجارتہا ولو بشق فرسن شاۃ ۱۲ ترمذی [۶۲] من عرض علیہ ریحان فلا یردہ فانہ خفیف المحمل طیب الریح ۱۲ مسلم۔ ثلث لا ترد الوسائد والدہن واللبن ۱۲ ترمذی [۶۳] عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بباکورۃ الفاکہۃ وضعہا علی عینیہ وعلی شفتیہ وقال اللھم کما اریتنا اولہ فارنا آخرہ ثم یعطیہا من یکون عندہ من الصبیان ۱۲ بیہقی فی الدعوات الکبیر ۱۲ [۶۴] ما حق امرئ مسلم لہ شیء یوصی فیہ یبیت لیلتین الا ووصیتہ مکتوبۃ عندہ ۱۲ متفق علیہ [۶۵] من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر و احصن للفرج و من لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء ۱۲ متفق علیہ ۱۲

حاجت ہے. مگر استطاعت نہ ہو تو روزے کی کثرت سے شہوت ٹوٹ جاتی ہے۔ معاملہ[۶۶] نکاح میں زیادہ تر منکوحہ کی دینداری کا لحاظ رکھو مال و جمال حسب و نسب کے پیچھے زیادہ مت پڑو. معاملہ[۶۷] اگر سفر سے گھر آنا ہو تو دفعۃً گھر مت چلے جاؤ۔ اس قدر توقف کرو کہ بی بی کنگھی چوٹی سے اپنے کو سنوار لے، کیونکہ شوہر کی عدم موجودگی میں میلی کچیلی رہی ہے کبھی اس حالت میں دیکھ کر اس سے نفرت نہ ہو جاوے معاملہ[۶۸] اگر کوئی شخص تمہارے عزیز کو پیغام نکاح بھیجے تو زیادہ تر قابل لحاظ اس شخص کی نیک وضعی اور دینداری ہے۔ دولت، حشمت عالی خاندانی کے اہتمام میں رہ جانے سے خرابی ہی خرابی ہے معاملہ[۶۹] اگر اتفاقاً کسی غیر منکوحہ عورت اور کسی مرد میں باہم تعشق ہو جاوے تو بہتر ہے کہ ان کا نکاح کر دیا جاوے معاملہ[۷۰] اس نکاح میں زیادہ برکت ہوتی ہے جس میں خرچ کم پڑے اور مہر بھی ہلکا ہو معاملہ[۷۱] اکثر عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ غیر عورتوں کی صورت شکل کے حالات اپنے خاوند سے بیان کیا کرتی ہیں یہ بہت بری بات ہے اگر اس کا دل آ گیا تو پھر روتی پھریں گی.

---

[۶۶] تنکح المرأۃ لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدینها فاظفر بذات الدین تربت یداک ۱۲ متفق علیہ ٭ [۶۷] فلما قدمنا ذہبنا لندخل فقال امہلوا حتی ندخل لیلاً ای عشاء لکی تمتشط الشعثۃ وتستحد المغیبۃ ۱۲ متفق علیہ [۶۸] اذا خطب الیکم من ترضون دینہ وخلقہ فزوجوہ ان لا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد عریض ۱۲ ترمذی [۶۹] لم نر للمتحابین مثل النکاح ۱۲ ابن ماجہ [۷۰] ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مؤنۃ ۱۲ بیہقی [۷۱] عن عمر رض قال الا لا تغالوا صدقۃ النساء فانها لو کانت مکرمۃ فی الدنیا وتقوی عند اللہ لکان اولٰکم بها نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احمد و ترمذی [۷۲] لا تباشر المرأۃ فتنعتها لزوجها کانہ ینظر الیہا ۱۲ متفق علیہ

مسئلہ۔ ایک کپڑے میں دو مردوں کا اسی طرح ایک کپڑے میں دو عورتوں کا لیٹنا بالکل نامناسب اور بے غیرتی ہے اور جس طرح مرد کو دوسرے مرد کا ستر دیکھنا گناہ ہے اکثر عورتیں اس کی احتیاط نہیں رکھتیں **مسئلہ** کسی عورت پر اچانک نگاہ پڑ جائے فوراً نگاہ ادھر سے پھیر لو اور اگر اس کا خیال کچھ دل میں رہے تو اپنی بی بی سے فراغت کر لینا چاہیئے اس سے وہ وسوسہ دور ہو جاتا ہے **مسئلہ** اگر کسی عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اگر بن پڑے تو اس کو ایک نگاہ دیکھ لو۔ کبھی بعد نکاح کے اس کی صورت سے نفرت نہ ہو **مسئلہ** بغیر ضرورتِ شدیدہ پیشاب، پائخانہ، مجامعت کے برہنہ مت ہو۔ فرشتوں سے اور اللہ تعالیٰ سے شرم کرنا چاہیئے **مسئلہ** تنہائی میں غیر عورت کے پاس بیٹھنا زہر قاتل ہے اور سخت گناہ ہے۔ اسی طرح اس کے ساتھ سفر کرنا بھی ممنوع ہے آج کل پیروں اور رشتہ داروں

ے۲ لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ ولا یفضی الرجل الی الرجل فی ثوب واحد ولا تفضی المرأۃ فی ثوب واحد ۱۲ مسلم ے۳ عن جریر بن عبد اللہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجاءۃ فامرنی ان اصرف بصری ۱۲ مسلم اذا احدکم اعجبتہ المرأۃ فوقعت فی قلبہ فلیعمد الی امرأتہ فلیواقعھا فان ذلک یرد ما فی نفسہ ۱۲ مسلم ے۴ اذا خطب احدکم المرأۃ فان استطاع ان ینظر الی ما یدعوا لے نکاحھا فلیفعل ۱۲ ابوداؤد ے۵ ایاکم والتعری فان منکم من لا یفارقکم الا عند الغائط وحین یفضی الرجل الی اھلہ فاستحیوھم واکرموھم ۱۲ ترمذی قال فاللہ احق ان یستحیی منہ ۱۲ ترمذی ے۶ لا یخلون رجل بامرأۃ الا کان ثالثھما الشیطان ۱۲ ترمذی ولا تسافرن امرأۃ الا ومعھا محرم ۱۲ متفق علیہ ۱۲

سے اس کی بالکل احتیاط نہیں ہے۔ غیر عورت اس کو کہتے ہیں جس سے نکاح کبھی عمر بھر میں حلال ہو سکے **معاملہ**[۷۷] بلا ضرورت عورت کے لئے منع ہے کہ غیر مرد کو دیکھے اکثر عورتوں کو جھانکنے تانکنے کی عادت ہوتی ہے۔ بڑی واہیات بات ہے **معاملہ**[۷۸] اولاد کا حق ہے کہ اس کا نام اچھا رکھو علم و لیاقت سکھلاؤ۔ جب جوان ہو جاوے نکاح کردو ورنہ اگر اس سے کوئی گناہ ہوگیا تو اس کا وبال تمہاری گردن پر ہوگا۔ اکثر لوگ لڑکیوں کو بٹھلا رکھتے ہیں بڑی بے احتیاطی ہے۔ **معاملہ**[۷۹] اگر کسی جگہ ایک شخص پیغام نکاح بھیج چکا ہے جب تک اس کو جواب نہ مل جاوے یا وہ خود چھوڑ بیٹھے تم پیغام مت دو۔ **معاملہ**[۸۰] اگر کوئی شخص اپنا دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس عورت کو یا اس کے ورثہ کو مناسب نہیں کہ شوہر سے شرط ٹھہرائیں کہ پہلی منکوحہ کو طلاق دیدے۔ جب نکاح کیا جاوے گا اپنی تقدیر پر قانع رہنا چاہئے **معاملہ**[۸۱] نکاح مسجد میں ہونا بہتر ہے تاکہ اعلان بھی خوب ہو اور جگہ بھی برکت کی ہے **معاملہ**[۸۲] رضا میں بڑی احتیاط درکار ہے۔ بدون تحقیق علاقہ رضاع روبرو آجاوے اور جہاں شبہ و شک شرکت رضاع کا بھی ہے نکاح نہ کرے۔ **معاملہ**[۸۳] میاں بی بی کے باہمی معاملات خلوت کا دوست

---

[۷۷] افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ ۱۲ ترمذی [۷۸] من ولد لہ ولد فلیحسن اسمہ وادبہ فاذا بلغ فلیزوجہ فان بلغ ولم یزوجہ فاصاب اثما فانما اثمہ علے ابیہ ۱۲ بیہقی [۷۹] لایخطب الرجل علے خطبۃ اخیہ حتے ینکح او یترک ۱۲ متفق علیہ [۸۰] لاتسأل المرأۃ طلاق اختہا لتستفرغ صحفتہا ولتنکح فان لہا ما قدر لہا ۔ ۱۲ متفق علیہ [۸۱] اعلنوا ہذا النکاح واجعلوہ فی المسجد واضربوا علیہ بالدفوف ۱۲ ترمذی [۸۲] انظرن من اخوانکن ۱۲ متفق علیہ۔ کیف وقد قیل ۱۲ بخاری [۸۳] ان من شر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ الرجل یفضی الی المرأۃ وتفضی الیہ ثم ینشر سرہا ۱۲ مسلم ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

احباب سے یا ساتھیوں، سہیلیوں سے ذکر کرنا خدائے تعالیٰ کو نہایت ناپسند ہے. اکثر دولہا دلہن اس کی پروا نہیں کرتے **معاملہ**[۵۴] ولیمہ مستحب ہے مگر اس میں تکلف و تفاخر نہ کرے. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بی بی کا ولیمہ دو سیر جو سے کیا. حضرت صفیہ کے ولیمہ میں خرما اور پنیر اور گھی کا مالیدہ تھا اور سب سے بڑا ولیمہ حضرت زینبؓ کا تھا کہ ایک بکری ذبح ہوئی اور گوشت روٹی لوگوں کو پیٹ بھر کے کھلائی گئی۔ **معاملہ**[۵۵] بی بی کی کج خلقی پر صبر کرو۔ اس سے عداوت مت کرو اگر ایک بات ناپسند ہوگی دوسری بات پسند آجاوے گی۔ بے ضرورت اس کو مت مارو، اور ضرورت ہو تب بھی زیادہ مت مارو اور منہ پر ہرگز مت مارو آخر رات کو اسی سے پیار اخلاص کرتے۔ شرم بھی آوے گی۔ اس کا دل بہلاتے رہو گالی گلوچ مت کرو. روٹھ کر گھر سے مت نکل جاؤ زیادہ خفگی ہو، دوسری چارپائی پر سو رہو. جب دیکھو کسی طرح نباہ نہیں ہوتا. آزاد کرو۔

---

۵۴ اولم ولو بشاۃ ۱۲ متفق علیہ نہی عن طعام المتباریین ان یوکل ابوداؤد ولم النبی صلے اللہ علیہ وسلم علی بعض نسائہ بمدین من شعیر ۱۲ بخاری۔ امر بالانطاع فبسطت فالقی علیہا التمر والاقط والسمن ۱۲ بخاری ما اولم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی احد من نسائہ ما اولم علے زینب اولم بشاۃ ۱۲ متفق علیہ فاشبع الناس خبزا ولحما ۱۲ بخاری ۵۵ اذا کانت عند الرجل مرأتان فلم یعدل بینہما جاء یوم القیمۃ وشقہ ساقط ۱۲ ترمذی ۵۶ فان استمتعت استمتعت وبہا عوج ۱۲ مسلم لا یجلد احدکم امرأتہ جلد العبد ثم یجامعہا فی آخر الیوم ۱۲ متفق علیہ لا یفرک مومن مومنۃ ان کرہ منہا خلقا رضی منہا آخر ۱۲ مسلم فاقدروا اقدر الجاریۃ الحدیثۃ السن الحریصۃ علی اللہو ۱۲ متفق علیہ ان تطعمہا اذا طعمت وتکسوہا اذا اکتسبت ولا تضرب الوجہ ولا تقبح ولا تہجر الا فی البیت ۱۲ احمد وابن ماجہ عن لقیط ابن صبرۃ قال قلت یا رسول اللہ ان لی امرأۃ فی لسانہا شیئ یعنی البذاء قال طلقہا ۱۲ ابو داؤد ۱۲

معاملہ عورت کو چاہئے کہ خاوند کی اطاعت کرے اس کو خوش رکھے اس کے حکم کو ٹالے نہیں خصوصًا جب وہ ہمبستری کے لئے بلا دے۔ اسکی وسعت سے زیادہ اس سے نان نفقہ طلب نہ کرے اس کے روبرو زبان درازی نہ کرے۔ بلا اجازت اس کے نوافل نہ پڑھے۔ نہ نفل روزہ رکھے اس کا مال بدون اس کی رضا کے کسی کو نہ دے ا نہ خود ضرورت سے زیادہ اٹھا دے بلا اجازت گھر میں کسی کو نہ آنے دے۔ بلا سخت مجبوری کے اپنے متہ سے طلاق نہ مانگے۔ **معاملہ** اگر معمولی طور پر کوئی شخص اپنی بی بی کو مارے اس کی وجہ غیر لوگوں کو دریافت کرنا خلاف تہذیب ہے شاید وہ بات بتلانے کی نہ ہو، مثلاً اس نے ہمبستری سے انکار کیا اور اس پر مارا ہو تو وہ کیا بتلائے گا **معاملہ** بلا ضرورت طلاق مت دو۔ **معاملہ** حیض میں طلاق مت دو۔ کہ شاید بلا ضرورت بوجہ نفرت طبعی کے بسبب حیض

---

۸۸ واطاعت بعلہا فلتدخل من ای ابواب الجنۃ شارت ۱۲ ابونعیم ایما امرأۃ ماتت وزوجہا عنہا راض دخلت الجنۃ ۱۲ ترمذی اذا الرجل دعا زوجتہ لحاجتہ فلتأتہ وان کانت علی التنور ۱۲ ترمذی۔ ہن یحولی کما تری یسالن شفقتہ ۱۲ مسلم ان لی امرأۃ فی لسانہا شیٔ یعنی البذاء ۱۲ ابوداؤد۔ لو کانت سورۃ واحدۃ لکفت الناس وفیہ لا تصوم المرأۃ الا باذن زوجہا ۱۲ ابوداؤد۔ لا تبغیہ خونا فی نفسہا ولا مالہ ۱۲ بیہقی لا تاذن فی بیتہ الا باذنہ ۱۲ ایما امرأۃ سالت زوجہا طلاقا فی غیر ما بأس فحرام علیہا رائحۃ الجنۃ ۱۲ احمد ترمذی ۸۹ لیس منہا من خبب امرأۃ علی زوجہا او عبد علی سیدہ ۱۲ ابوداؤد ۸۹ لا تسأل الرجل فیما ضرب امرأۃ علیہ ۱۲ ابوداؤد ۹۰ ابغض الحلال الی اللہ الطلاق ۱۲ ابوداؤد ۹۱ عن عبداللہ بن عمر انہ طلق امرأۃ لہ وہی حائض فذکر عمر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیغیظ فیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الخ متفق علیہ ۱۲

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

کے دی ہو۔ معاملہ[۹۲] حلالہ کی شرط ٹھیرانا نہایت بے غیرتی کی بات ہے۔ معاملہ[۹۳] محض قرائن سے اپنی بی بی کو بدکار یقین کرلینا یا جو اولاد اس سے ہو اس کی صورت شبہات دیکھ کر کہدینا کہ یہ میری نہیں ہے بہت گناہ ہے معاملہ[۹۴] اگر عورت بدچلن ہو اور اس کا انتظام نہ کرسکے تو اس کو طلاق دیدینا چاہیے لیکن اگر اس سے محبت ہو اور ڈرتا ہو کہ بعد طلاق کے میں بھی اس سے مبتلا ہوجاؤں گا تو نہ چھوڑے مگر حتی الوسع انتظام و انسداد کرنا چاہیئے۔ معاملہ[۹۵] اگر اپنی آنکھ سے عورت کو زنا کراتے دیکھ لیا تو اس کے مار ڈالنے سے خدا کے نزدیک گنہگار نہ ہوگا گو حاکم دنیا بوجہ عدم ثبوت شرعی کے اس سے قصاص لے۔ معاملہ[۹۶] خواہ مخواہ بلا قرینہ بی بی پر بدگمانی کرنا جہالت اور تکبر ہے۔ اور قرائن ہوتے ہوئے چشم پوشی کرنا بے غیرتی و دیوثی ہے معاملہ[۹۷] اگر نکاح کے بارے میں کوئی تم سے مشورہ کرے تو خیر خواہی کی بات یہ ہے کہ اگر اس موقع کی کوئی خرابی تم کو معلوم ہو ظاہر کردو یہ غیبت حرام نہیں ہے اسی طرح جس جگہ تم کو خاص کسی کی برائی کرنا مقصود نہ ہو بلکہ کسی کی خیر خواہی کی ضرورت

---

[۹۲] لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحلل والمحلل لہ ۱۲ دارمی و ابن ماجہ [۹۳] فلعل ہذا عرق نزعہ ولم یرخص لہ فی الانتفاء عنہ ۱۲ متفق علیہ [۹۴] جاء رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لی امرأۃ لاترد یدلامس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم طلقہا فقال احبہا قال امسکہا اذًا ۱۲ ابوداؤد [۹۵] اسمعوا الی مایقول سیدکم انہ لغیور ۱۲ مسلم [۹۶] من الغیرۃ مایحب اللہ ومنہا ما یبغض اللہ فاما التی یحبہا اللہ فی الغیرۃ فی غیر ریبۃ ۱۲ ابوداؤد و نسائی [۹۷] فقال اما ابوالجہم فلایضع عصاہ عن عاتقہ واما معاویۃ فصعلوک لامال لہ انکحی اسامۃ ۱۲ بخاری

سے اس کا عیب بیان کرنا پڑے شرعاً اس کی اجازت ہے بلکہ بعض جگہ واجب ہے۔ معاملہ[۹۸] اگر خاوند باوجود مقدرت کے بوجہ بخل کے بی بی کو بقدر کفایت خرچ نہ دیتا ہو تو بی بی چھپا کرلے سکتی ہے مگر حاجت سے زیادہ فضول خرچی کرنے کو لینا جائز نہیں ہے۔ معاملہ[۹۹] اللہ تعالیٰ اگر مال دے تو اول خویش بعد درویش۔

معاملہ[۱۰۰] سیاسات

اگر کوئی کافر تم کو زخمی کرکے یا کوئی عضو قطع کرکے جب تم بدلہ لینے لگو فوراً کلمہ پڑھ لے یہ سمجھ کر کہ اس نے جان بچانے کو کلمہ پڑھ لیا ہے ہرگز قتل مت کرو۔ اس سے اسلام کے حلم رحم اور حق پرستی کا اندازہ کرلینا چاہیئے معاملہ[۱۰۱] کافر رعایا سے بلا قصور کسی کو قتل کرنا بڑا سخت گناہ ہے۔ بہشت سے دور کردیتا ہے معاملہ[۱۰۲] خودکشی کرنے کی سخت ممانعت ہے کسی طرح ہو۔ معاملہ[۱۰۳] مساجد میں سزا جاری نہ کیجاوے شاید بول و براز خطا ہوجائے۔ معاملہ[۱۰۴] مسلمان کسی کافر ذمی کو قتل کرڈالے وہ اس کے مقابلے میں قتل کیا جاوے گا۔ معاملہ[۱۰۵] اگر لشکر اسلام سے ادنیٰ درجہ کا آدمی بھی لشکر کفار کو امان دیدے تمام اعلیٰ

---

۹۸ فذی ما یکفیک وولدک بالمعروف ۱۲ متفق علیہ ۹۹ اذا اعطی اللہ احدکم خیرا فلیبدأ بنفسہ واہل بیتہ ۱۲ مسلم فان فضل عن اہلک شیٔ فلذی قرابتک فان فضل عن ذی قرابتک شیٔ فہکذا وہکذا ۱۲ مسلم ۱۰۰ عن المقداد انہ قال یا رسول اللہ ارأیت ان لقیت رجلاً من الکفار فاقتتلنا فضرب احدی یدی بالسیف فقطعہا ثم لاذ منی بشجرۃ فقال اسلمت للہ اقتلہ. بعد ان قالہا قال لا تقتلہ الخ متفق علیہ ۱۰۱ من قتل معاہدا لم یرح رائحۃ الجنۃ ۱۲ بخاری ۱۰۲ من قتل نفسہ بشیٔ فی الدنیا عذب بہ یوم القیمۃ ۱۲ متفق علیہ ۱۰۳ لا یقام الحدود فی المساجد ۱۲ ترمذی ۱۰۴ روی عن عبدالرحمن بن سلمانی ان رجلا من المسلمین قتل نفس من اہل

(الذمۃ ۱۲ ابن ماجہ)

ادنیٰ مسلمانوں پر لازم ہو جاوے گا اس کے خلاف کاروائی نہیں کر سکتے البتہ اگر لڑنا ہی مصلحت ہو تو کفار کو جدید اطلاع جاوے کہ ہم اپنے معاہدے کو واپس لیتے ہیں۔ **معاملہ**[۱۰۵] (س) اگر کئی آدمی مل کر ایک آدمی کو قتل کریں سب قتل کئے جاویں گے اور سب گنہگار رہوں گے **معاملہ**[۱۰۶] (س) جو شخص فن طب میں مہارت نہ رکھتا ہو اور اس کی عملی بدتدبیری سے کوئی مرجاوے تو اس سے خون بہا لیا جاوے گا۔ **معاملہ**[۱۰۷] (س) اپنی جان و مال و دین و آبرو کی حفاظت کے لئے لڑنا درست ہے اگر خود مارا گیا شہید ہوگا۔ اگر مقابل مارا گیا اس شخص پر کوئی الزام نہیں۔ **معاملہ**[۱۰۸] لہو لعب کے طور پر کنکریاں اچھالنا، غلّہ چلانا ممنوع ہے۔ مبادا کسی کا دانت آنکھ ٹوٹ پھوٹ جاوے۔ **معاملہ**[۱۰۹] اگر مجمع میں کوئی دھار والی چیز لے کر گذرنے کا اتفاق ہو تو دھار کی جانب چھپا لینا چاہیے کسی کے لگ نہ جاوے **معاملہ**[۱۱۰] دھار دار والی چیز سے کسی کی طرف اشارہ کرنا گو ہنسی ہی میں ہو۔ ممنوع ہے شاید ہاتھ سے چھوٹ کر لگ جاوے۔ **معاملہ**[۱۱۱]

(بقیہ ص۷۵) الذمۃ فرفع ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انا احق من ادنیٰ بذمتہ ثم امر فقتل ۱۲ لمعات ومرقات

۱۰۵ یسعے بذمتہم ادناہم ۱۲ ابوداؤد حاشیہ صفحہ ہذا ۱۰۶ لوان اہل السماء والارض اشترکوا فی دم مومن لاکبہم اللہ فی النار ۱۲ ترمذی وقال عمر لوتمالأ علیہ اہل صنعاء لقتلتہم جمیعا ۱۲ مالک ۱۰۷ من تطبب ولم یعلم منہ طب فہو ضامن ۱۲ ابوداؤد ۱۰۸ ایدع یدہ فی فیک تقضمہا کا لفحل ۱۲ متفق علیہ من قتل دون دمہ فہو شہید متفق علیہ قال ارأیت ان قتلت قال ہو فی النار ۱۲ مسلم من قتل دون دینہ فہو شہید ومن قتل دون دمہ فہو شہید ومن قتل دون مالہ فہو شہید ومن قتل دون اہلہ فہو شہید ۱۲ ترمذی ۱۰۹ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہی عن الخذف وقال انہ لا یصاد بہ صید ولا ینکا بہ عدو ولکنہا قد تکسر السن وتفقأ العین ۱۲ متفق علیہ ۱۱۰ اذا مر احدکم فی مسجدنا وسوقنا ومعہ نبل فلیمسک علی نصالہا ان یصیب احدًا من المسلمین منہا شیئ ۱۲ متفق علیہ ۱۱۱ لا یشیر احد علی اخیہ بالسلاح فانہ لا یدری لعل الشیطان ینزع فی یدہ فیقع فی حفرۃ من النار ۱۲ متفق علیہ ۱۲

معاملہ ایسی وحشیانہ سزا جس کی برداشت نہ ہو سکے جیسے دھوپ میں کھڑا کرکے تیل چھوڑنا ہنٹروں سے بیدرد ہو کر بے حد مارنا نہایت گناہ ہے۔ معاملہ تلوار چاقو کھلا ہوا کسی کے ہاتھ میں مت دو دیا تو بند کرکے دو یا زمین پر رکھ دو دوسرا شخص اپنے ہاتھ سے اٹھا لے۔ معاملہ کسی آدمی یا جانور کو آگ سے جلانا جائز نہیں معاملہ واجب القتل کو ہاتھ پاؤں کاٹ کر چھوڑ کہ تڑپ تڑپ کر مر جاوے درست نہیں۔ معاملہ پرندوں کے بچوں کو گھونسلوں سے نکال لانا کہ ان کے ماں باپ بیقرار ہوں درست نہیں معاملہ جس کے جادو سے لوگوں کو ضرر پہنچتا ہے اور وہ باز نہیں آتا وہ گردن زدنی کے لائق ہے معاملہ جو مجرم زنا اقراری ہو حتی الامکان اسکو ٹال دینا چاہیئے۔ جب وہ برابر اپنے اقرار پر جما رہے اور چار بار اقرار کرے اس وقت سزا جاری کی جاوے۔ معاملہ اگر ایسا اقراری مجرم اثنائے سزا میں اپنے اقرار واپس لے چھوڑ دینا چاہیئے۔ معاملہ اگر حاملہ عورت پر جرم

---

۱۲ ان ہشام بن حکیم مر بالشام علی اناس من الانباط وقد اقیموا فی الشمس وصب علی رؤسہم الزیت فقال ما ہذا فقیل یعذبون فی الخراج فقال ہشام اشہد سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ یعذب للذین یعذبون الناس فی الدنیا ۱۲ مسلم۔ تری قوماً فی ایدیہم مثل اذناب البقر ۱۲ مسلم ۱۳ نہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان العاطی السیف مسلولاً ۱۲ ترمذی ۱۴ ان النار یعذب بہا الا اللہ ۱۲ بخاری ۱۵ کان رجل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحثنا علے الصدقۃ وینہانا عن المثلۃ ۱۲ ابوداؤد ۱۶ فرأینا حمرۃ معہا فرخان فاخذنا فرخیہا فجاءت الحمرۃ فجعلت تفرش فجاء النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال من فجع ہذہ بولدہا ردوہا الیہا ۱۲ ابوداؤد ۱۷ حد الساحر ضربہ بالسیف ترمذی ۱۸ فاعرض عنہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فلما شہد اربع شہادات دعاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابک جنون قال لا فقال احصنت قال نعم یا ۱۲

زنا ثابت ہو، جب تک بچہ نہ جن لے اور اگر کوئی دوسری دودھ پلانے والی نہ ہو تو جب تک دودھ نہ چھوٹ جاوے اس وقت تک سنگسار نہ ہوگی۔

معاملہ[۱۲۱] سزا پانے کے بعد مجرم کو طعن و تشنیع و تحقیر کرنا بہت بُرا ہے **معاملہ**[۱۲۲] جو زانی مستحق تازیانہ ہو اور بوجہ مرض کے سزا دینے میں مرجانے کا احتمال ہو تو صحت تک سزا موقوف رکھی جاوئے **معاملہ**[۱۲۳] سزائیں دو قسم کی ہیں ایک معین، دوسری مفوض برائے حاکم اول کو حد، دوسری کو تعزیر کہتے ہیں۔ حدود میں شریف رذیل، وجیہہ ذلیل سب برابر ہیں اس میں کسی کی رعایت نہیں۔ تعزیر میں شریف وجیہہ آدمی سے چشم پوشی مناسب ہے اور صرف فہمائش کافی ہے۔ **معاملہ**[۱۲۴] جھوٹے مقدمے کی یا جس کا سچا جھوٹا ہونا معلوم نہ ہو اس کی پیروی کرنا یا کسی قسم کی اعانت کرنا ممنوع ہے۔

معاملہ[۱۲۵] شراب کا استعمال دوا میں بھی ممنوع ہے **معاملہ**[۱۲۶] چونکہ نشہ والی چیزوں کی خاصیت ہے کہ تھوڑی سے زیادہ ہو جاتی ہے اس لئے اس کے تھوڑے استعمال سے بھی ممانعت کی گئی۔

سطر ۱۲۱ فلیجلدہا الحد ولا یثرب علیہا ۱۲ متفق علیہ سطر ۱۲۲ عن علی رض فخشیت ان انا جلدتہا ان اقتلہا فذکرت ذلک النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال احسنت ۱۲ مسلم سطر ۱۲۳ ہلک الذین قبلکم انہم کانوا اذا سرق فیہم الشریف ترکوہ واذا سرق فیہم الضعیف اقاموا علیہ الحد متفق علیہ ذوی الہیئات عثراتہم لاالحدود ۱۲ ابوداؤد سطر ۱۲۴ من اعان فی خصومۃ لا یدری احق ام باطل فہو فی سخط اللہ حتی ینزع ۱۲ بیہقی سطر ۱۲۵ ان طارق بن سوید سأل النبی صلے اللہ علیہ وسلم عن الخمر فنہا فقال انہا اصنعہا للدواء فقال انہ لیس بدواء ولکنہ داء ۱۲ مسلم سطر ۱۲۶ ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام ۱۲ ترمذی۔ اللہم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ۔ آمین ۰

حکومت و انتظام ملکی

معاملہ جو شخص خود حکومت کی درخواست کرے وہ قابل حکومت نہیں وہ خود غرض ہے۔ جو اس سے بھاگتا ہو وہ زیادہ عدل کرے گا۔ اس کو حکومت دینا سزاوار ہے معاملہ سلطان کی اہانت کی اجازت نہیں معاملہ حکام کو بھی حکم ہے کہ رعایا سے نرم برتاؤ کریں۔ سختی نہ کریں۔
معاملہ حکام کے پاس جاکر ان کی خوشامد سے ان کی ہاں میں ہاں ملانا ان کو ظلم کے طریقے تبلانا اس میں اعانت کرنا سخت مذموم ہے معاملہ حق بات کہدینے میں حکام سے مت دبو۔ معاملہ حکام کو مناسب نہیں کہ رعایا کے عیوب و جرائم کا بلاضرورت تجسس کرے۔ ع

کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود

معاملہ۔ بلا قصور کسی کو گھور کر دیکھنا جس سے وہ ڈر جاوے جائز نہیں
معاملہ اگر حکام ظلم کرنے لگیں ان کو برا مت کہو، سمجھ جاؤ کہ ہم سے حاکم

سنہ ۱۲۷ انا واللہ لا تولی علی ہذا العمل احد لسانہ ولا احدا حرص علیہ ۱۲ متفق علیہ تجدون من خیر الناس اشدہم کراہیۃ لہذا الامر حتے یقع فیہ ۱۲ متفق علیہ سنہ ۱۲۸ من اہان سلطان اللہ فی الارض اہانہ اللہ ۱۲ ترمذی سنہ ۱۲۹ ان شر الرعاء الحطمۃ ۱۲ ترمذی سنہ ۱۳۰ امراء یکونون من بعدی من دخل علیہم فصدقہم بکذبہم واعانہم علی ظلمہم فلیسوا منی ولست منہم ولن یردوا علی الحوض ۱۲ ترمذی سنہ ۱۳۱ افضل الجہاد من قال کلمۃ حق عند سلطان جائر ۱۲ ترمذی سنہ ۱۳۲ ان الامیر اذا ابتغی الریبۃ فی الناس افسدہم ۱۲ ابوداؤد سنہ ۱۳۳ من نظر الی اخیہ نظرۃ یخیفہ اخافہ اللہ یوم القیمۃ ۱۲ بیہقی سنہ ۱۳۴ فلا تشغلوا انفسکم بالدعاء علی الملوک ولکن اشغلوا انفسکم بالذکر والتضرع کے انفیکم ۱۲ ابونعیم ۱۲

حقیقی کی نافرمانی ہوتی ہے یہ اس کی سزا ہے اپنی حالت درست کرلو اللہ تعالیٰ حکام کے قلوب کو نرم کر دیں گے **معاملہ**[۱۳۵] حاکم کا ایسی جگہ بیٹھنا جہاں نہ حاجتمند جا سکے نہ کسی ذریعہ سے اپنی فریاد وہاں پہنچا سکے جائز نہیں **معاملہ**[۱۳۶] غصے کی حالت میں حواس درست نہیں رہتے اس وقت مقدمہ فیصل کرنا نہ چاہئے۔ **معاملہ**[۱۳۷] رشوت لینے کی سخت ممانعت ہے گو ہدیہ کے طور پر ہو۔ **معاملہ**[۱۳۸] جھوٹا دعویٰ جھوٹی گواہی، جھوٹی قسم، جھوٹا انکار کسی کے حق کا یہ سب گناہ ہے **معاملہ**[۱۳۹] اپنا حق ثابت کرنے کیلئے کوشش کرنا کوئی بری بات نہیں. بلکہ اس میں کاہلی کی راہ سے بیٹھ رہنا کم ہمتی قرار دی گئی ہے۔ اور باوجود کوشش کرنے کے ناکامی ہو اس کا زیادہ غم کرنا بھی برا ہے۔ سمجھ لے کہ حاکم حقیقی کو یہی منظور تھا۔ **معاملہ**[۱۴۰] قوی شبہ میں حوالات کر دینے کی اجازت ہے۔ **معاملہ**[۱۴۱] سواری اور نشانہ بازی کا حکم ہے **معاملہ**[۱۴۲] گھوڑے کے دم کے بال اور ایال اور پیشانی کے بال مت کاٹو۔ دم کے بال سے مکھی اڑاتا ہے، ایال سے اس کو گرمی پہنچتی ہے پیشانی کے بالوں میں برکت ہے۔

---

۱۳۵ من ولاه اللہ شیئاً من امر المسلمین فاحتجب دون حاجتہم وخلتہم وفقرہم احتجب اللہ دون حاجتہ وخلتہ وفقرہ ۱۲ ابو داؤد ۱۳۶ لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی ۱۲ ابو داؤد و من شفع لاحد شفاعۃ فاہدی لہ ہدیۃ علیہا فقبلہا فقد اتی باباً عظیماً من ابواب الربوا ۱۲ ابو داؤد ۱۳۸ من ادعی ما لیس لہ فلیس منا ولیتبوأ مقعدہ من النار ۱۲ مسلم عدلت شہادۃ الزور بالاشراک باللہ ابو داؤد من اقتطع حق امرء مسلم بیمینہ فقد اوجب اللہ لہ النار وحرم علیہ الجنۃ ۱۲ مسلم ۱۳۹ ان اللہ تعالیٰ یلوم علی العجز. ولکن علیک الکیس فاذا غلبک امر فقل حسبی اللہ ونعم الوکیل ۱۲ ابو داؤد ۱۴۰ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حبس رجلاً فی تہمۃ ۱۲ ۱۴۱ ارموا وارکبوا ۱۲ ترمذی۔ ۱۴۲ لا تقصوا نواصی الخیل ولا معارفہا ولا اذنابہا فان اذنابہا مذابہا ومعارفہا دفاؤہا ونواصیہا معقود فیہا الخیر ۱۲ ابو داؤد ۱۲

سفر

معاملہ[۱۴۳]:- راہ میں سواری کے جانور کو کہیں کہیں گھاس چرنے چھوڑ دیا کرو اور اگر خشکی کا زمانہ ہو اور گھاس نہ ہو تو راہ میں حرج مت کرو. جلدی منزل پر پہنچکر اس کے کھانے پینے کا انتظام کرو۔ اور جہاں ٹھیرنا ہو سڑک کو چھوڑکر ٹھیرو معاملہ[۱۴۴] جہاں تک ممکن ہو سفر تنہا مت کرو. معاملہ[۱۴۵] جب کام ہو چکے جلدی اپنے ٹھکانے آجاؤ. خواہ مخواہ سفر میں بے آرام مت رہو معاملہ[۱۴۶] شب کے سفر میں منزل جلدی کٹتی ہے. معاملہ[۱۴۷] سفر میں مصلحت یہ ہے کہ رفیقوں میں سے ایک کو اپنا سردار بنالیں. شاید باہم کچھ تکرار اختلاف ہو جاوے تو فیصلہ آسان ہو. معاملہ[۱۴۸]:- سالار قافلہ کو چاہیئے تمام مجمع کا خیال رکھے کوئی چھوٹ تو نہیں گیا کسی کو سواری وغیرہ کی تکلیف تو نہیں ہے معاملہ[۱۴۹] قافلہ جب منزل پر اترے تو متفرق نہ اترے. سب قریب قریب مل کر ٹھیریں اگر کسی پر آفت آوے دوسرے مدد تو کرسکیں. معاملہ[۱۵۰] اگر بوجہ قلت سواریوں

---

۱۴۳ اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل من الارض اذا سافرتم فی السنۃ فرعوا علیہا بسیرہا فاذا عرستم باللیل فاجتنبوا الطریق فانہا طرق الدواب ماوی الھوام باللیل ۱۲ مسلم ۱۴۴ لو یعلم الناس ما فی الوحدۃ ما اعلم ما سار راکب بلیل واحدۃ ۱۲ بخاری ۱۴۵ السفر قطعۃ من العذاب یمنع احدکم نومہ وطعامہ وشرابہ فاذا قضی نہمتہ من وجہہ فلیعجل الی اہلہ ۱۲ متفق علیہ ۱۴۶ علیکم بالدلجۃ فان الارض تطوی باللیل ۱۲ ابوداؤد ۱۴۷ اذا کان ثلثۃ فی سفر فلیؤمروا احدہم ۱۲ ابوداؤد ۱۴۸ عن جابر رض قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخلف فی المسیر فیزجی الضعیف ویردف ویدعو لہم ۱۲ ابوداؤد ۱۴۹ ان تفرقکم فی ہذہ الشعاب والاودیۃ انما ذلکم من الشیطان ۱۲ ابوداؤد ۱۲ ۱۵۰ کنا یوم بدر کل ثلثۃ علی بعیر فکان ابو لبابۃ وعلی ابن طالب زمیلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فکانت اذا جاءت عقبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالا نحن نمشی عنک قال ما انتما باقوی منی وانا باغنی من الاجر منکما ۱۲ شرح السنۃ

کے ہمراہیوں میں باری مقرر ہو تو سب کو انصاف کی رعایت ضروری ہے اپنے کو ترجیح نہ دے۔ قاعدہ مقررہ کے موافق سب کو عملدرآمد ضرور ہے گو سردار ہی کیوں نہ ہو۔ معاملہ[۱۵۱]:۔ اگر چلتے چلتے کوئی بات چیت کرنے کیلئے زیادہ ٹھیرنا ہو تو سواری سے اتر جانا چاہیئے۔ اس پر بیٹھے بیٹھے گھنٹوں نہ باتیں کرتے رہیں۔ اس میں جانور کو تکلیف ہوتی ہے سواری قطع مسافت کے لئے موضوع ہے۔ معاملہ[۱۵۲]:۔ جب منزل پر پہنچو دوسرا کام پیچھے کرو۔ پہلے جانور پر سے اسباب زین وغیرہ جدا کرو۔ معاملہ[۱۵۳]: اگر اللہ تعالیٰ فراغت کی سواری دے تو پیادہ چلنے والوں کو اس پر سوار کر دو۔ یہ نہیں کہ ان کے پاؤں میں تو چھالے پڑ جاویں اور تم نام آوری کے لئے ان کو کوتل لے چلو۔ معاملہ[۱۵۴]: جب مقابلہ غنیم کیلئے سفر کرنا ہو حتی الامکان اس کے پوشیدہ کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ لیکن اظہار میں مصلحت ہو تو اظہار کر دینا چاہیئے معاملہ[۱۵۵] جو لوگ لڑنے کے قابل نہیں یا ان کو لڑنا منظور نہیں۔ جیسے بچہ، عورت، بڈھا، مزدور، خدمتگار عالم، درویش کفار کا ان کو مقاتلہ میں قتل کرنا منع ہے۔ معاملہ[۱۵۶] دشمن کو

---

[۱۵۱] لاتتخذوا ظہور دوابکم منابر فان اللہ تعالیٰ انما سخرہا لکم لتبلغکم الی بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق وجعل لکم الارض فاقضوا حاجتکم ۱۲ ابوداؤد [۱۵۲] عن انس قال کنا اذا نزلنا منزلا لانسبح حتے نحل الرحال ۱۲ ابوداؤد [۱۵۳] من کان معہ فضل ظہر فلیعد بہ علی من لا ظہر لہ ۱۲ مسلم فاما اہل الشیاطین فقد رایتہا یخرج احدکم بنجیبات معہ قد اسمنہا فلا یعلوا بعیرا منہا ویمر باخیہ قد انقطع بہ فلا یحملہ ۱۲ ابوداؤد [۱۵۴] لم یکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یرید غزوۃ الا ورّی بغیرہا حتی کانت تلک الغزوۃ تبوک الی قولہ فجلے للمسلمین امرہم لیتاہبوا اہبۃ غزوہم ۱۲ بخاری [۱۵۵] فقال قل لخالد لاتقتل امراۃ ولا عسیفا ۱۲ ابوداؤد فلا تقتلوا شیخا فانیا ولا طفلا صغیرا ولا امراۃ ۱۲ ابوداؤد [۱۵۶] من آمن رجلا علی نفسہ فقتلہ اعطی لواء الغدر یوم القیمۃ ۱۲ شرح السنۃ۔

امن دیگر بدعہدی کرنا بہت ہی بڑا گناہ ہے معاملہ [١٥٧] ایلچی کو کبھی قتل نہ کرنا
چاہیئے. معاملہ [١٥٨] اخفائے واردات جرم ہے معاملہ [١٥٩] جو شخص کافر رعایا پر
ظلم کرے یا اس کے حقوق میں کمی کرے یا اس کو بے موقع تکلیف دے۔ یا
اس کی ناراضی سے اس کی چیز لی جاوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قیامت میں اس پر دعوی دائر فرمائیں گے۔ معاملہ [١٦٠] اگر جانور ذبح کرتا
ہو تو چھری خوب تیز کرو۔ اس کو ترسا کر مت مارو. گلا گھونٹنے میں جانور کو
کس درجہ اذیت ہوتی ہے. اللہ تعالی نے اس کو حرام فرمایا ہے۔

معاملہ [١٦١] کتا ایذا پہنچانے والا جانور ہے. غریب پردیسی کی کس طرح ٹانگ
لیتا ہے اور اس میں ایک خصلت ایسی بری ہے کہ قومی ہمدردی نہیں. اپنی
ہم جنس کو دیکھ کر کس قدر ناراض ہوتا ہے۔ اس وجہ سے بلا ضرورت اس
کا پالنا ممنوع قرار دیا گیا ہے معاملہ [١٦٢] جانوروں کو باہم لڑانا جیسے مرغوں
بکروں کو لڑاتے ہیں ممنوع کیا گیا۔ معاملہ [١٦٣] اکثر اوقات شکار میں مشغول
رہنا آدمی کو بیکار اور بدعقل کر دیتا ہے اپنے ضروری کاموں سے جاتا رہتا ہے

---

[١٥٧] لو كنت قاتلا رسولا لقتلتكما قال عبد الله فمضت السنة ان الرسول لا يقتل ١٢ احمد [١٥٨] من يكتم غالا فانه مثله ١٢ ابو داؤد [١٥٩] الا من ظلم معاهدا او انتقصه او كلفه فوق طاقته او اخذ منه شيئا بغير طيب نفس ١٢ [١٦٠] واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته ١٢ مسلم [١٦١] من اقتنى كلبا الا كلب ماشية او ضار نقص من عمله كل يوم قيراطان ١٢ متفق عليه [١٦٢] نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التحريش بين البهائم ١٢ ترمذی [١٦٣] من اتبع الصيد غفل ١٢ ترمذی

آداب معاشرت و خورد و نوش

ادب[۱]۔ اگر سالن میں مکھی گر پڑے تو اس کو غوطہ دے کر پھینک دو پھر اگر دل چاہے تو کھانا کھاؤ کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری دوسرے میں شفا ہے۔ زہریلے بازو کو اول ڈالتی ہے۔ دوسرے بازو کے ڈالنے سے اس کا تدارک ہو جاویگا۔ ادب[۲] بسم اللہ کر کے کھانا شروع کرو۔ اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ البتہ اگر اس برتن میں کھانے کی چیز مثلاً کسی طرح کا پھل، میوہ، شیرینی اس وقت جو مرغوب ہو جس طرف سے چاہو اٹھالو۔ ادب[۳] جس چیز میں سب انگلیاں نہ لگانی پڑیں اس کو تین انگلی سے کھاؤ اور انگلیاں چاٹ لیا کرو۔ اور برتن میں اگر سالن بچے تو اس کو بھی صاف کر لیا کرو۔ اس سے برکت ہوتی ہے۔ ادب[۴] اگر ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر گر جائے اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھالو۔ تکبر مت کرو یہ سرکاری نعمت ہے ہر شخص کو نصیب نہیں ہوتی۔ ادب[۵]:۔ کھانا تواضع کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤ متکبروں کی طرح تکیہ لگا کر مت کھاؤ ادب[۶] اگر کھانا کم ہے اور آدمی

---

[۱] اذا وقع الذباب فی اناء احدکم فلیغمسہ کلہ ثم لیطرحہ فان فی احد جناحیہ شفاء وفی الآخر داء ۱۲ بخاری
[۲] بسم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک ۱۲ متفق علیہ یا عکراش کل من حیث شئت فانہ غیر لون واحد ۱۲ ترمذی
[۳] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل بثلاثۃ اصابع ویلعق یدہ قبل ان یمسحہا ۱۲ مسلم ان النبی امر بلعق الاصابع والصحفۃ وقال انکم لاتدرون فی آیۃ البرکۃ ۱۲ مسلم۔ فاذا سقط من احدکم اللقمۃ فلیمط ما کان بہا من اذی ثم لیاکلہا ۱۲ مسلم [۵] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا اکل متکئا ۱۲ بخاری [۶] طعام الواحد یکفی الاثنین یکفی الاربعۃ یکفی الثمانیۃ ۱۲ مسلم ۱۲

زیادہ ہیں سب آدھا آدھا پیٹ کھالو۔ یہ نہیں ایک تو سیر ہو کر کھاوے دوسرا پیٹ پیٹتا پھرے ادب[۷] کھجور انگور مٹھائی وغیرہ اس قسم کی چیزیں اگر کئی آدمی مل کر کھاویں تو ہر شخص ایک ایک دانہ اٹھاوے۔ دو دو ایک دم سے لینا بے تمیزی اور حرص کی دلیل ہے۔ ادب[۸] پیاز لہسن خام یا اور کوئی بدبودار چیز کھا کر مجمع میں مت جاؤ۔ لوگوں کو تکلیف ہوگی ادب[۹]:۔ جنس روزانہ ناپ تول کر پکاؤ۔ زنان ہند کی طرح اندھا دھند مت اٹھاؤ کہ آٹھ دن کی جنس چار ہی دن میں تمام ہو جاوے لیکن بچے ہوئے کو مت ناپو تولو۔ اس میں بے برکتی ہوتی ہے۔ ادب[۱۰] کھانے سے فارغ ہو کر اپنے رزاق کا شکر بجا لاؤ۔ اسی طرح پانی پینے کے بعد۔ ادب[۱۱] کھانے کے قبل اور بعد بھی ہاتھ دھوؤ کلی کرو۔ ادب[۱۲]:۔ بہت جلتا کھانا مت کھاؤ اس سے نقصان ہوتا ہے ادب[۱۳]:۔ مہمان کی خاطر واشت و مدارات کرو۔ ایک روز کسی قدر تکلف کا کھلا دو۔ تین دن تک اس کا حق مہمانی ہے۔ مہمان کو زیبا نہیں کہ میزبان کے گھر جم ہی جاوے کہ وہ تنگ آجاوے ادب[۱۴] کھانا سب مل کر

ف۷ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرن الرجل من التمرتین حتی یستاذن اصحابہ ۱۲ متفق علیہ ف۸ من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا ۱۲ متفق علیہ ف۹ کیلوا طعامکم یبارک لکم فیہ ۱۲ البخاری عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی آخرہا قالت فکلتہ ففنی ۱۲ ف۱۰ ان اللہ تعالی لیرضی عن العبد یاکل الاکلۃ فیحمدہ علیہا ویشرب الشربۃ فیحمدہ علیہا ۱۲ مسلم ف۱۱ برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ ۱۲ ترمذی ف۱۲ عن اسماء بنت ابی بکر انہا کانت اذا اتیت بثرید امرت بہ فقطی حتی تذہب فورۃ دخانہ وتقول انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ہو اعظم للبرکۃ ۱۲ دارمی ف۱۳ من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم ولیلۃ والضیافۃ ثلثۃ ایام فما بعد ذلک فہو صدقۃ ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ ۱۲ متفق علیہ ف۱۴ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا ناکل ولا نشبع قال فلعلکم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا علی طعامکم واذکروا اسم اللہ تبارک لکم فیہ ۱۲ ابو داؤد ۱۲

کھاؤ اس میں برکت ہوتی ہے۔ **ادب**[۱۵] جب کھانا کھا چکو تو پہلے دسترخوان اٹھوادو خود اس کو چھوڑ کر اٹھنا خلاف ادب ہے اور اگر اپنے ساتھی سے پہلے کھا چکو تب بھی اس کا ساتھ دو۔ تھوڑا تھوڑا کھاتے رہو۔ کہیں تمہارے اٹھنے سے وہ بھوکا نہ اٹھ کھڑا ہو اور اگر کسی وجہ سے اٹھنا ہی ضرور ہے تو اس سے عذر کردو۔ **ادب**[۱۶] مہمان کو گھر کے دروازے تک پہنچانا سنت ہے **ادب**[۱۷] پانی ایک سانس میں مت پیو، تین سانس میں پیو، اور سانس لینے کے وقت برتن منہ سے جدا کرلو۔ اور پانی بسم اللہ کہہ کر پیو، اور پی کر الحمد للہ کہو۔ **ادب**[۱۸]:۔ مشک سے منہ لگا کر پانی مت پیو۔ اسی طرح جو برتن ایسا ہو، جس سے دفعتًا زیادہ پانی آجانے کا احتمال ہے یا اندیشہ ہے کہ اس میں سے کوئی سانپ بچھو نہ آجاوے **ادب**[۱۹]:۔ بلا ضرورت کھڑے ہو کر پانی مت پیو **ادب**[۲۰]:۔ چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے **ادب**[۲۱] پانی پی کر اگر دوسروں کو بھی دینا ہو تو داہنے والے کو پہلے دو پھر اپنے داہنے والے کو۔ اسی طرح دور ختم ہونا چاہیئے **ادب**[۲۲]:۔ کنارہ ٹوٹے

---

[۱۵] اذا وضعت المائدۃ فلا یقوم رجل حتی ترفع المائدۃ ولا یرفع یدہ وان شبع حتے یفرغ القوم ولیعذر فان ذلک یخجل جلیسہ فیقبض وعسی ان یکون لہ فی الطعام حاجۃ ۱۲ ابن ماجۃ [۱۶] من السنۃ ان یخرج الرجل مع ضیفہ الی باب الدار ۱۲ ابن ماجہ [۱۷] لا تشربوا واحدًا کشرب البعیر ولکن اشربوا مثنی وثلث وسموا اذا انتم شربتم واحمدوا اذا انتم رفعتم ۱۲ ترمذی نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتنفس فی الاناء ۱۲ ابوداؤد [۱۸] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من فی السقاء ۱۲ متفق علیہ [۱۹] نہی ان یشرب الرجل قائما ۱۲ مسلم [۲۰] ولا تشربوا فی آنیۃ الذہب والفضۃ ولا تاکلوا فی صحافہا ۱۲ متفق علیہ [۲۱] الایمنون الایمنون الا فیمنوا ۱۲ متفق علیہ [۲۲] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من ثلمۃ القدح ۱۲ ابوداؤد ۱۲

برتن سے ٹوٹن کی طرف سے پانی مت پیو ادب[۲۳]:۔ شام کے وقت بچوں کو باہر مت نکلنے دو۔ اور شب کو بسم اللہ کہہ کے دروازے بند کرلو اور بسم اللہ کرکے برتنوں کو ڈھانک دو اور چراغ سوتے وقت گل کردو۔ ادب[۲۴]:۔ کھانے پینے کی چیز کسی کے پاس لیجاؤ تو ڈھانک کر لیجاؤ۔ ادب[۲۵] سوتے وقت آگ کھلی مت چھوڑو بجھادو۔ یا اچھی طرح دبادو۔

پوشش و زینت

ادب[۲۶]:۔ مردوں کو ٹخنوں سے نیچے کرتا یا پائجامہ یا لنگی پہننا ممنوع ہے اسی طرح حریر یا زری کپڑا پہننا ممنوع ہے۔ البتہ چار انگشت چوڑی گوٹ بیل وغیرہ جائز ہے۔ اس سے زیادہ ممنوع ہے۔ ادب[۲۷] ایک جوتی پہن کر مت چلو۔ سر سے پاؤں تک ایک کپڑے کے اندر مت لپٹ جاؤ کہ چلنے میں یا جلدی سے ہاتھ نکالنے میں تکلیف ہو جس طرح بعضے موسم سردی میں رزائی میں لپٹ جاتے ہیں۔ ایسی وضع سے کپڑا مت پہنو کہ اُٹھتے بیٹھتے ستر کھل جاوے ادب[۲۸]: کپڑا داہنی طرف سے پہننا شروع کرو۔ مثلاً

ے۲۳ خمروا الآنیۃ واوکوا الاسقیۃ واجیفوا الابواب واکفتوا صبیانکم عند المسا فان للجن انتشارا وخطفۃ والطفئوا المصابیح عند الرقاد ۱۲ البخاری ے۲۴ جاء ابو حمید رجل من الانصار من البقیع باناء من اللبن الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الاخمرتہ ولو ان تعرض علیہ عودا ۱۲ متفق علیہ ے۲۵ لاتترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون ۱۲ متفق علیہ ے۲۶ من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ ۱۲ متفق علیہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الحریر الا موضع اصبعین او ثلث او اربع ۱۲ مسلم وعن اللبس المذہب الا مقطعا ۱۲ ے۲۷ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاکل الرجل بشمالہ او یمشی فی نعل واحدۃ ان یشتمل الصماء او یحتبی فی ثوب واحد کاشفا من فرجہ ۱۲ مسلم ے۲۸ کان رسول

داہنی آستین پہلے پہنو علی ہذا۔ ادب[۲۹]:۔ کپڑا پہن کر اپنے مولیٰ کا اس طرح شکریہ ادا کرنے سے بہت سے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔ ادب[۳۰]:۔ امیروں کے پاس زیادہ بیٹھنے سے دنیا کی ہوس بڑھتی ہے عمدہ پوشاک کی فکر ہوتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جب تک کپڑے میں پیوند نہ لگ جاوے اس کو پرانا نہ سمجھے۔ ادب[۳۱]:۔ کپڑے میں نہ اس قدر زینت واہتمام کرے کہ انگشت نما ہونے لگے کہ ریا اور تکبر ہے اور نہ بالکل بدحیثیت میلا کچیلا رہے کہ نعمت کی ناشکری ہے سادگی کے ساتھ توسط رکھے ادب[۳۲]:۔ اپنی وضع چھوڑ کر دوسری قوموں کی وضع و پوشش سے ایسی نفرت ہونی چاہئے جیسا کہ مرد کو انگیا لہنگے کے پہننے سے جو کہ عورتوں کی وضع ہے۔ ادب[۳۳]: عورت کو باریک کپڑا پہننا گویا ننگا پھرنا ہے۔ ادب[۳۴]:۔ اگر تانا ریشم کا اور بانا سوت کا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ ادب[۳۵]:۔ مرد کو سونے کی انگشتری پہننا حرام ہے۔ البتہ چاندی کی انگشتری کا مضائقہ نہیں مگر ساڑھے چار ماشہ سے کم ہونا چاہئے

---

[۲۹] وان لبس ثوبا فقال الحمد للّٰہ الذی کسانی ہذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ۱۲ ابوداؤد [۳۰] ایاک ومجالسۃ الاغنیاء ولا تستخلقی ثوبا حتی ترقعیہ ۱۲ ترمذی [۳۱] ان البذاذۃ من الایمان ۱۲ ابوداؤد من لبس ثوب شہرۃ فی الدنیا البسہ اللّٰہ ثوب مذلۃ یوم القیمۃ ۱۲ احمد وابن ماجہ ان اللّٰہ یحب ان یری اثر نعمتہ علی عبدہ ۱۲ ترمذی [۳۲] من تشبہ بقوم فھو منھم ۱۲ احمد وابوداؤد [۳۳] ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وعلیہا ثیاب رقاق فاعرض عنہا ۱۲ ابوداؤد [۳۴] عن ابن عباس قال انما نہی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الثوب المصمت من الحریر فاما العلم وسدا الثوب فلا باس بہ ۱۲ ابوداؤد [۳۵] وعن تختم الذہب ۱۲ مسلم قال من ورق ولا تتمہ مثقالا ۱۲ ترمذی

ادب ۳۶: بجتا زیور جیسے گھنگرو وغیرہ پہننا ممنوع ہے۔ ادب ۳۷: جوتے کئی کئی جوڑے رکھا کرو۔ اس میں بہت سی مصلحتیں ہیں داہنے پاؤں میں اوّل پہنو اور اتارنے میں پہلے بائیں سے اتارو۔ ادب ۳۸: جوتا پہننے میں اگر ہاتھ سے کام لینا پڑے مثلاً تنگ ہے یا تسمہ وغیرہ باندھنا ہے تو کھڑے ہوکر مت پہنو۔ ادب ۳۹: جہاں جوتہ چوری جانے کا ڈر ہو تو اٹھا کر اپنے پاس رکھو۔ ادب ۴۰: یہ چیزیں فطرتِ سلیمہ کا مقتضا ہیں۔ ختنہ کرنا، زیر ناف کے بال لینا، لبیں کتانا، ناخن کٹانا، بغل کے بال لینا، اور چالیس روز سے زیادہ بال و ناخن کو چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ ادب ۴۱: سفید بالوں کو خضاب کرنا مستحب ہے مگر سیاہ خضاب سے ممانعت آئی ہے۔ ادب ۴۲: مردوں کو عورتوں کا لباس اور عورتوں کو مردوں کا لباس اور شکل وصورت بنانا حرام ہے ادب ۴۳: کسی کے بال ملاکر اپنے بال بڑھانا اور بدن گودنا حرام ہے اور موجب لعنت ہے۔ ریشم اور زعفران کا رنگا کپڑا پہننا مرد کے لئے ممنوع ہے۔ ادب ۴۴: داڑھی

---

۳۶ عن ابن الزبیر ان مولاۃ لہم ذہبت بابنۃ الزبیر الی عمر بن الخطاب وفی رجلہا اجراس فقطعہا عمر وقال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مع کل جرس شیطان ۱۲ ابوداؤد ۳۷ استکثروا من النعال ۱۲ مسلم اذا انتعل احدکم فلیبدأ بالیمنی واذا نزع فلیبدأ بالشمال ۱۲ متفق علیہ ۳۸ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتعل الرجل قائما ۱۲ ابوداؤد ۳۹ عن ابن عباس قال من السنۃ اذا جلس الرجل ان یخلع نعلیہ فیضعہما بجنبیہ ۱۲ ابوداؤد ۴۰ الفطرۃ خمس الختان والاستحداد وقص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط متفق علیہ ۱۲ عن انس قال وقت لنا فی قص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط وحلق العانۃ ان لا نترک اکثر من اربعین لیلۃ ۱۲ مسلم ۴۲ لعن اللہ المتشبہین من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال ۱۲ بخاری ۴۳ لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ ۱۲ متفق علیہ ۴۴ عن علی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس القسی والمعصفر ۱۲ مسلم نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتزعفر الرجل ۱۲ متفق علیہ ۴۵ اعفوا اللحی ۱۲ متفق علیہ ۵ کان یاخذ من لحیتہ من عرضہا وطولہا ۱۲ ترمذی ۱۲

کٹانا جب مٹھی سے زائد نہ ہو منع ہے البتہ اگر ایک آدھ بال بڑھا ہو اس کو برابر کرنے میں مضائقہ نہیں، ادب[۴۶]:۔ اگر سر پر بال ہوں تو ان کو دھوتے رہو کنگھی کرتے رہو۔ تیل لگایا کرو۔ اسی طرح داڑھی مگر ہر وقت کنگھی چوٹی میں رہنا واہیات بات ہے ادب[۴۷]:۔ اگر بال سفید ہونا شروع ہو جاویں تو ان کو اکھاڑ کر نکالو مت۔ ادب[۴۸]:۔ لڑکوں کا سر منڈا دینا بال رکھنے سے بہتر ہے۔
ادب[۴۹]:۔ عورت کے لئے بہتر ہے کہ ہاتھوں کو مہندی لگائے اور کچھ نہیں تو ناخن ہی کو لگالے۔ ادب[۵۰]:۔ سرمہ سوتے وقت تین تین سلائیاں دونوں آنکھوں میں لگایا کرو ادب[۵۱]:۔ گھر کو صاف رکھو بلکہ گھر کے روبرو بھی خس وخاشاک جمع مت کرو۔ ادب[۵۲]:۔ چوسر، گنجیفہ، شطرنج وغیرہ کھیلنا، کبوتر اڑانا، راگ باجے میں مشغول رہنا یہ سب ممنوع ہیں۔

---

[۴۶] کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یکثر دہن راسہ وتسریح لحیتہ شرح السنۃ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل الا غبا ۱۲ ترمذی [۴۷] لاتنقوا الشیب فانہ نور المسلم ۱۲ ابوداؤد [۴۸] عن عبداللہ ابن جعفر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم امہل آل جعفر ثلاثا ثم اتاہم فقال لاتبکوا علی اخی بعد الیوم ثم قال ادعوا الی بنی اخی فجی بنا کانا افرخ فقال ادعوا الی الحلاق فامرہ فحلق رؤسنا ۱۲ ابوداؤد ونسائی [۴۹] لو کنت امرأۃ لغیرت اظفارک یعنی بالحناء ۱۲ ابوداؤد [۵۰] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ مکحلۃ یکحل بہا کل لیلۃ ثلثۃ فی ہذہ ۱۲ ترمذی [۵۱] ان اللہ طیب یحب الطیب نظیف یحب النظافۃ کریم یحب الکرم جواد یحب الجود فنظفوا افنیتکم ولا تشبہوا بالیہود ۱۲ ترمذی [۵۲] لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ کلب ولا تصاویر ۱۲ متفق علیہ [۵۳] من لعب بالنرد فقد عصی اللہ ورسولہ ۱۲ احمد وابوداؤد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یتبع حمامۃ فقال شیطان یتبع شیطانۃ ۱۲ ابوداؤد وامرنی ربی بمحق المعازف والمزامیر ۱۲ احمد

طب

ادب۵۵:- دوا دارو کرنے کی اجازت بلکہ ترغیب دی گئی ہے۔ ادب۵۶ مریض کو کھانے پینے پر زیادہ زبردستی مت کرو۔ ادب۵۷ حرام چیز کو دوا میں استعمال مت کرو۔ ادب۵۸:- خلاف شرع تعویذ گنڈا ٹوٹکہ ہرگز استعمال مت کرو ادب۵۹ نظر بد اگر لگجاوے جس کی نظر لگنے کا احتمال ہو اس کا منہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اور دونوں پاؤں اور دونوں زانو اور استنجے کا موضع دھلا کر پانی جمع کر کے اس شخص کے سر پر ڈال دو جس کی نظر لگی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوجاوے گی ادب۶۰:- حتی الامکان معدے کی اصلاح و حفاظت کا اہتمام کرو۔ تمام بدن درست رہتا ہے۔ اور اگر معدے میں بگاڑ ہو تو تمام بدن میں بیماری ہوجاتی ہے ادب۶۱ جن بیماریوں سے لوگوں کو نفرت ہوتی ہے جو شخص ان امراض میں مبتلا ہو اس کیلئے بہتر ہے کہ لوگوں سے علیحدہ رہے تاکہ ان کو تکلیف وایذا نہ پہنچے۔ ادب۶۲:- بدشگونی وغیرہ کا ماننا ایک قسم کا شرک ہے ادب۶۳: نجوم

---

۵۵ یا عباد اللہ تداولوا فان اللہ لم یضع داء الا وضع لہ شفاء ۱۲ احمد و ترمذی ۵۶ لا تکرہوا مرضاکم علی الطعام فان اللہ یطعمہم ویسقیہم ۱۲ ترمذی ۵۷ لا تداووا بحرام ۱۲ ابو داؤد ۵۸ الرقی والتمائم والتولۃ شرک ۱۲ ابو داؤد ۵۹ رای عامر بن ربیعہ سہل بن حنیف الی قولہ علیہ السلام الا برکت علیہ اغتسل فغسل لہ عامر وجہہ ویدیہ ومرفقیہ ورکبتیہ واطراف رجلیہ وداخلۃ ازارہ فی قدح ثم صب علیہ فراح مع الناس لیس بہ باس ۱۲ شرح السنۃ ۶۰ المعدۃ حوض البدن والعروق الیہا واردۃ فاذا صحت المعدۃ صدرت العروق بالصحۃ واذا فسدت المعدۃ صدرت العروق بالسقم ۱۲ بیہقی ۶۱ کان فی وفد بنی ثقیف رجل مجذوم فارسل الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا قد بایعناک فارجع ۱۲ مسلم ۶۲ الطیرۃ شرک ۱۲ ابو داؤد ۶۳ فلا تاتوا الکہان وقال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک ۱۲ مسلم من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبۃ من السحر زاد ما زاد ۱۲ ابو داؤد وابن ماجہ

درمل اور ہمزاد کا عمل سب چیزیں ایمان کو تباہ کرنے والی ہیں۔

خواب

ادب ۶۴: اگر وحشت ناک خواب نظر آوے تو بائیں طرف تین بار تھتکار دو اور تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۰ پڑھو اور جس کروٹ پر لیٹے ہو اسکو بدل ڈالو اور کسی سے ذکر مت کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ ضرر نہ ہوگا۔ ادب ۶۵: اگر خواب کہنا ہو ایسے شخص سے کہو جو عاقل ہو یا دوست ہو تاکہ بری تعبیر نہ دے کیونکہ اکثر تعبیر کے موافق ہو جاتا ہے۔ ادب ۶۶: جھوٹا خواب کبھی مت بناؤ بڑا سخت گناہ ہے۔

سلام

ادب ۶۷: باہم سلام کیا کرو۔ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ ادب ۶۸: سلام میں جان پہچان والوں کی تخصیص مت کرو۔ جو مسلمان مل جاوے اسکو سلام کرو۔ ادب ۶۹: سوار کو چاہیئے کہ پیادے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو۔ اور کم عمر زیادہ عمر والے کو ادب ۷۰: جو

---

۶۴ اذا رای احدکم الرویا یکرہہا فلیبصق عن یسارہ ثلثا ویستعذ باللہ من الشیطان ویتحول عن جنبہ الذی کان علیہ ۱۲ مسلم ولا یحدث بہا احدا فانہا لا تضرہ ۱۲ متفق علیہ ۶۵ الرویا علی رجل طائر ما لم تعبر فاذا عبرت وقعت واحسبہ قال ولا تقصہا الا علی واد او ذی رای ۱۲ ابو داؤد ۶۶ ان من افری الفری ان یری الرجل عینیہ ما لم تریا ۱۲ بخاری ۶۷ الا ادلکم علی شیئ اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم ۱۲ مسلم ۶۸ وتقرء السلام علی من عرفت وعلی من لم تعرف ۱۲ متفق علیہ ۶۹ یسلم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر ۱۲ متفق علیہ یسلم الصغیر علی الکبیر ۱۲ بخاری ۷۰ ان اولی الناس باللہ من بدء بالسلام ۱۲ ترمذی ؎

شخص ابتدا بسلام کرتا ہے اسکو زیادہ ثواب ملتا ہے ادب[۱] اگر کئی شخصوں میں سے ایک شخص سلام کرے سب کی طرف سے کافی ہے اسی طرح کئی شخصوں میں سے ایک شخص جواب دیدے بس ہے۔

استیذان

ادب[۲]:۔ اگر کسی سے ملنے جاؤ تو بدون اطلاع واجازت کے اس کے مکان میں مت جاؤ اگرچہ وہ مکان مردانہ ہو اور تین بار پکارنے سے اگر اجازت نہ ملے تو واپس چلے جاؤ اسی طرح اپنے گھر کے اندر بھی بے پکارے اور بے بلائے مت جاؤ شاید کوئی بے پردہ ہو۔ البتہ اگر کوئی شخص مجلس عام میں بیٹھا ہے اس کے پاس جانے کیلئے اجازت لینے کی حاجت نہیں۔ ادب[۳]:۔ اگر پکارنے کے وقت مکان والا پوچھے کہ کون تو یوں مت کہو کہ میں ہوں بلکہ اپنا نام تبلاؤ کہ زید ہے مثلاً

مصافحہ ومعانقہ وقیام

ادب[۴]:۔ مصافحہ کرنے سے دل صاف ہوجاتا ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں
ادب[۵]:۔ محبت سے معانقہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ البتہ بشہوت حرام ہے۔

---

[۱] یجزی عن الجماعۃ اذا مروا ان یسلم احدہم دیجزی عن الجلوس ان یرد احدہم ۱۲ بیہقی مرفوعًا [۲] لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتے تستانسوا وتسلموا علی اہلہا الآیۃ اذا استاذن احدکم ثلثا فلم یوذن لہ فلیرجع ۱۲ متفق علیہ ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال استاذن علی امی فقال نعم ۱۲ مالک [۳] عن جابر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دین کان علی ابی فدققت الباب فقال من ذا فقلت انا فقال انا انا کانہ کرہہا ۱۲ متفق علیہ [۴] فصافحوا یذہب الغل ۱۲ مالک [۵] دالمسلمان اذا التصافحا لم یبق بینہما ذنب الا سقط ۱۲ بیہقی [۵] عن ابی ذر فی الحدیث الطویل فالتزمنی ۱۲ ابوداؤد

ادب[۷۶]:۔ کسی بزرگ یا معزز آدمی کے آنے وقت تعظیماً کھڑا ہونا مضائقہ نہیں مگر اس کے بیٹھنے سے بیٹھ جانا چاہئے یہ کفار کی مشابہت ہے کہ سردار بیٹھا رہے اور سب حشم و خدم دست بستہ کھڑے رہیں۔ یہ تکبر کا شعبہ ہے البتہ جہاں زیادہ بے تکلفی ہو کہ بار بار اٹھنے سے ان بزرگ کو تکلیف ہو تو نہ اُٹھے

بیٹھنا، لیٹنا، چلنا

ادب[۷۷]:۔ ٹانگ پر ٹانگ رکھکر اس طرح لیٹنا جس سے بے پردگی ہو ممنوع ہے البتہ اگر بدن نہ کھلے تو مضائقہ نہیں۔ ادب[۷۸]:۔ بن ٹھن کر اتراتے ہوئے مت چلو ادب[۷۹]:۔ چار زانو بیٹھنا اگر براہ تکبر نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ ادب[۸۰]:۔ اُلٹے مت لیٹو ادب[۸۱]:۔ ایسی چھت پر مت سوؤ جس میں آڑ نہیں شاید لڑھک کر گر پڑو۔ ادب[۸۲]:۔ کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں مت بیٹھو۔ ادب[۸۳]:۔ عورت اگر بضرورت باہر نکلے تو سڑک کے کنارہ کنارہ چلے۔ بیچ میں نہ چلے۔

---

[۷۶] قوموا الی سیدکم ۱۲ متفق علیہ من سرہ ان تمثل لہ الرجال قیاماً فلیتبوأ مقعدہ من النار ۱۲ ترمذی عن انس قال لم یکن شخص احب الیہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا اذا راوہ لم یقوموا لما یعلمون من کراہیتہ لذلک ۱۲ ترمذی [۷۷] لا یستلقین احدکم ثم یضع احدی رجلیہ علی الاخری ۱۲ مسلم رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد مستلقیا واضعا احدی قدمیہ علی الاخری ۱۲ متفق علیہ [۷۸] لا تمش فی الارض مرحا الآیۃ بینما رجل یتبختر فی بردین وقد اعجبتہ نفسہ فخسف بہ الارض ۱۲ متفق علیہ [۷۹] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الفجر تربع فی مجلسہ حتی تطلع الشمس حسناء ابوداؤد ۱۲ [۸۰] کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا مضطجعا علی بطنہ فقال ان ہذہ ضجعۃ لا یحبہا اللہ ۱۲ ترمذی [۸۱] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینام الرجل علی سطح لیس بمحجور علیہ ۱۲ ترمذی [۸۲] اذا کان احدکم فی الفیء فقلص عنہ الظل فصار بعضہ فی الشمس وبعضہ فی الظل فلیقم ۱۲ ابوداؤد [۸۳] استاخرن فانہ لیس لکن ان تحققن الطریق ۱۲ ابوداؤد۔

آدابِ مجلس

ادب[۸۴]:- بے ضرورت لب سڑک مت بیٹھو۔ اور اگر بضرورت سرِ راہ بیٹھنا ہو تو ان امور کا لحاظ رکھو۔ نامحرم کو مت دیکھو کسی راہ چلنے والے کو تکلیف مت دو۔ اس کا راستہ تنگ کرو جو شخص سلام کرے اس کا جواب دو۔ نیک بات بتلاتے رہو بری بات سے منع کرتے رہو۔ اگر کسی پر ظلم ہوتا دیکھو اٹھ کر مدد کرو کوئی راہ بھول گیا ہو اس کو راہ بتلا دو۔ اگر کسی کو سوار ہونے میں یا اسباب لادنے میں معین کی ضرورت ہو اس کی مدد کرو۔ ادب[۸۵]:- کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ مت بیٹھو ادب[۸۶]:- جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر چلا جاوے اور پھر جلدی واپس آکر بیٹھنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ جگہ اسی کا حق ہے دوسرے شخص کو وہاں نہ بیٹھنا چاہئیے۔

ادب[۸۷]:- صدرِ مجلس کو مناسب ہے کہ اگر کسی ضرورت سے مجلس سے اٹھنا ہو اور پھر آکر بیٹھنا منظور ہو تو اٹھتے وقت کوئی چیز رومال عمامہ وغیرہ وہاں چھوڑ دے تاکہ حاضرین کو معلوم ہو جاوے ادب[۸۸]:- جو دو شخص قصداً مجلس میں ایک جگہ بیٹھے ہوں ان کے درمیان میں بلا ان کی اجازت کے مت بیٹھو۔

۸۴؎ ایاکم والجلوس فی الطرقات فقالوا یا رسول اللہ مالنا من مجالسنا بد نتحدث فیہا قال فاذا ابیتم الا المجلس فاعطوا الطریق حقہ قالوا وما حق الطریق یا رسول اللہ قال غض البصر وکف الاذی ورد السلام والامر بالمعروف والنہی عن المنکر ۱۲ متفق علیہ وتغیثوا الملہوف وتہدوا الضال ۱۲ ابوداؤد واعان علی الحمالۃ ۱۲ شرح السنۃ ۸۵؎ لایقیم الرجل الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ ۱۲ متفق علیہ ۸۶؎ من قام من مجلسہ ثم رجع الیہ فہو احق بہ ۱۲ مسلم ۸۷؎ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس وجلسنا حولہ فقام فاراد الرجوع نزع نعلہ او بعض مایکون علیہ فیعرف ذلک اصحابہ فیثبتون ۱۲ ابوداؤد ۸۸؎ لایحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنہما ۱۲ ترمذی ۱۲

ادب ۸۹: جو شخص تم سے ملنے آوے تم کو چاہئیے کہ ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ، گو مجلس میں گنجائش ہو اس میں اس کا اکرام ہے۔ ادب ۹۰: نہ کسی کی پشت کی طرف بیٹھو، نہ کسی کی طرف پشت کر کے بیٹھو ادب ۹۱: جب مجلس میں جاؤ جہاں جگہ ملے بیٹھ جاؤ۔ یہ نہیں کہ تمام حلقے کو پھاند کر ممتاز جگہ پہنچو۔ ادب ۹۲: چھینکنا راحت بخش چیز ہے۔ بعد چھینکنے کے الحمد للہ کہے۔ سننے والا یرحمک اللہ کہے۔ پھر چھینکنے والا اس کو کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ ادب ۹۳: جب کسی کو کثرت سے چھینک آنا شروع ہوں پھر یرحمک اللہ کہنا ضرور نہیں۔ ادب ۹۴: جب چھینک آوے تو منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ لے اور پست آواز سے چھینک لے ادب ۹۵: جمائی کو حتی الامکان روکنا چاہئے۔ اور اگر نہ رکے تو منہ ڈھانک لینا چاہئیے۔ ادب ۹۶: بہت زور سے مت ہنسو ادب ۹۷: مجلس میں ناک بھویں چڑھا کر مت بیٹھو۔ حاضرین سے ہنستے بولتے رہو۔ ان میں ملے جلے رہو جس قسم کی باتیں ہوں ان میں شریک رہو بشرطیکہ خلاف شرع کوئی بات نہ ہو۔

---

۸۹ دخل رجل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی المسجد قاعد فتزحزح لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل یا رسول اللہ ان فی المکان لسعۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان للمسلم لحقا اذا راٰہ اخوہ ان یتزحزح لہ ۱۲ بیہقی ۹۰ عن حذیفۃ قال ملعون علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم من قعد وسط الحلقۃ ۱۲ ترمذی ۹۱ عن جابر بن سمرۃ قال کنا اذا اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس احدنا حیث ینتہی ۱۲ ابوداؤد ۹۲ اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ ولیقل لہ اخوہ او صاحبہ یرحمک اللہ فاذا قال لہ یرحمک اللہ فلیقل یہدیکم اللہ ویصلح بالکم ۱۲ بخاری ۹۳ قال لہ فی الثالثۃ انہ مزکوم ۱۲ ترمذی ۹۴ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا عطس غطی وجہہ بیدہ او ثوبہ وغض بہا صوتہ ۱۲ ترمذی ۹۵ فاذا تثاوب احدکم فلیردہ ما استطاع ۱۲ بخاری اذا تثاوب احدکم فلیمسک بیدہ علی فمہ ۱۲ مسلم ۹۶ انما کان یتبسم ۱۲ بخاری ۹۷ فکانوا یتحدثون فیاخذون فی امر الجاہلیۃ فیضحکون ویتبسم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ مسلم ۱۲۔

آداب متفرقہ

ادب۹۸: مسلمان کے مسلمان پر یہ حقوق ہیں۔ جب ملے سلام کرو۔ پکارے تو جواب دو۔ دعوت کرے تو قبول کرو اور چھینکے تو یرحمک اللہ کہو، جب اس نے الحمد للہ کہا ہو، بیمار ہو جائے تو عیادت کرو۔ مرجائے تو اس کے جنازہ کے ہمراہ جاؤ اور جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اس کے لئے پسند کرو۔ ادب۹۹: اپنے گھر جاکر گھر والوں کو سلام کرو ادب۱۰۰: خط لکھ کر اس پر مٹی چھوڑ دیا کرو۔ ادب۱۰۱: لکھتے لکھتے اگر کچھ مضمون سوچنے لگو قلم کان میں رکھ لیا کرو۔ اس سے مضمون خوب یاد آتا ہے ادب۱۰۲: اپنے چھوٹے بچوں سے پیار محبت کرنے میں بھی ثواب ہے، ادب۱۰۳: دوسرے شخص کے کپڑے سے ہاتھ مت پوچھو، البتہ اگر اس کو ناگوار نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔ مثلاً وہ تمہارا ہی دیا ہوا کپڑا پہن رہا ہے ایسی صورت میں غالباً اس کو ناگوار نہ ہوگا۔ ادب۱۰۴: مجلس میں کسی کی طرف پاؤں مت پھیلاؤ۔ ادب۱۰۵: جس سے ملو کشادہ روئی

---

۹۸ للمسلم علی المسلم ست بالمعروف یسلم علیہ اذا لقیہ و یجیبہ اذا دعاہ و یشمتہ اذا عطس و یعودہ اذا مرض و یتبع جنازتہ اذا مات و یحب لہ ما یحب لنفسہ ۱۲ ترمذی اذا عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ وان لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ ۱۲ مسلم ۹۹ یا بنی اذا دخلت علی اہلک فسلم یکون برکۃ علیک و علی اہل بیتک ۱۲ ترمذی ۱۰۰ فقلت ابی یقرئک السلام فقال علیک و علی ابیک السلام ۱۲ ابوداؤد ۱۰۱ اذا کتب احدکم کتابا فلیترّبہ فانہ انجح للحاجۃ ۱۲ ترمذی ۱۰۲ ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للمال ۱۲ ترمذی ۱۰۳ قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن الی قولہ من لا یرحم لا یرحم ۱۲ متفق علیہ ۱۰۴ نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یمسح الرجل یدہ بثوب من لم یکسہ ۱۲ ابوداؤد ۱۲ ۱۰۵ ولم یر مقدما رکبتیہ بین یدی جلیس لہ ۱۲ ترمذی ۱۰۶ ولا رایٰ الا تبسم ۱۲ متفق علیہ

سے ملو۔ کہ تبسم مناسب ہے تاکہ وہ خوش ہو جاوے **ادب[۱۰۷]**: سب سے اچھا نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے **ادب[۱۰۸]**: نہ ایسا نام رکھو جس سے فخر دعویٰ پایا جاوے نہ ایسا جس کے برے معنی ہوں **ادب[۱۰۹]**: بندۂ حسن، بندہ حسین وغیرہ نام مت رکھو **ادب[۱۱۰]**: زمانے کو برا مت کہو۔ کیونکہ زمانہ تو کچھ نہیں کر سکتا وہ بات نعوذ باللہ اللہ کی طرف پہنچتی ہے **ادب[۱۱۱]**: افواہی باتوں کی حکایت کرتے وقت اکثر کہا جاتا ہے کہ لوگ یوں کہتے ہیں اور سننے والا اس کو معتبر خبر جانتا ہے اس لئے اس کہنے سے ممانعت آئی ہے کہ لوگ یوں کہتے ہیں۔ غرض بلا سند بات نہ کہے۔ **ادب[۱۱۲]**: یوں نہ کہو کہ اگر خدا چاہے اور فلانا شخص چاہے یا یہ کہ اوپر خدا نیچے تم بلکہ یوں کہو کہ اگر خدا چاہے پھر فلانا چاہے **ادب[۱۱۳]**: فاسق و فجار کے لئے زیادہ تعظیمی الفاظ مت کہو۔ **ادب[۱۱۴]**: برا شعر تو برا ہی ہے مباح اشعار میں بھی اس قدر مشغولی بری ہے جس سے دین و دنیا کی ضروریات میں ہرج ہونے لگے اور اسی دھن ہو جاوے **ادب[۱۱۵]**: باتیں بہت تکلف سے چبا چبا کر مت کرو۔

---

[۱۰۷] ان احب اسمائکم الی اللہ عبداللہ وعبدالرحمٰن ۱۲ مسلم [۱۰۸] عن زینب بنت ابی سلمۃ قالت سمیت برۃ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باہل البر منکم سموہا زینب مسلم عن ابن عمر ان بنتا کانت لعمر یقال لہا عاصیۃ فسماہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمیلۃ ۱۲ مسلم [۱۰۹] لا یقولن احدکم عبدی و امتی کلکم عبید اللہ وکل نسائکم اماء اللہ ۱۲ مسلم [۱۱۰] لا یسب احدکم الدہر فان اللہ ہو الدہر ۱۲ [۱۱۱] عن ابی مسعود الانصاری قال لابی عبداللہ او قال ابو عبداللہ لابی مسعود سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی زعموا قال سمعت رسول اللہ یقول بئس مطیۃ الرجل ۱۲ ابو داؤد [۱۱۲] لا تقولوا ما شاء اللہ وشاء فلان ولکن قولوا ما شاء اللہ ثم شاء فلان ۱۲ ابو داؤد [۱۱۳] لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یک سیدا فقد اسخطتم ربکم ۱۲ ابو داؤد [۱۱۴] لان یمتلی جوف رجل قیحا یریہ خیر من ان یمتلی شعرا ۱۲ متفق علیہ [۱۱۵] ہلک المتکلمون قالہا ثلاثا ۱۲ مسلم

نہ کلام میں زیادہ مبالغہ کرے۔ **ادب**:۔ اپنے وعظ پر خود عمل نہ کرنے کا بڑا وبال ہے **ادب** کلام میں توسط کا لحاظ رکھے۔ نہ اس قدر طول کرے کہ لوگ گھبرا جاویں نہ اس قدر اختصار کہ مطلب بھی سمجھ میں نہ آوے **ادب**:۔ جس طرح عورت کو احتیاط ضروری ہے کہ غیر مرد کے کان میں اس کی آواز نہ پڑے اسی طرح مرد کو احتیاط واجب ہے کہ خوش آوازی سے غیر عورتوں کے روبرو اشعار وغیرہ پڑھنے سے اجتناب رکھے کیونکہ رقیق القلب ہوتی ہیں ان کی خرابی کا اندیشہ ہے۔ **ادب**:۔ گانے بجانے کا شغل قلب کو خراب کر دیتا ہے کیونکہ نفوس میں خبث غالب ہے اور گانے بجانے سے کیفیت موجودہ کو حرکت و قوت ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ مقدمہ حرام کا حرام ہے۔

حفظ لسان

ادب:۔ مزن بے تامل بگفتار دم ❊ نکو گوئی گر دیر گوئی چہ غم

بعض اوقات سرسری طور پر ایسی بات منہ سے نکل جاتی ہے کہ جہنم میں لیجاتی ہے جب سوچکر بولوگے اس آفت سے محفوظ رہوگے۔ **ادب**:۔ گالیاں دینا فاسقوں کا کام ہے

ف۱۱۶ قال ہؤلاء خطباء امتک الذین یقولون مالا یفعلون ۱۲ ترمذی ف۱۱۷ لقد رأیت وامرت ان اتجوز فی القول فان الجواز ہو الخیر ۱۲ ابو داؤد ف۱۱۸ کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم حاد یقال لہ انجشہ وکان احسن الصوت فقال لہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم رویدک یا انجشہ لا تکسر القواریر قال قتادہ یعنی ضعفۃ النساء ۱۲ متفق علیہ ف۱۱۹ الغنا ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع ۱۲ بیہقی قال ابن عمر کنت مع رسول اللہ صلعم فسمع صوت یراع فصنع مثل ما صنعت قال نافع وکنت اذ ذاک صغیرا ۱۲ احمد ابو داؤد ف۱۲۰ املک علیک لسانک ۱۲ ترمذی وان العبد لیتکلم بالکلمۃ من سخط اللہ لا یلقی لہا بالا یہوی بہا فی جہنم ۱۲ بخاری ف۱۲۱ سباب المومن فسوق ۱۲ متفق علیہ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

ادب ۱۲۲: کسی کو فاسق، کافر، ملعون، خدا کا دشمن، بے ایمان مت کہو اگر وہ شخص ایسا نہ ہوگا تو یہ سب چیزیں لوٹ کر کہنے والے پر پڑیں گی۔ اسی طرح پر یہ کہنا کہ فلانے پر خدا کی مار، خدا کی پھٹکار، خدا کا غضب پڑے، یا دوزخ نصیب ہو، خواہ کسی آدمی کو کہا جاوے یا جانور کو یا کسی بے جان چیز کو۔ ادب ۱۲۳: اگر کوئی تم کو سخت کلمہ کہے اسی قدر تم بھی کہہ سکتے ہو۔ اور زیادتی کرنے میں پھر تم گنہگار ہوگے۔ ادب ۱۲۴: اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رحم فرماوے لوگوں میں بڑی غفلت ہے، گناہوں پر بڑی جرأت ہے۔ ونحو ذلک۔ اگر یہ بات تأسفاً و شفقتاً کہی جاوے مضائقہ نہیں اور اگر براہ خودپسندی و خودبینی کہا جاوے تو یہ اول اسی الزام کا مورد ہے جو اوروں پر عائد کر رہا ہے۔ ادب ۱۲۵: دو رویہ پن کبھی مت کرو۔ کہ جیسوں میں گئے ویسے ہی باتیں بنانے لگے بقول شخصے جمنا پر گئے جمنا داس، گنگا پر گئے گنگا داس۔ ادب ۱۲۶: چغلخوری ہرگز مت کرو۔ ادب ۱۲۷: سچ بولو۔ جھوٹ ہرگز مت بولو۔ البتہ دو شخصوں میں مصالحت کرانے کے لئے جھوٹ بولنے کا مضائقہ نہیں۔ ادب ۱۲۸: کسی کے

---

۱۲۲ لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک ۱۲ بخاری من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ ۱۲ متفق علیہ لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضب اللہ ولا بجہنم ۱۲ ترمذی عن ابن عباس ان رجلا نازعتہ الریح رداءہ فلعنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنہا فانہا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باہل رجعت اللعنۃ علیہ ۱۲ ترمذی ۱۲۳ المستبان ما قالا فعلی البادی ما لم یعتد المظلوم ۱۲ مسلم ۱۲۴ اذا قال الرجل ہلک الناس فہو اہلکہم ۱۲ مسلم ۱۲۵ تجدون شر الناس یوم القیمۃ ذا الوجہین الذی یأتی ہؤلاء بوجہ وہؤلاء بوجہ ۱۲ متفق علیہ ۱۲۶ لا یدخل الجنۃ نمام ۱۲ مسلم ۱۲۷ علیکم بالصدق وایاکم والکذب ۱۲ متفق علیہ ۱۲۸ عن ابی بکرۃ قال اثنی رجل علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ویلک قطعت عنق اخیک ثلاثا من کان منکم مادحا لا محالۃ فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ان کان یری انہ کذلک ولا یزکی علی اللہ احدا ۱۲ متفق علیہ ۱۲

منہ پر خوشامد سے اس کی تعریف مت کرو۔ اسی طرح اگر غائبانہ بھی تعریف کرنا ہو تو اس میں مبالغہ اور یقینی دعویٰ مت کرو کیونکہ حقیقت حال تو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے بلکہ یوں کہو کہ میرے علم میں فلاں شخص ایسا ہے اور یہ بھی اسوقت کہو، جب اسکو اپنے علم میں ویسا سمجھتے بھی ہو ادب[۱۲۹]: غیبت کبھی مت کرو اس سے علاوہ گناہ کے دنیوی طرح طرح کے فساد پیدا ہوتے ہیں اور حقیقت غیبت کی یہ ہے کہ کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو ناگوار ہو اگرچہ وہ بات اس کے اندر موجود ہی ہو۔ اگر وہ بات اس میں نہیں ہے تو وہ غیبت سے بھی بڑھ کر بہتان ہے۔ ادب[۱۳۰]: اگر اتفاقاً غلبہ نفس و شیطان سے کوئی معصیت سرزد ہو جاوے تو اس کو گاتے مت پھرو۔ ادب[۱۳۱]: بحث و مباحثہ میں کسی سے مت الجھو۔ جب دیکھو کہ مخاطب حق بات نہیں مانتا تو خاموش ہو جاؤ اور ناحق سخن پروری تو بہت ہی بری ہے۔ ادب[۱۳۲]: محض لوگوں کے ہنسانے کیلئے جھوٹی باتیں بنانے کی عادت مت ڈالو۔ ادب[۱۳۳]: جس کلام سے نہ کوئی دنیوی فائدہ ہو نہ دینی اس کو زبان سے مت نکالو۔ ادب[۱۳۴]: اگر کسی

---

[۱۲۹] عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما الغیبۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرایت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیہ ما تقول فقد اغتبتہ وان لم یکن فیہ ما تقول فقد بہتہ ۱۲ مسلم [۱۳۰] ان من المجادلۃ ان یعمل الرجل باللیل عملا ثم یصبح وقد سترہ اللہ فیقول یا فلان عملت البارحۃ کذا وکذا ۱۲ متفق علیہ [۱۳۱] من ترک الکذب وہو باطل بنی لہ فی ربض الجنۃ ومن ترک المراء وہو محق بنی لہ فی وسط الجنۃ ۱۲ ترمذی [۱۳۲] ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل لہ ویل لہ ۱۲ ترمذی [۱۳۳] من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ ۱۲ مالک [۱۳۴] من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتے یعملہ ۱۲ ترمذی ۱۲

شخص سے کوئی خطا گناہ ہوجاوے اس کو دلسوزی سے نصیحت کرنا تو اچھی بات ہے مگر محض اس کی تحقیر کی غرض سے اس کو ملامت کرنا، عار دلانا بری بات ہے ڈرنا چاہیئے کہیں ناصح صاحب اسی بلا میں نہ مبتلا ہوجاویں **ادب**[۱۳۵] غیبت جیسے زبان سے ہوتی ہے اسی طرح کسی کی نقل اتارنے سے بھی بلکہ یہ زیادہ قبیح ہے مثلاً آنکھ دبا کر دیکھنا، لنگڑا کر چلنا۔ **ادب**[۱۳۶]:۔ زیادہ مت ہنسو اس سے دل مردہ ہوجاتا ہے۔ یعنی اس میں قساوت وغفلت آجاتی ہے۔ اور چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے **ادب**[۱۳۷]:۔ جس شخص کی غیبت ہوگئی ہو اور اس سے کسی وجہ سے معاف کرانا دشوار ہو تو ہارے درجے اس کا علاج یہ ہے کہ اس شخص کے لئے اور اسکے ساتھ اپنے لئے استغفار کرتے رہو۔ اس طرح اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ۔

ادب[۱۳۸]:۔ جھوٹا وعدہ مت کرو حتےٰ کہ بچے کے بہلانے کو بھی جھوٹ مت کہو کہ تجھ کو مٹھائی دیں گے بسکٹ دیں گے۔ اگر کہو تو دینے کی نیت رکھو۔ **ادب**[۱۳۹] کسی کا دل خوش کرنے کیلئے خوش طبعی کرنا مضائقہ نہیں مگر اس میں دو امر کا لحاظ رکھو۔ ایک یہ کہ جھوٹ نہ بولو۔ دوسرے یہ کہ اس شخص کا دل آزردہ مت کرو یعنی اگر وہ برا مانتا ہے تو ہنسی مت کرو۔ **ادب**[۱۴۱]:۔ حسب نسب یا

---

[۱۳۵] ما احب انی حکیت احدا وان لی کذا وکذا ۱۲ ترمذی [۱۳۶] ایاک وکثرۃ الضحک فانہ یمیت القلب و یذہب بنور الوجہ ۱۲ بیہقی [۱۳۷] ان من کفارۃ الغیبۃ ان یستغفر لمن اغتبتہ یقول اللھم اغفر لنا ولہ ۱۲ بیہقی [۱۳۸] اوفوا اذا وعدتم ۱۲ بیہقی اما انک لو لم تعطیہ شیئاً کتبت علیک کذبۃ ۱۲ ابوداؤد [۱۴۰] قالوا یارسول اللہ انک تداعبنا قال انی لا اقول الا حقا ۱۲ ترمذی لا تمار اخاک ولا تمازحہ ۱۲ ترمذی [۱۴۱] ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتے لا یفخر احد علے احد ۱۲ مسلم ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊ ❊

اور کسی کمال پر شیخی مت بگھارو۔

حقوق و خدمتِ خلق

ادب[۱۴۱]:۔ ماں باپ کی خدمت کرو۔ گو وہ کافر ہی ہوں اور انکی اطاعت بھی کرو جبتک کہ خدا ورسول کے خلاف نہ کہیں ادب[۱۴۲]:۔ کسی کے ماں باپ کو برا کہنا جسکے جواب میں وہ اسکے ماں باپ کو برا کہے گویا خود اپنے ماں باپ کو برا کہنا ہے۔ ادب[۱۴۳] والدین کی خدمت کا یہ بھی تتمہ سمجھنا چاہیئے کہ بعد ان کے انتقال کے انکے ملنے والوں سے سلوک و احسان کیا جائے۔ ادب[۱۴۴] اعزہ و اقارب سے سلوک کرو اگرچہ وہ تم سے بدسلوکی کریں۔ ادب[۱۴۵]:۔ ادائے حقوق کیلئے اپنے سلسلۂ قرابت کی تحقیق کرلو۔ ادب[۱۴۶]:۔ خالہ کا حق بھی مثل ماں کے ہے ادب[۱۴۷]:۔ اگر ماں باپ ناخوش مرگئے ہوں تو ان کے لئے ہمیشہ دعا و استغفار کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان کو رضامند کردیں گے۔ ادب[۱۴۸]:۔ چچا کا حق مثل باپ کے ہے۔ ادب[۱۴۹]:۔ بڑے بھائی کا حق مثل باپ کے ہے۔ ادب[۱۵۰]:۔ یوں تو اولاد کی پرورش کا ثواب ہی ہے

۱۴۱ء وصاحبہما فی الدنیا معروفا واتبع سبیل من اناب الی الآیۃ وعن اسماء بنت ابی بکر قالت قدمت علی امی وہی مشرکۃ فی عہد قریش فقلت یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان امی قدمت علی وہی راغبۃ افاصلہا قال نعم صلیہا متفق علیہ ۱۴۲ء من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا یارسول اللہ ہل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباہ ویسب امہ فیسب امہ ۱۲ مسلم ۱۴۳ء ان من ابر البر صلۃ الرجل اہل ود ابیہ بعد ان یولی ۱۲ مسلم ۱۴۴ء لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا قطعت رحمہ وصلہا ۱۲ بخاری ۱۴۵ء تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم ۱۲ ترمذی ۱۴۶ء قال وہل لک خالۃ قال نعم قال فبرہا ۱۲ ترمذی ۱۴۷ء ان العبد لیموت والداہ او احدہما وانہ لہما لعاق فلا یزال یدعو لہما ویستغفر لہما حتے یکتبہ اللہ بارا ۱۲ بیہقی ۱۴۸ء عم الرجل صنو ابیہ ۱۲ متفق علیہ ۱۴۹ء حق کبیر الاخوۃ علے صغیرہم حق الولد علی والدہ ۱۲ بیہقی ۱۵۰ء من عال جاریتین حتے تبلغا جاء یوم القیمۃ انا وہو ہکذا وضم اصابعہ ۱۲ مسلم

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

مگر لڑکیوں کی پرورش کی زیادہ فضیلت ہے ادب[۱۵۱] جو کما کما کر بیواؤں، اور غریبوں کی خبر گیری کرے اس کو جہاد کے برابر ثواب ملتا ہے ادب[۱۵۲] یتیم خواہ اپنا ہو یا غیر ہو اس کی کفالت سے سرکار نبوی کی معیت بہشت میں نصیب ہو گی۔ ادب[۱۵۳] اولاد کا یہ بھی حق ہے کہ اسکو علم و لیاقت سکھلاؤ! ادب[۱۵۴] پڑوسی کو کسی قسم کی تکلیف نہ دو بلکہ جس قدر ہو سکے اس کو نفع پہونچاؤ ادب[۱۵۵] ایک دوسرے کی اس طرح ہمدردی کرو کہ

چو عضوے بدرد آورد روزگار ٭ دگر عضوہا را نماند قرار

ادب[۱۵۶]:۔ حاجتمند کی کار برآری میں حتی الامکان سعی کرو اگر خود استطاعت نہ ہو کسی سے سفارش ہی کرادو۔ بشرطیکہ جس شخص سے سفارش کرتے ہو اس کو کوئی ضرر یا تکلیف نہ ہو ادب[۱۵۷]:۔ ظالم کی خیر خواہی اس طرح کرو کہ اس کو ظلم سے باز رکھو اور مظلوم کی نصرت تو بہت ہی ضروری ہے ادب[۱۵۸] کسی کا عیب دیکھو تو اس کو پوشیدہ کرو۔ گاتے مت پھرو۔ ادب[۱۵۹] کسی کو سختی تنگی میں مبتلا دیکھو تو حتی الامکان اس کی مدد کرو۔ ادب[۱۶۰] کسی کو حقیر مت سمجھو۔ کسی کی جان و مال و آبرو کا نقصان

---

[۱۵۱] الساعی علی الارملۃ والمسکین کالساعی فی سبیل اللہ ۱۲ متفق علیہ [۱۵۲] انا وکافل الیتیم لہ ولغیرہ فی الجنۃ ہکذا واشار بالسبابۃ والوسطی وفرج بینہما شیئاً ۱۲ بخاری [۱۵۳] ما نحل والد ولدہ من نحل افضل من ادب حسن ۱۲ ترمذی [۱۵۴] مازال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ ۱۲ متفق علیہ [۱۵۵] تری المومنین فی تراحمہم وتوادہم وتعاطفہم کمثل الجسد اذا اشتکی عضوا تداعی لہ سائر الجسد بالسہر والحمی ۱۲ متفق علیہ [۱۵۶] اشفعوا فلتوجروا ۱۲ متفق علیہ [۱۵۷] انصر اخاک ظالماً او مظلوماً فقال رجل یا رسول اللہ انصرہ مظلوما فکیف انصرہ ظالما قال تمنعہ من الظلم فذلک نصرک ایاہ ۱۲ متفق علیہ [۱۵۸] من ستر مسلما سترہ اللہ یوم القیمۃ ۱۲ متفق علیہ [۱۵۹] من فرج عن مسلم کربۃ فرج اللہ عنہ کربۃ من کربات یوم القیمۃ ۱۲ متفق علیہ [۱۶۰] بحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ ۱۲

مت گوارا کرو۔ ادب[۱۶۱]: کسی کو دُکھ مت دو۔ ادب[۱۶۲]: جو بات اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسرے کیلئے پسند کرو۔ ادب[۱۶۳]: جس جگہ صرف تین آدمی ہوں دو آدمی تیسرے سے علیحدہ ہوکر سرگوشی نہ کریں۔ وہ یہی سمجھے گا کہ میرے بارے میں کچھ کہتے سنتے ہونگے اس سے اس کو رنج ہوگا۔ اگر ایسی ہی کوئی ضروری بات کہنا ہے تو ایک اور شخص کو کہیں سے بلالیں۔ یہ دونوں علیحدہ ہوجاویں، وہ دونوں علیحدہ۔ ادب[۱۶۴]: سب کی خیرخواہی کرو۔ ادب[۱۶۵]: مخلوق پر رحم و شفقت رکھو۔ ادب[۱۶۶]: چھوٹوں پر مہربانی بڑوں کی تعظیم کرو۔ خصوصًا بوڑھوں کی۔ ادب[۱۶۷]: اگر تمہارے روبرو کسی کی غیبت ہوتی ہو حتی الامکان اس سے روکو۔ اس کی طرف سے جواب دو ادب[۱۶۸]: کسی میں کوئی عیب دیکھو بلطف و نرمی اس کو مطلع کردو ورنہ دوسرا شخص اس کو دیکھ کر رسوا کرے گا۔ ادب[۱۶۹]: اپنے دوستوں اور رفیقوں سے اچھی طرح پیش آؤ۔ ادب[۱۷۰]: ہر شخص کے رتبے کے موافق اس کی قدر و منزلت کرو سب کو ایک لکڑی مت ہانکو ادب[۱۷۱]: بڑی سنگدلی کی بات ہے کہ تم پیٹ بھر کر بیٹھے رہو اور تمہارا پڑوسی بھوکا پڑا رہے ادب[۱۷۲]: غرض کی دوستی بالکل ہیچ ہے محض اللہ کے واسطے بے غرض دوستی و محبت رکھو

---

۱۶۱ واہل النار خمسۃ وذکر منہم رجل لایصبح ولایمسی الا یخادعک ۱۲ مسلم ۱۶۲ لایؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ ۱۲ متفق علیہ ۱۶۳ اذا کنتم ثلثۃ فلا یتناجی اثنان دون الآخر حتے تختلطوا بالناس من اجل ان یحزنہ ۱۲ متفق علیہ ۱۶۴ الدین النصیحۃ ۱۲ متفق علیہ ۱۶۵ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء ۱۲ ابوداؤد ۱۶۶ لیس منا من لم یرحم صغیرنا ومن لم یوقر کبیرنا ۱۲ ترمذی ما اکرم شاب شیخا من اجل سنہ الا قیض اللہ عندہ سنہ من یکرمہ ۱۲ ترمذی ۱۶۷ من اغتیب عندہ اخوہ المسلم وہو یقدر علی نصرہ فنصرہ نصرہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ ۱۲ شرح السنۃ ۱۶۸ ان احدکم مرآۃ اخیہ فان رای بہ اذی فلیمط عنہ ۱۲ ترمذی ۱۶۹ خیر الاصحاب عند اللہ خیرہم لصاحبہ ۱۲ ترمذی ۱۷۰ انزلوا الناس منازلہم ۱۲ ابوداؤد ۱۷۱ لیس المؤمن بالذی یشبع وجارہ جائع الی جنبہ ۱۲ بیہقی ۱۷۲ ان اللہ یقول یوم القیمۃ این المتحابون لجلالی الیوم اظلہم۔

ادب ۱۷۲: جس شخص سے تم کو محبت ہو اس کو بھی خبر کر دو اس سے اس کو بھی محبت ہو جاتی ہے اور اس کا نام و نشان و نسب بھی دریافت کر لو اس سے محبت اور بڑھ جاتی ہے ادب ۱۷۳: جس سے دوستی کرنا ہو اس کا دین و وضع و خیالات اول دریافت کر لو ورنہ اثر صحبت سے کہیں تم بھی نہ بگڑ جاؤ۔ ادب ۱۷۴: اگر اتفاقاً کسی سے رنجش ہو جائے تو تین دن تک غصہ کر ختم کر دو، پھر اس سے مل جاؤ، اس سے زیادہ بول چال چھوڑ دینا گناہ ہے اور جو پہلے ملاقات کرے گا اس کو زیادہ ثواب ملے گا۔ ادب ۱۷۵: کسی پر بدگمانی مت کرو، حرصا حرصی مت کرو۔ سب بھائی بن کر رہو۔ ادب ۱۷۶: اگر دو شخصوں میں رنجش ہو جاوے تو اصلاح کر دیا کراؤ۔ ادب ۱۷۷: اگر تم سے کوئی معذرت کرے اور معافی چاہے اس کا قصور معاف کر دو۔ ادب ۱۷۸: جو کام کرو سوچ سمجھ کر انجام دیکر اطمینان سے کرو۔ جلدی میں اکثر کام بگڑ جاتے ہیں مگر ع

درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

---

۱۷۲ اذا احب الرجل اخاه فلیخبره انه یحبه ۱۲ ابو داؤد اذا آخی الرجل الرجل فلیسأله عن اسمه واسم ابیه وممن هو فانه اوصل للمودة ۱۲ ترمذی ۱۷۳ المرء علی دین خلیله فلینظر احدکم من یخالل ۱۲ احمد وترمذی ۱۷۴ لا یحل للرجل ان یهجر اخاه فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض هذا ویعرض هذا وخیرهما الذی یبدأ بالسلام ۱۲ متفق علیه ۱۷۵ ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد الله اخوانا وفی روایة ولا تنافسوا ۱۲ متفق علیه ۱۷۶ الا اخبرکم بافضل من درجة الصیام والصدقة والصلوة قال قلنا بلی قال اصلاح ذات البین ۱۲ ابو داؤد ۱۷۷ من اعتذر الی اخیه فلم یعذره او لم یقبل عذره کان علیه خطیئة صاحب مکس ۱۲ بیهقی ۱۷۸ الاناة من الله والعجلة من الشیطان ۱۲ ترمذی خذ الامر بالتدبیر ۱۲ شرح السنة فی کل شیء خیر الا فی عمل الآخرة ۱۲ ابو داؤد

ادب[۱۸۰]:۔ دانا اس کو سمجھو جو تجربہ کار ہو۔ ادب[۱۸۱]:۔ ہر امر میں توسط ملحوظ رکھو ادب[۱۸۲]
تم سے کوئی مشورہ لے وہی صلاح دو جسکو اپنے نزدیک بہتر سمجھتے ہو ادب[۱۸۳] کفایت
اور انتظام سے خرچ کرنا گویا آدھی معاش ہے۔ لوگوں کی نظروں میں محبوب رہنا گویا نصف
عقل ہے اور اچھی طرح کسی بات کا دریافت کرنا گویا نصف علم ہے ادب[۱۸۴] لوگوں سے نرمی و خوش
خلقی سے پیش آؤ ادب[۱۸۵]:۔ لوگوں سے ملنا اور ان کے کام آنا اور ان کی ایذا پر صبر و استقلال
کرنا اس سے بہتر ہے کہ گوشۂ عافیت میں جان بچا کر بیٹھ رہے اور کسی کے کام نہ آوے
البتہ اگر نفس کو بالکل برداشت نہ ہو تو لاچاری ہے۔ ادب[۱۸۶] غصے کو جہاں تک ہو سکے روکو
ادب[۱۸۷]:۔ تواضع سے رہو تکبر ہرگز مت کرو۔ ادب[۱۸۸]:۔ لوگوں سے اپنا کہا سنا لیا دیا
معاف کرالو ورنہ قیامت میں بڑی مصیبت ہوگی۔ ادب[۱۸۹] دوسروں کو بھی نیک کام
بتلاتے رہو، بری باتوں سے منع کرتے رہو۔ البتہ اگر بالکل قبول کرنے کی امید نہ ہو یا
اندیشہ ہو کہ یہ ایذا پہنچائے گا تو سکوت جائز ہے مگر دل سے بری بات کو برا سمجھتے رہو

---

[۱۸۰] لاحکیم الا ذو تجربۃ ۱۲ ترمذی [۱۸۱] الاقتصاد جزء من خمس وعشرین جزء من النبوۃ ۱۲
ابوداؤد [۱۸۲] المستشار مؤتمن ۱۲ ترمذی [۱۸۳] الاقتصاد فی النفقۃ نصف المعیشۃ
والتودد الی الناس نصف العقل وحسن السوال نصف العلم ۱۲ بیہقی [۱۸۴] علیک بالرفق
۱۲ مسلم البر حسن الخلق ۱۲ مسلم [۱۸۵] المسلم الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاہم
افضل من الذی لا یخالطہم ولا یصبر علی اذاہم ۱۲ ترمذی [۱۸۶] من کظم غیظا وہو
یقدر علی ان ینفذہ دعاہ اللہ علی رؤس الخلائق یوم القیمۃ حتی یخیرہ فی ای الحور شاء ۱۲ ترمذی
[۱۸۷] من تواضع للہ رفعہ اللہ ومن تجبر وضعہ اللہ ۱۲ بیہقی [۱۸۸] من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ
من عرضہ او شئ فلیتحللہ منہ الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درہم ۱۲ بخاری [۱۸۹] ائتمروا
بالمعروف وتناہوا عن المنکر حتی اذا رأیت شحا مطاعا الی قولہ فعلیک بخاصۃ نفسک ودع امر العوام ۱۲ ترمذی

سلوک و مقامات

اس میں چند باب اور ایک فائدہ ہے فائدہ جلیلہ صحت طریقۂ اہل تصوف کے بیان میں اول تو اوپر کی تقریر سے اس طریق کی صحت معلوم ہو چکی ہے مگر چونکہ اکثر خشک مزاج اس طریق سے انکار کیا کرتے ہیں اس لئے زیادت تقویت و تائید کے لئے بالاستقلال مختصراً مذکور ہوتا ہے قال اللہ عزّ وجل نفھمنھا سلیمٰن۔ وَقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمرؓ متفق علیہ وَ قال اللہ تعالیٰ وعلمناہ من لدنا علماء بعض عارفین کا قول ہے کہ جس کو علم باطن سے کچھ بھی حصہ میسر نہ ہوا سکے خاتمہ برا ہونے کا اندیشہ ہے اور ادنیٰ حصہ یہ ہے کہ اسکی تصدیق اور تسلیم کرتا ہوا منکر کی یہی کافی سزا ہے کہ وہ اس سے محروم ہے۔

با مدعی مگوئید اسرار عشق و مستی ؛ بگذار تا بمیرد در رنج خود پرستی

یہ خلاصہ ہے امام غزالی کے ارشاد کا وَ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس سمجھادیا ہم نے وہ واقعہ سلیمان علیہ السلام کو اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق گذرے ہیں تم سے بیشتر امتوں میں صاحب الہام پس اگر ہے میری امت میں کوئی وہ عمرؓ ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور سکھلایا ہے ہم نے اپنے پاس سے ان کو علم ۱۲ ٭ ٢ہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان یہ ہے کہ اللہ کی اس طرح عبادت کرو کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے ۱۲

الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ اس کو بعد ایمان واسلام کے ارشاد فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ علاوہ عقائد ضروریہ و اعمال ظاہرہ کے کوئی اور چیز بھی ہے اس کا نام اس حدیث میں احسان آیا ہے اور اس کی حقیقت بیان فرمانے سے معلوم ہوا کہ وہ یہی طریق باطن ہے کیونکہ بدون اس طریق کے ایسی حضوری ہرگز میسر نہیں ہوتی اور لاکھوں معتبر آدمیوں کی شہادت موجود ہے جس کے غلط ہونے کا عقل کو احتمال نہیں ہوسکتا کہ ہم کو اہل باطن کے پاس بیٹھنے سے ایک نئی حالت اپنے باطن میں عقائد وفقہ کے علاوہ محسوس ہوتی ہے۔ جو پہلے نہ تھی اور جس حالت کا اثر یہ ہے کہ طاعت کی رغبت اور معاصی سے نفرت، عقائد کی پختگی روز افزوں ہے یہ بھی نہایت قوی دلیل ہے کہ طریق باطن بھی کوئی چیز ہے اس کے علاوہ بزرگوں کے کشف وکرامات اس درجہ منقول ہیں جن کی انتہا نہیں اگرچہ یہ کوئی قوی دلیل نہیں، مگر استقامت شرع کے ساتھ اگر خرق عادات ہوں تو صاحب خوارق کے کامل ہونے پر اطمینان بخش ضرور ہوتے ہیں۔ یہ خلاصہ ہے قاضی ثناء اللہ کے ارشاد کا۔ بہرحال ہمت کا مقتضا تو یہ ہے کہ صاحب ذوق بنو۔ اگر اتنی توفیق نہ ہو تو خدا کے لیئے انکار تو نہ کرو۔

پہلا باب بیعت میں

عادۃ اللہ یوں ہی جاری ہے کہ کوئی کمال مقصود بدون استاد کے حاصل نہیں ہوتا تو جب اس راہ میں آنے کی توفیق ہو استاد طریق کو ضرور تلاش کرنا چاہیئے جس کے فیض تعلیم و برکت صحبت سے مقصود حقیقی تک پہنچے ؎

گر ہوائے این سفر داری دلا　　دامن رہبر بگیر و پس برآ
در ارادت باش صادق اے فرید　　تا بیابی گنج عرفان را کلید
بے رفیقی ہر کہ شد در راہ عشق　　عمر بگذشت و نشد آگاہ عشق!

چونکہ بدون علامت تلاش ممکن نہیں اس لئے اس مقام پر شیخ کامل کے شرائط و علامات مرقوم ہوتے ہیں۔ اول علم شریعت سے بقدر ضرورت واقف ہو خواہ تحصیل سے ہو یا صحبت علماء سے تا فساد عقائد و اعمال سے محفوظ رہے اور طالبین کو بھی محفوظ رکھ سکے ورنہ مصداق از خویشتن گم است کرا رہبری کند کا ہوگا۔ دوم متقی ہو یعنی ارتکاب کبائر و اصرار علی الصغائر سے بچتا ہو سوم تارک دنیا راغب آخرت ہو، ظاہری باطنی طاعات پر مداومت رکھتا ہو، ورنہ طالب کے قلب پر برا اثر پڑے گا۔ چہارم، مریدوں کا خیال رکھے کہ کوئی امر ان سے خلاف شریعت و طریقت ہو جاوے تو انکو متنبہ کرے پنجم یہ کہ بزرگوں کی صحبت اٹھائی ہو ان سے فیوض و برکات حاصل کئے ہوں اور یہ ضرور نہیں کہ اس سے کرامات و خوارق بھی ظاہر ہوتے ہوں۔ نہ یہ ضرور ہے کہ تارک کسب ہو دنیا کا حریص و طامع نہ ہو۔ اتنا کافی ہے راز قول جمیل) اور باقی متعلقات اس کے

مثلاً آداب طالب وشیخ وحکم تعدد شیوخ وغیرہ مسائل جزئیہ میں بیان کئے جاویں گے۔

فائدہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علاوہ بیعت اسلام وغزوہ وغیرہ کے مقامات سلوک کی بیعت بھی لی ہے کالنصح[1] لکل مسلم وان لا یخافوا فی اللہ لومۃ لائم وان لا یسئلوا الناس شیئًا پس اس کے سنت ہونے میں کوئی شک نہیں۔ بعدہ بوجہ اشتباہ بیعت خلافت کے سلف نے صحبت پر اکتفا کیا تھا۔ پھر خرقہ کی رسم بجائے بیعت جاری ہوئی۔ جب وہ رسم خلفا میں نہ رہی صوفیہ نے اس سنت مردہ کو پھر زندہ کیا۔ (قول جمیل) رہی ابتدا اس لقب صوفی کی سو خیر القرون میں تو صحابی، تابعی، تبع تابعی، امتیاز اہل حق کیلئے کافی القاب تھے۔ پھر خواص کو زیادہ عباد کہنے لگے پھر جب فتن و بدعات کا شیوع ہوا اور اہل زیغ بھی اپنے کو عباد وزہاد کہنے لگے۔ اس وقت اہل حق نے امتیاز کیلئے صوفی کا لقب اختیار کیا اور دوسری صدی کے اندر اس لقب کی شہرت ہوگئی۔ (قشیریہ)

---

[1] جیسے ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی کرنا، اور اللہ کے حکم کے مقابلے میں کسی کی ملامت کا خوف وخیال نہ کرنا اور لوگوں سے کچھ نہ مانگنا۔

دوسرا باب ریاضت و مجاہدہ میں

اس میں دو رکن ہیں۔ اول مجاہدۂ اجمالی میں جاننا چاہیئے کہ اصول اس کے چار امور ہیں قلت انام، قلت طعام، قلت منام، قلت اختلاط مع الانام، ان سب امور میں مرتبۂ اوسط حسب تعلیم شیخ کامل ملحوظ رکھے۔ نہ اس قدر کثرت کرے جس سے غفلت و قساوت پیدا ہو۔ نہ اس قدر قلت کرے جس سے صحت و قوت زائل ہوجاوے خلاصہ یہ کہ نفس کے مطالبات دو قسم ہیں حقوق و حظوظ۔ حقوق وہ جس سے قوام بدن و بقائے حیات ہے اور حظوظ جو اس سے زائد ہے۔ حقوق کو باقی اور حظوظ کو فانی کرے۔

فائدہ عظیمہ تامہ۔ سالکان طریق نے حزن و غم کو اعلیٰ درجہ کا مجاہدہ قرار دیا ہے کہ اس سے نفس کو پستی و شکستگی حاصل ہوتی ہے جو کہ آثار عبودیت سے ہے اور یہ امر مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے۔ یہاں سے یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ سالک کو جو قبض پیش آجاتا ہے وہ علامت اس کے بعد و طرد کی نہیں کیا عجب اس کا تصفیہ و مجاہدہ مقصود ہو ہرگز اس کی شکایت نہ کرے۔ سر تسلیم خم کرکے اپنا کام کرتا رہے ؎

باغباں گر پنج روزے صحبت گل بایدش ❊ بر جفائے خار ہجراں صبر بلبل بایدش

اے دل اندر بند زلفش از پریشانی منال ❊ مرغ زیرک چوں بدام افتد تحمل بایدش

ابو علی دقاق فرماتے ہیں: صاحب الحزن یقطع من طریق اللہ تعالیٰ مالا یقطعہ من فقد حزنہ سنین البتہ فکر لایعنی قلب کا ستیاناس کر دیتی ہے۔

۱؎ جواہر غیبی ۱۲ ۲؎ حدیث شریف میں ہے کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم متواصل الاحزان دائم الفکرۃ لیس لہ راحۃ ترمذی ۳؎ قشیریہ ۱۲

دوسرا رکن ریاضت تفصیلی میں۔ اس میں دو قسم ہیں۔ قسم اول اخلاق حمیدہ میں، اور وہ چند مقامات ہیں۔ توبہ، صبر، شکر، خوف، رجار، زہد، توحید، توکل، محبت، شوق اخلاص وصدق، مراقبہ، محاسبہ، تفکر، ہر ایک مقام کو ایک فصل میں بیان کیا جاتا ہے مع اس کی دلیل اور ماہیت وطریق تحصیل کے یہ سب احیاء العلوم سے لیا گیا ہے اور جو مضمون دوسری جگہ کا ہے اس پر حاشیہ لکھ دیا ہے۔

فصل ۱ توبہ میں:۔ قال اللہ تعالیٰ[۱] یاَیُّہا الذین اٰمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحاً۔ الآیۃ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یایہا الناس توبوا الی اللہ الحدیث رواہ مسلم

ماہیت:۔ خطا کو یاد کر کے دل دکھ جانا اور اس کیلئے لازم ہے اس گناہ کا ترک کر دینا اور آئندہ کو پختہ ارادہ رکھنا کہ اب نہ کرینگے۔ اور خواہش کے وقت نفس کو روکنا۔

طریق تحصیل۔ قرآن وحدیث میں جو وعیدیں گناہوں پر آتی ہیں ان کو یاد کرے اور سوچے۔ اس سے گناہ پر دل میں سوزش پیدا ہوگی۔ یہی توبہ ہے۔

احکام:۔ اگر نماز روزہ وغیرہ قضا ہوا ہو اس کی قضا کرے اگر بندوں کے حقوق ضائع ہوئے ہوں ان سے معاف کرائے یا ادا کرے۔

فصل ۲ صبر میں:۔ قال[۲] اللہ تعالیٰ یایہا الذین اٰمنوا اصبروا الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجب الامر مؤمن ان امرہٗ کلہ خیر ولیس ذلک لاحد للمؤمن ان اصابتہ سراء شکر وان اصابتہ ضراء صبر فکان خیراً لہ۔ رواہ مسلم۔

---

[۱] فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو توبہ کرو۔ اللہ کیطرف توبہ خالص۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو اللہ کی طرف سے توبہ کرو۔ [۲] فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو! صبر کرو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب ہے مؤمن پر کہ اسکی ہر بات بہتر ہے اور نہیں میسر ہے یہ کسی کو مگر مؤمن ہی کو اگر پہنچی اس کو خوشی صبر کیا۔ اور اگر پہنچی اس کو سختی صبر کیا پس اس کے لئے بہتر ہے۔ ۱۲

ماہیت: انسان کے اندر دو قوتیں ہیں، ایک دین پر ابھارتی ہے دوسری ہوائے نفسانی پر، سو محرک دینی کو محرک ہوا پر غالب کر دینا صبر ہے۔

طریق تحصیل: اس قوت ہوا کو ضعیف اور کمزور کرنا چاہیئے۔

فصل ۳ شکر میں: قال اللہ تعالیٰ واشکروا لی[۱] الآیۃ۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصابتہ سراء شکر۔ رواہ مسلم وقد مرّ انفا

ماہیت: نعمت کو منعم حقیقی کی طرف سے سمجھنا اور اس سمجھنے سے دو باتیں ضرور پیدا ہوتی ہیں ایک منعم سے خوش ہونا، دوسرے اس کی خدمتگزاری و امتثال اوامر میں سرگرمی کرنا

طریق تحصیل: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو سوچا کرے اور یاد کیا کرے۔

فصل ۴ رجا میں: قال اللہ تعالیٰ[۲] لاتقنطوا من رحمۃ اللہ الآیۃ وقال رسول صلی اللہ علیہ وسلم الکافر ما عند اللہ من الرحمۃ ما قنط من جنتہ احد متفق علیہ

ماہیت: محبوب چیزوں یعنی فضل و مغفرت و نعمت و جنت کے انتظار میں قلب کو راحت پیدا ہونا اور ان چیزوں کے حاصل کرنے کی تدبیر اور کوشش کرنا، سو جو شخص رحمت و جنت کا منتظر رہے مگر اس کے حاصل کرنیکے اسباب یعنی عمل صالح و توبہ وغیرہ کو اختیار نہ کرے اسکو مقام رجا حاصل نہیں وہ دھوکہ میں ہے جیسے کوئی شخص تخم پاشی نہ کرے۔ اور غلہ پیدا ہونے کا منتظر رہے صرف ہوس خام ہے

طریق تحصیل: اللہ تعالیٰ کی وسعتِ رحمت اور عنایت کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے

---

[۱] فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور شکر کرو میرا ۱۲ [۲] فرمایا اللہ تعالیٰ نے ناامید نہ ہو اللہ کی رحمت سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کافر بھی اللہ کی رحمت کا حال جانے تو اس کی جنت سے ناامید نہ ہو۔

فصل ۵ خوف میں [1] قال اللہ تعالیٰ واخشونِ الآیۃ۔ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من خاف ادلج بلغ المنزل الا ان سلعۃ اللہ غالیۃ الا ان سلعۃ اللہ الجنۃ۔ رواہ الترمذی۔

ماہیت:۔ قلب کو دردناک ہونا ایسی چیز کے خیال میں جو ناگوار طبع ہو اور اس کے آئندہ واقع ہونے کا اندیشہ ہو۔ **طریق تحصیل**:۔ اللہ تعالیٰ کے قہر و عتاب کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے

فصل ۶ زہد میں:۔ قال [2] اللہ تعالیٰ لکیلا تاسوا علیٰ ما فاتکم ولا تفرحوا بما اٰتاکم وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اول صلاح ھذہ الامۃ الیقین و الزھد واول فسادھا البخل والامل۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

ماہیت:۔ کسی رغبت کی چیز کو چھوڑ کر اس سے بہتر چیز کی طرف مائل ہونا مثلاً دنیا کی رغبت علیحدہ کر کے آخرت کی طرف رغبت کرنا، **طریق تحصیل**:۔ دنیا کے عیوب اور مضرتوں اور فنا ہونے کو اور آخرت کے منافع اور بقا کو یاد کرے اور سوچے۔

فصل ۷ توحید میں:۔ یہاں توحید فعالی مراد ہے:۔ قال [3] اللہ تعالیٰ واللہ خلقکم و ما تعملون الآیۃ۔ وما تشاءون الا ان یشاء اللہ رب العلمین ہ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علیٰ ان ینفعوک بشیء

---

[1] فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ڈرو مجھ سے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو ڈرتا ہے رات ہی سے چلتا ہے اور جو رات ہی چلتا ہے منزل پر پہنچ جاتا ہے من لو اللہ کا سودا گراں ہے آگاہ اللہ کا سودا جنت ہے۔ [2] تاکہ نہ افسوس کرو فوت ہوئی چیز پر اور خوشی سے نہ اترا جاؤ اس پر جو تم کو دیا ہے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے اول بہتری اس امت کی یقین ہے اور زہد اور اول بگاڑ اس امت کا بخل ہے اور طول امل ہے ۱۲ [3] فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تم کو اور سب عملوں کو اور فرمایا نہیں چاہتے ہو تم کسی چیز کو مگر یہ کہ اللہ چاہے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے جان لو کہ اگر سب کے سب متفق ہو جاویں اس پر کہ تم کو کچھ نفع نہ پہنچا دیں گے مگر اسی چیز کا کہ اللہ نے لکھدی ہے اور اگر سب کے سب متفق ہو جائیں کہ تم کو ضرر پہنچائیں گے ہرگز ضرر نہ پہنچا دیں گے مگر اسی چیز کا جو اللہ نے لکھدی ہے۔

لو ینفعوك الا بشیٔ قد کتبہ اللّٰہ لك و لو اجتمعوا علٰی ان یضروك بشیٔ لم یضروك بشیٔ قد کتبہ اللّٰہ علیك۔ رواہ احمد و الترمذی ۔

ماہیت:۔ یہ یقین کر لینا کہ بدون ارادۂ خداوندی کے کچھ نہیں ہو سکتا۔

طریق تحصیل:۔ مخلوق کی عجز اور خالق کی قدرت کو یاد کرے اور سوچا کرے

فصل ۸ توکل میں:۔ قال اللّٰہ تعالٰی وعلی اللّٰہ فلیتوکل المؤمنون ۱ وقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم واذا سألت فاسأل اللّٰہ اِذا استعنت فاستعن اللّٰہ رواہ احمد والترمذی۔

ماہیت صرف وکیل یعنی کارساز پر قلب کا اعتماد کرنا **طریق تحصیل** اسکی عنایتوں اور وعدوں اور اپنی گذشتہ کامیابیوں کا یاد کرنا اور سوچنا۔

فصل ۹ محبت میں:۔ قال اللّٰہ تعالٰی یحبہم ویحبونہ الآیۃ ۳ وَ قالَ رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم من احب اللّٰہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللّٰہ کرہ اللّٰہ لقائہ ومتفق علیہ۔

ماہیت:۔ طبیعت کا مائل ہونا ایسی چیز کی طرف جس سے لذت حاصل ہو، یعنی میلان اگر قوی ہو جاتا ہے اس کو عشق کہتے ہیں۔ **طریق تحصیل** دنیا کے علائق

---

۱ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اللہ ہی پر چاہیئے کہ توکل کریں۔ ایمان والے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جب مانگو کچھ تو اللہ سے مانگو اور جب مدد چاہو تو اللہ سے مدد چاہو۔ ۲ از کتاب زرد ۳ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوست رکھتا ہے اللہ ان کو اور وہ دوست رکھتے ہیں اللہ کو اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو دوست رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو اور جو برا سمجھتا ہے اللہ کی ملاقات کو برا سمجھتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو ۱۲

کو قطع کرے یعنی غیر اللہ کی محبت کو دل سے نکالے۔ کیونکہ دو محبتیں ایک دل میں جمع نہیں ہوتیں اور اللہ تعالیٰ کے کمالات و اوصاف و انعام کو یاد کرے اور سوچے

فصل شوق میں: قال[1] اللہ تعالیٰ من کان یرجوا لقاء اللہ فان اجل اللہ لآت الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسالک النظر الی وجھک والشوق الی لقائک. رواہ النسائی۔

ماھیت جس محبوب چیز کا من وجہ علم ہو اور من وجہ علم نہ ہو اسکو بکمالہ جاننے اور دیکھنے کی خواہش طبعی ہونا **طریق تحصیل** محبت کا پیدا کرلینا کیونکہ محبت کیلئے شوق لازم ہے۔

فصل[2] انس میں: قال[3] اللہ تعالیٰ ھو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین الآیۃ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لایقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتھم الملٰئکۃ وغشیتھم الرحمۃ ونزلت علیھم السکینۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ رواہ مسلم۔

ماھیت: جو چیز من وجہ ظاہر و معلوم ہو اور من وجہ مخفی و مجہول ہو اگر وجوہ مخفیہ

---

[1] اس میں اہل شوق کی تسلی ہے کذا قال ابو عثمان " قشیریہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا امیدوار ہے تو اللہ کی مدت (یعنی موت) تو آنے ہی والی ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگتا ہوں تجھ سے زیارت تیری وجہ مبارک کی اور شوق تیری ملاقات کا " [2] انس میں جملہ احوال ہے مقامات میں اس کا ذکر تبعاً آگیا کیونکہ یہ آثار محبت سے ہے " [3] فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ اللہ ایسا ہے کہ اتارا تسکین اور اطمینان کو مومنین کے دلوں میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیٹھتے ہیں لوگ کہ ذکر کرتے ہیں اللہ کا مگر گھیر لیتے ہیں ان کو ملائکہ رحمت اور ڈھانپ لیتی ہے ان کو رحمت خداوندی اور اترتی ہے انپر تسکین اور اطمینان اور یاد کرتا ہے اللہ ان کو ان میں جو ان کے پاس ہیں یعنی ملائکہ کی جماعت میں "

پر نظر واقع ہو کر اس کے ادراک کی خواہش ہو اس کو شوق کہتے ہیں اور اگر وجوہ معلومہ پر نظر واقع ہو کر اس پر فرح و سرور ہو اسکو انس کہتے ہیں یہ فرحت کبھی یہاں تک غلبہ کرتی ہے کہ مطلوب کے صفات جلال پیش نظر نہیں رہتے اور اس وجہ سے اس کے اقوال و افعال میں کسی قدر بے تکلفی ہونے لگتی ہے اسکو انبساط اور ادلال کہتے ہیں۔ چونکہ یہ بھی آثار محبت سے ہے اسکی تحصیل کیلئے کوئی جداگانہ طریق نہیں ہے۔

فصل[۱۲] رضا میں:۔ قال اللہ تعالیٰ[۱] رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن آدم رضاہ بما قضی اللہ لہ۔ رواہ احمد وترمذی۔

ماہیت:۔ حکم قضا[۳] پر اعتراض نہ کرنا، نہ زبان سے نہ دل سے۔ بعض اوقات اس کا یہاں تک غلبہ ہوتا ہے کہ تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی۔ یہ بھی آثار محبت سے ہے اس کی تحصیل کا جداگانہ طریق نہیں ہے۔

قد اختلف العراقیون والخراسانیون فی الرضا ہل ہو من الاحوال او من المقامات فاہل خراسان قالوا الرضا من جملۃ المقامات وہو نہایۃ التوکل ومعناہ المرکو دل انہ مما یتوصل الیہ العبد باکتسابہ واما العراقیون فانہم قالوا الرضا من جملۃ الاحوال ولیس ذلک کسبا للعبد بل ہو نازلۃ تحل بالقلب کسائر الاحوال ویمکن الجمع بین اللسانین فیقال بدایۃ الرضا مکتسبۃ للعبد وہی من المقامات ونہایتہ من جملۃ الاحوال ولیست مکتسبۃ ۱۲ قشیریہ [۱] راضی ہوا اللہ ان سے اور وہ اللہ سے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے آدمی کی سعادت سے ہے راضی رہنا اور اس پر جو اس کیلئے اللہ نے مقرر کر دیا ۱۲ [۳] عن ابی علی الدقاق یقول لیس الرضا ان لا یحس بالبلاء انما الرضا ان لا تعترض علی الحکم والقضاء ۱۲ قشیریہ ۱۲

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

فصل ۱۳ نیت و ارادہ میں:۔ قال اللہ تعالیٰ ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداوۃ والعشی یریدون وجھہ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات۔ متفق علیہ۔

ماہیت:۔ دل کا ابھرنا ایسی چیز کی طرف جس کو اپنی غرض اور نفع کے موافق سمجھتا ہے۔ **طریق تحصیل** اس چیز کی مثلاً عمل صالح و سلوک طریق آخرت کے منافع و مصالح کی معرفت حاصل کر کے ان میں غور کرے دل کو حرکت پیدا ہوگی

فصل ۱۴ اخلاص میں:۔ قال اللہ تعالیٰ وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء الآیۃ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا صلے فی العلانیۃ وصلے فی السر فاحسن قال اللہ تعالیٰ ھذا عبدی حقا رواہ ابن ماجۃ۔

ماہیت:۔ اپنی طاعت میں صرف اللہ کے تقرب و رضا کا قصد رکھنا اور مخلوق کی خوشنودی و رضامندی یا اپنی کسی نفسانی خواہش کے قصد کو نہ ملنے دینا۔

طریق تحصیل:۔ معالجہ ریا میں معلوم ہوگا کیونکہ ریا کو دفع کرنا عین اخلاص کا حاصل کرنا ہے۔

لہ اور مت دھتکارو اے محمد اُن کو جو پکارتے رہتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام (یعنی ہر وقت) چاہتے ہیں خاص ذات باری تعالیٰ کو اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اعمال کا اعتبار تو نیت سے ہے ۱۲ ۔ لہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہیں حکم ہوا ان کو مگر اس کا کہ عبادت کریں اللہ تعالیٰ کی خالص کرنے والے ہوں اس کے واسطے دین کو اور طرف سے پھرے ہوئے ہوں اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی سب کے سامنے بھی نماز اچھی طرح پڑھتا ہے اور تنہائی میں بھی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا بندہ ہے ٹھیک ۱۲

فصل ۱۵ صدق میں:- مراد اس سے خالص صدق ہے یعنی مقامات میں صادق ہونا۔ قال اللہ تعالیٰ انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولٰئک ھو الصّٰدقون ہ وعن عائشۃ قالت مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی بکر وھو یلعن بعض رقیقہ فالتفت الیہ فقال لعانین وصد یقین الی قول ابی بکر لا اعود۔ رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔

ماہیت:- جس مقام کو حاصل کرے کمال کو پہنچا دے اس میں کسر نہ رہے۔

طریق تحصیل:- ہمیشہ نگران رہے اگر کچھ کمی ہو جاوے تو اس کا تدارک کرے۔ اسی طرح چند روز میں کمال حاصل ہو جاوے گا۔

فصل ۱۶ مراقبے میں:- قال اللہ تعالیٰ ان اللہ کان علیٰ کل شیٔ رقیبا وَ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک رواہ مسلم۔ وقال علیہ السلام احفظ اللہ جدہ تجاھک رواہ احمد والترمذی۔

لہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومن تو وہی ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر پھر کچھ تردد نہیں کیا اور جہاد کیا اپنی جان مال سے اللہ کی راہ میں یہی لوگ ہیں پورے سچے اور حضرت عائشہ رضہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کا گذر حضرت ابوبکر پر ہوا۔ اور وہ اپنے ایک غلام لعنت کر رہے تھے آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا لعنت کرنے والے اور پھر صدیق، پھر ابوبکر رضہ نے کہا اب ایسا نہ کروں گا ۱۲ ٹلہ از کاتب الحروف ٹلہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیشک اللہ ہے ہر چیز کا نگہبان اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احسان یہ ہے کہ اللہ کی ایسی عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ اور فرمایا اللہ کا دھیان رکھو پاؤ گے اپنے مقابل ۱۲

ماهیت:۔ دل سے دھیان رکھنا اس شخص کا جو اس کا دیکھ بھال کر رہا ہے۔

طریق تحصیل یہ جانے کہ اللہ تعالیٰ میرے ظاہر اور باطن پر مطلع ہے اور کوئی بات کسی وقت اس سے پوشیدہ نہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی عظمت و قدرت وجلال اور اس کے عذاب وعقوبت کو بھی یاد کرے اور اس کی مواظبت سے وہ دھیان بندھنے لگے گا کہ پھر کوئی کام خلاف مرضی اللہ تعالیٰ کے اس سے نہ ہوگا۔

فصل ۱۲ فکر میں:۔ قال اللہ تعالیٰ ویضرب اللہ الامثال للناس لعلھم یتفکرون ہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاٰثروا ما یبقیٰ علی ما یفنیٰ رواہ احمد۔ **ماہیت**:۔ دو معلوم چیزوں کا ذہن میں حاضر کرنا جس سے تیسری بات ذہن میں آجاوے۔ مثلاً ایک بات یہ جانتا ہے کہ آخرت باقی ہے۔ دوسری یہ بات جانتا ہے کہ باقی قابل ترجیح کے ہے ان دونوں سے تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ آخرت قابل ترجیح کے ہے۔ ان دونوں چیزوں کا حاضر فی الذہن کرنا یہی تحصیل کا طریق ہے۔ ان مقامات مذکورہ کی تصحیح سے اور مقامات بھی درست ہو جاتے ہیں۔ تقویٰ، ورع، قناعت، یقین، عبودیت، استقامت، حیا، حریت، فتوت، خلق، ادب، معرفت جن کا ذکر ان نصوص میں ہے۔ اتقوا اللہ من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ القناعۃ کنز لا یفنیٰ وبالاخرۃ ھم یوقنون ہ واعبد ربک حتی یاتیک الیقین

لہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور بیان کرتا ہے اللہ لوگوں کیلئے مثالیں شاید کچھ سوچیں (فکر کریں) اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بس اختیار کرو باقی چیز کو فانی پر۔ ۱۲

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا الآیۃ۔ اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَاءِ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔ قَوْلُهٗ علیہ السلام یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔ قشیریہ، چونکہ یہ ترتیب بہت ظاہر ہے اس لئے ہم نے تفصیل کو موجب تطویل سمجھا۔

دوسری قسم اخلاق ذمیمہ میں

اور وہ چند چیزیں ہیں۔ شہوت، آفات لسان، غضب، حقد، حسد، حب دنیا، بخل حرص، حب جاہ، ریا، عجب، غرور، ان چیزوں کا زائل کرنا سالک کو ضرور ہے ان کو بھی چند فصلوں میں ذکر کرتے ہیں۔ مثل قسم اول کے یہ بھی احیا سے منقول ہے۔

فصل شہوت میں:۔ قَالَ اللّٰهُ تعالیٰ وَیُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا۔ **ماہیت:**۔ ظاہر ہے معالجہ مجاہدہ کرنا چاہیئے مجاہدہ کا طریق باب دوم میں معلوم ہو چکا ہے۔

فصل۔ آفات لسان میں قَالَ اللّٰهُ تعالیٰ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ الآیۃ۔ وَقَالَ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیہ وسلم من صمت نجا۔ رواہ احمد والترمذی یہ بہت سی آفتیں ہیں۔ فضول باتیں کرنا، خلاف شرع باتیں کرنا، بحث ومباحثہ ناحق کا تکرار لڑائی کرنا، کلام میں بناوٹ وتکلف کرنا، گالی گلوچ کرنا، کسی پر لعنت کرنا، گانا بجانا، دل لگی

۱؎ اور چاہتے ہیں وہ لوگ کہ پیروی کرتے ہیں۔ خواہشوں کی حق سے پھر جاؤ، تم بہت پھر جانا ۱۲

۲؎ نہیں بولتا ہے کچھ بات مگر نزدیک اس کے نگہبان ہے تیار۔ ۱۲

کرنا، جس سے دوسرے کو ایذا پہنچے۔ یا اس میں زیادہ مشغولی کرنا، کسی کا راز ظاہر کرنا، جھوٹا وعدہ کرنا، جھوٹ بولنا یا جھوٹی قسم کھانا یا جھوٹی گواہی دینا، غیبت کرنا، چغلخوری کرنا، دونوں طرف جاکر دو رویا باتیں بنانا، کسی کی زیادہ تعریف کرنا، ذات، صفات الٰہی میں محض اٹکل پچو گفتگو کرنا، علما سے فضول باتیں پوچھنا،

معالجہ:۔ جو بات کہنا ہو تھوڑی دیر پہلے تامل کر لے کہ اس سے اللہ تعالیٰ جو کہ سمیع بصیر ہیں ناخوش تو نہ ہونگے۔ انشاء اللہ کوئی بات گناہ کی منہ سے نہ نکلے گی۔

فصل غضب میں:۔ قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ قُلُوْبِہِمُ الْحَمِیَّۃَ حَمِیَّۃَ الْجَاہِلِیَّۃِ الآیہ۔ وَقَالَ النبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم لا تغضب رواہ البخاری

ماہیت:۔ جوش مارنا خون قلب کا بدلہ لینے کیلئے۔

معالجہ:۔ یہ یاد کرے کہ اللہ تعالیٰ کی مجھ پر زیادہ قدرت ہے اور میں اسکی نافرمانی بھی کیا کرتا ہوں۔ اگر وہ بھی مجھ سے یہی معاملہ کریں۔ تو کیا ہو اور یہ سوچے کہ بدون ارادہ خداوندی کے کچھ واقع نہیں ہوتا، سو میں کیا چیز ہوں کہ مشیت الٰہی میں مزاحمت کروں اور زبان سے اعوذ باللہ پڑھے۔ اور اگر کھڑا ہو بیٹھ جاوے تو اس شخص سے علیحدہ ہو جاوے یا اس کو علیحدہ کر دے۔

فصل حقد میں:۔ قَالَ اللّٰہُ تعالیٰ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ

---

[1] قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا غضب احدکم فلیتوضأ رواہ ابوداؤد وقال علیہ السلام اذا غضب احدکم وہو قائم فلیجلس فان ذہب عنہ الغضب والا فلیضطجع رواہ احمد والترمذی ۱۲ [2] جب کیا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے اپنے دلوں میں کد کد جاہلیت کی اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے غصہ مت کرو ۱۲

[3] اختیار کرو معاف کر دینے کو اور حکم کرو اچھی بات کا اور منہ موڑ لو جاہلوں سے اور فرمایا رسول علیہ السلام نے آپس میں بغض نہ رکھو۔

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

عَنِ الجَاهِلِیْنَ الآیۃ وَقَال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تغضبوا متفق علیہ۔ ماھیت:۔ جب غصے میں بدلہ لینے کی قدرت نہیں ہوتی تو اس کے ضبط کرنے سے اس شخص کی طرف سے دل پر ایک قسم کی گرانی ہوجاتی ہے اس کو حقد یعنی کینہ کہتے ہیں۔ معالجہ:۔ اس شخص کا قصور معاف کر کے اس سے میل جول شروع کرے گو تبکلف سہی۔ چند روز میں کینہ دل سے نکل جاویگا

فصل حسد میں:۔ قال اللہ تعالی ومن شر حاسد اذا حسد[1]۔ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تحاسدوا۔ رواہ البخاری[2]۔

ماھیت:۔ کسی شخص کی اچھی حالت کا ناگوار گذرنا اور یہ آرزو کرنا کہ یہ اچھی حالت اسکی زائل ہوجاوے۔ معالجہ:۔ گو تبکلف ہی سہی اس شخص کی خوب تعریف کیا کرو۔ اور اس کے ساتھ خوب احسان سلوک تواضع سے پیش آؤ۔ ان معاملات سے اس شخص کے قلب میں تمہاری محبت پیدا ہوگی اور حسد جاتا رہے گا۔

فصل حب دنیا میں:۔ قال اللہ تعالی وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور[3] الآیۃ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر۔ رواہ مسلم[4]۔ ماھیت دنیا جس چیز میں فی الحال حظ نفس ہو اور آخرت میں اس کا کوئی نیک ثمرہ مرتب نہ ہو وہ دنیا ہے۔ معالجہ:۔ موت کو کثرت سے یاد کرے اور مدتوں کیلئے منصوبے اور سامان نہ کرے۔

---

[1] از کاتب الحروف ۱۲ [2] اور پناہ مانگتا ہوں میں حاسد کے شر سے جب حسد کرے اور فرمایا رسول علیہ السلام نے آپس میں حسد نہ کرو۔ ۱۲ [3] اور نہیں ہے زندگانی مگر دھوکے کی ٹٹی اور [4] فرمایا رسول علیہ السلام نے دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ۱۲۔

فصل بخل میں:۔ قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِہٖ وَ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ السلام والبخیل بَعِیْدٌ مِنَ اللہ بَعِیْدٌ مِنَ الجنۃ بعید من الناس قریب من النار۔ رواہ الترمذی **ماہیت** جس چیز کا خرچ کرنا شرعًا یا مروتًا ضروری ہو اس میں تنگدلی کرنا۔ **معالجہ**:۔ مال کی محبت کو دل سے نکالے اور حب مال کے نکالنے کا وہی طریق ہے جو معالجہ حب دنیا میں مذکور ہوا

فصل حرص میں:۔ قَالَ اللہ تعالیٰ وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ زَھْرَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا الآیۃ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وسلم یھرم ابن آدم وَیشعب منہ اثنان الحرص علی المال والحرص علی العمر۔ متفق علیہ۔

ماہیت:۔ قلب کا مشغول ہونا مال وغیرہ کے ساتھ۔ **معالجہ** خرچ گھٹاوے تاکہ بہت زیادہ آمدنی کی فکر نہ ہو۔ اور آئندہ کی فکر نہ کرے کہ کیا ہوگا۔ اور یہ سوچے کہ حریص وطامع ہمیشہ ذلیل وخوار رہتا ہے۔ **فصل حب جاہ میں**:۔ قَالَ اللہ تعالیٰ تلک الدار الآخرۃ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ الآیۃ وَقَالَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسلم مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِی

ف جو بخل کرتا ہے وہ نہیں بخل کرتا مگر اپنے آپ سے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کنجوس دور ہے اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگوں سے قریب ہے دوزخ سے ۱۲ ملمہ ہرگز نہ بڑھاؤ اپنی آنکھیں اس چیز کی طرف جس سے ہم نے نفع دیا ان کافروں کے مختلف گروہوں کو آرائش زندگانی دنیا کی اور فرمایا رسول اللہ علیہ السلام نے آدمی بوڑھا ہوتا رہتا ہے اور اسکی دو چیزیں بڑھتی رہتی ہیں۔ حرص کرنا مال پر اور حرص کرنا عمر پر ۱۲ ف اور وہ جو دار آخرت ہے کرینگے ہم اس کو ان ہی لوگوں کیلئے نہیں چاہتے ہیں زمین میں اپنی بڑائی اور نہ دھوم مچانا اور انجام کار ہے متقیوں ہی کیلئے اور فرمایا رسول علیہ السلام نے

غنم بافسد لہا من حرص المرءِ علی المال والشرف لدینہ رواہ الترمذی
ماھیت:۔ لوگوں کے دلوں کا مسخر ہو جانا جس سے وہ لوگ اس کی تعظیم واطاعت کریں۔ معالجہ یوں سوچے کہ جو لوگ میری تعظیم واطاعت کر رہے ہیں نہ یہ رہیں گے نہ میں رہوں گا پھر ایسی موہوم وفانی چیز پر خوش ہونا نادانی ہے۔ اور دوسرا علاج یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے کہ شرع کے خلاف تو نہ ہو مگر عرفًا اس شخص کی شان کے خلاف ہو، اس سے لوگوں کی نظر میں ذلیل ہو جاوے گا۔ مگر مقتدا کو ایسا کام کرنا زیبا نہیں دین میں فتور پڑے گا۔

فصل ریا میں:۔ قال اللہ تعالیٰ یُرَاؤُنَ النَّاسَ الآیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسیر الریاء شرک رواہ ابن ماجۃ۔

ماھیت:۔ اللہ تعالیٰ کی طاعت میں یہ قصد کرنا کہ لوگوں کی نظر میں میری قدر ہو جائے۔ معالجہ:۔ حب جاہ کو دل سے نکالے کیونکہ ریاء اسی کا شعبہ ہے اور عبادت پوشیدہ کیا کرے یعنی جو عبادت کہ جماعت سے نہیں ہے اور جس عبادت کا اظہار ضرور ہے اسکے لئے ازالۂ حب جاہ کافی ہے۔ ایک طریق معالجہ کا حضرت سیدی مرشدی مولائی الحاج حافظ محمد امداد اللہ دامت برکاتہم کا ارشاد فرمودہ ہے وہ یہ کہ جس عبادت میں ریاء ہو اس کو خوب کثرت سے کرے پھر نہ کوئی التفات کریگا نہ اس کو یہ خیال رہے گا وہ چند روز میں ریاء سے عادت پھر عادت سے عبادت اور اخلاص بن جاویگی۔

(بقیہ حاشیہ ص۱۲۵) دو بھوکے بھیڑیے کہ بکریوں کے گلے میں چھوڑ دیئے جائیں اس گلے کو اتنا تباہ نہیں کرتے جتنا آدمی کی حرص مال پر اور جاہ پر اس کے دین کو تباہ کردیتی ہے ۱۲ حاشیہ صفحہ ہذا ۱؎ دکھاتے ہیں وہ لوگوں کو اور فرمایا رسول علیہ السلام نے بتحقیق تھوڑی ریا بھی شرک ہے ۱۲

فصل تکبر میں:۔ قال اللہ تعالیٰ إن اللہ لا یحب المستکبرین وَقَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر رواہ مسلم۔ **ماہیت**:۔ اپنے کو صفات کمال میں دوسرے سے بڑھکر سمجھنا، **معالجہ**[1]:۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرے اس کے مقابلہ میں اپنے کمالات کو ہیچ پائیگا اور جس شخص سے اپنے کو بڑا سمجھتا ہے اس کے ساتھ تعظیم و تواضع سے پیش آوے یہاں تک کہ اس کا خوگر ہو جاوے۔

فصل عجب میں:۔ قال اللہ تعالیٰ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ الآیۃ۔ وَقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما المہلکات فھویٰ متبع وشح مطاع واعجاب المرء بنفسہ وھی اشدھن. رواہ البیہقی فی شعب الایمان **ماہیت**:۔ اپنے کمال کو اپنی طرف نسبت کرنا اور اس کا خوف نہ ہونا کہ شاید سلب ہو جاوے۔ **معالجہ**:۔ اس کمال کو عطائے خداوندی سمجھے اور اس کی استغنائے قدرت کو یاد کر کے ڈرے کہ شاید سلب ہو جائے۔

فصل غرور میں:۔ قَالَ اللہ تعالیٰ وَلَا یَغُرَّنَّکُم بِاللہِ الغرور الآیۃ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم التجافی ودار الغرور رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ **ماہیت**:۔ جو اعتقاد خواہش نفسانی کے موافق ہو اور اسکی طرف طبیعت مائل ہو کسی شبہ اور شیطان کے دھوکے کے سبب

---

[1] کاتب الحروف ۱۲ اسے جبکہ بھلا معلوم ہوا تم کو تمہارا زیادہ ہونا اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے رہے مہلکات سو وہ خواہش ہے جسکی پیروی کی جائے اور بخل ہے جس کے موافق عمل درآمد ہو اور اچھا سمجھنا آدمی کا اپنے آپ اور یہ ان سب سے بڑھکر ہے ۱۲ اسے اور نہ دھوکا دے تمکو اللہ کی باتوں میں شیطان اور فرمایا رسول علیہ السلام نے الگ رہو دھوکے کی گھر یعنے دنیا سے ۱۲

اس پر نفس کو اطمینان حاصل ہونا۔ معالجہ:۔ ہمیشہ اپنے اعمال واحوال کو قرآن و حدیث وبزرگان دین کے اقوال وافعال سے ملاتا رہے ان رزائل کے ازالہ سے باقی رزائل سب دفع ہوجاویں گے۔ چنانچہ ظاہر ہے ان اوصاف حمیدہ وذمیمہ کو کسی بزرگ نے دو رباعیوں میں اختصار واجمال کے ساتھ جمع فرمایا ہے وہ رباعیاں قابل یاد رکھنے کے بلکہ وظیفہ بنانے کے ہیں۔

رُباعی

خواہی کہ شوی بمنزلِ قربِ عظیم ... دہ چیز بنفس خویش فرما تعلیم
صبر و شکر و قناعت وعلم و یقین ... تفویض و توکل و رضا و تسلیم

رُباعی

خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ ... دہ چیز بروں کن از درون سینہ
حرص و امل و غضب و دروغ و غیبت ... بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ

فصل:۔ جاننا چاہیئے کہ مقام مراقبہ کے متعلق دو چیزیں اور ہیں۔ ایک مشارطہ کہ مراقبے سے پہلے ہے۔ دوسرے محاسبہ۔ جو مراقبے کے بعد ہے۔ مشارطت یہ کہ روزانہ صبح کو اٹھ کر تھوڑی دیر تنہائی میں بیٹھ کر اپنے نفس کو خوب فہمائش کرے کہ دیکھ فلاں فلاں کام کیجیو، فلاں فلاں مت کیجیو، اس کے بعد مراقبہ یعنی نگہداشت اس معاہدہ کی رکھنا چاہیئے جب دن ختم ہو پھر سوتے وقت محاسبہ کرے یعنی صبح سے شام تک جو اعمال کئے ہیں ان کو تفصیلاً یاد کرے جو نیک کام کئے ہوں ان پر شکر الٰہی بجالائے۔ جو برے کام کئے ہوں یا نیک کاموں میں کوئی آمیزش ہوگئی ہو اس پر نفس کو ملامت وزجر و توبیخ کرے اور اگر خالی زجر و توبیخ کافی نہ ہو تو کچھ مناسب سزا بھی تجویز کرکے عملدرآمد کرے قال اللہ تعالیٰ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ (از احیاء العلوم)

۱؎ چاہیئے کہ دیکھ بھال لے۔ ہر شخص کیا چیز آگے بھیجی ہے کل (قیامت) کے لئے ۱۲

تیسرا باب مسائل فرعیہ میں

اس باب میں بعض بعض ضروری مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔ چند فصلوں میں
فصل بعد وصول کے مردود نہیں ہوتا۔ جو مردود ہوا وصول سے پہلے ہوا۔ **فصل**۔ اولیائ
کو عبادت میں دوسروں سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ عبودیت و اخلاص زیادہ ہوتا
ہے۔ **فصل**:۔ خرق عادت کئی قسم پر ہے ایک قسم کشف ہے وہ دو طرح ہے۔ کشف
کونی، کشفِ الٰہی۔ کشف کونی یہ کہ بعد مکانی یا زمانی اس کیلئے حجاب نہ رہے کسی چیز کا
حال معلوم ہو جائے۔ کشفِ الٰہی یہ کہ علوم و اسرار و معارف متعلق سلوک کے یا متعلق
ذات صفات کے اس کے قلب پر وارد ہوں۔ یا عالم مثال میں یہ چیزیں متمثل ہو کر
مکشوف ہوں۔ دوسری قسم الہام ہے کہ صوفی کے قلب پر اطمینان کے ساتھ کوئی علم[1]
القا ہو۔ کبھی ہاتف غیبی کی آواز سن لیتا ہے۔ تیسری قسم تصرف تاثیر ہے یہ دو طرح
ہے تاثیر کرنا باطن مرید میں جس سے اسکو حق تعالیٰ کی طرف کشش پیدا ہو اور تاثیر
کرنا دوسری اشیائے عالم میں خواہ ہمت سے یا دعا سے، بے شمار حکایتیں اس
باب میں اولیاء اللہ سے منقول ہیں۔

فصل:۔ کشف و الہام سے علم ظنی حاصل ہوتا ہے اگر موافق قواعد شرعیہ
کے ہے۔ قابل قبول[2] ہوگا، ورنہ واجب الترک[3] ہے۔ اور اگر قواعد شرعیہ کیخلاف نہو

---

[1] اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ ۱۲ تاریخ بخاری [2] بعض صحابہ نے خواب میں اذان دیکھی اور حضور کے قبول فرمانیسے اسپر عمل ہوا ۱۲ ترمذی اور صحابہ کو غسل نبوی میں تردد ہوا کہ کپڑے اتاریں یا نہیں سبکو اونگھ آئی اور آواز ہاتف کی سنی کہ مع پارچہ غسل دیں اسپر عمل ہوا ۱۲ [3] کیونکہ شریعت دائمی ہے منسوخ نہیں ہوسکتی ۱۲

لیکن خود کشف کشف میں باہم اختلاف ہوا تو اگر وہ دونوں کشف ایک شخص کے ہیں تب تو اخیر کشف پر اعتماد ہوگا اور اگر وہ دونوں کشف دو شخصوں کے ہیں تو صاحب صحو کا کشف بہ نسبت صاحب سکر کے قابل عمل ہے اور اگر دونوں صاحب صحو ہیں تو جس کا کشف اکثر شرع کے موافق ہوتا ہو وہ قابل اعتبار ہے اور اگر اس میں بھی دونوں برابر ہیں تو جس شخص میں آثار قرب الٰہی و قبولیت کے زیادہ پائے جاویں اسکے کشف کو ترجیح ہوگی اور اگر اسؐ میں بھی برابر ہیں تو جسکو اپنا دل قبول کرے اسپر عمل جائز ہے۔ اور اگر ایک کشف ایک شخص کا، دوسرا کشف کئی شخصوں کا ہو تو جماعت کے کشف کو قوت ہوگی۔ البتہ اگر وہ تنہا سب سے اکمل ہے تو اس کے کشف کو ترجیح ہوگی۔ **فصل**:- خوارق کا ہونا ولایت کیلئے ضروری نہیں۔ بعض صحابہ سے عمر بھر میں ایک خرق عادت بھی واقع نہیں ہوا۔ حالانکہ وہ سب اولیا سے افضل ہیں فضیلت کا مدار قرب الٰہی و اخلاص عبادت پر ہے خوارق اکثر جوگیوں سے بھی واقع ہوتے ہیں۔ یہ ثمرہ ریاضت کا ہے۔ خرق عادت کا رتبہ ذکر قلبی سے بھی کم ہے صاحب عوارف نے غیر اہل خرق کو اہل خوارق سے افضل کہا ہے۔ عارفین کی بڑی کرامت یہ ہے کہ شریعت پر مستقیم ہوں اور بڑا کشف یہ ہے کہ طالبان حق کی استعداد معلوم کرکے اس کے موافق ان کی تربیت کریں۔

شیخ اکبر نے لکھا ہے کہ بعضے اہل کرامت نے مرنے کے وقت تمنا کی ہے کہ کاش ہم سے کرامتیں ظاہر نہ ہوتیں۔ رہا یہ شبہ کہ پھر اولیاء کا اولیاء ہونا کس طرح معلوم ہو

۱؎ صرف یہ قضیہ شرطیہ کاتب الحروف کا قول ہے ۲؎ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون۔ الایۃ ۱۲

سواوّل تو ولایت ایک امر مخفی ہے اس کے معلوم ہونے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اور اگر معلوم کرنے سے یہ مقصود ہے کہ ہم ان سے مستفید ہوں تو ان کی صحبت و تعلیم سے شرف حاصل کرو۔ جب اپنی حالت روز بروز متغیر پاؤ گے خود ہی معلوم ہو جاویگا کہ یہ شخص صاحب تاثیر ہے

فصل طریق تلاش پیر۔ کمال باطنی کا حاصل کرنا جب ضرور ٹھیرا اور عادۃ اللہ یوں ہی جاری ہے کہ بے توسیل پیر کے یہ راہ قطع نہیں ہوتی اس لئے پیر کا تلاش کرنا ضرور ٹھیرا۔ طریق اس کا یوں ہے کہ اکثر درویشوں سے جن پر احتمال کمال کا ہو ملتا رہے اور کسی کی عیب جوئی اور انکار میں مبادرت نہ کرے مگر جلدی سے بیعت بھی نہ کرے۔ اول یہ دیکھے کہ شریعت پر مستقیم ہے یا نہیں، اگر مستقیم نہیں اس سے علیحدہ ہو گو خوارق وغیرہ اس سے صادر ہوتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے[1] وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا الآیۃ وَقَالَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا۔ اور اگر شرع پر مستقیم ہے تو خود اس کا نیک اور ولی ہونا تو ثابت ہوگیا۔ مگر اس شخص کو تو ضرورت تربیت و تکمیل کی ہے۔ اس لئے ابھی بیعت نہ کرے بلکہ یہ بھی دیکھے کہ اس کی صحبت سے قلب میں کچھ اثر، (یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت، دنیا و معاصی سے نفرت) پیدا ہوتا ہے اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ لیکن اکثر عوام کو تھوڑی صحبت میں اس کا محسوس کرنا دشوار ہے۔ اس وقت یوں چاہئے کہ اس کے مریدوں میں سے جسکو عاقل راست گو دیکھے اس سے شیخ کی تاثیر کا حال دریافت کرے۔

---

[1] اور مت کہا مانو اے محمد ان میں سے کسی گنہگار کا اور نہ کسی کافر کا۔ اور فرمایا اللہ نے اور نہ کہا مانو اس کا جسکے دل کو ہم نے غافل کر دیا۔ اپنی یاد سے اور وہ اپنی خواہش کا پیرو ہے اور ہے اس کا کام حد سے بڑھا ہوا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور حدیث میں ہے۔ انما شفاء العی السوال۔ اگر کوئی معتبر آدمی شہادت دے اس کا اعتبار کرے اور جو بہت سے آدمی ویسی شہادتیں دیں تو زیادہ اطمینان کا باعث ہے مگر وہ گواہی دینے والے قرائن سے سچے معلوم ہوتے ہوں۔ مریداں می پرانند کے مصداق نہ ہوں اس اطمینان کے بعد اس سے بیعت ہو جاوے اور اس کے ارشاد کے موافق عملدرآمد کرے۔

فصل تعدد پیر میں: اگر ایک شیخ کی خدمت میں خوش اعتقادی کے ساتھ ایک معتد بہ مدت تک رہا مگر اس کی صحبت میں کچھ تاثیر نہ پائی تو دوسری جگہ اپنا مقصود تلاش کرے کیونکہ مقصود خدائے تعالیٰ ہے نہ شیخ۔

رباعی

با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت ؛ ورتو نہ رمید صحبت آب وگلت
زنہار ز صحبتش گریزاں میباش ورنہ کند روح عزیزاں بحلت

لیکن شیخ اول سے بداعتقاد نہ ہو ممکن ہے کہ وہ کامل مکمل ہو مگر اس کا حصہ وہاں نہ تھا۔ اسی طرح اگر شیخ کا انتقال قبل حصول مقصود کے ہو جاوے یا ملاقات کی امید نہ ہو جب بھی دوسری جگہ تلاش کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ قبر سے فیض لینا کافی ہے۔ دوسرے شیخ کی کیا ضرورت ہے کیونکہ قبر سے فیض تعلیم نہیں ہو سکتا۔ البتہ صاحب نسبت کو احوال کی ترقی ہوتی ہے۔ سو یہ شخص

عـــہ پس پوچھ لو اہل علم سے۔ اگر ہو تم نہیں جانتے۔ ۱۲

عـــہ بیماری جہل کی شفا اور دوا سوال کرنا اور دریافت کر لینا ہے اوروں سے ۱۲

تو ابھی تعلیم کا محتاج ہے، ورنہ کسی کو بھی بیعت کی ضرورت نہ ہوتی، لاکھوں قبریں کاملین بلکہ انبیا کی موجود ہیں۔

فصل۔ اور بلا ضرورت محض براہ ہوسناکی کئی کئی جگہ بیعت کرنا بہت بُرا ہے، اس سے بیعت کی برکت جاتی رہتی ہے اور شیخ کا قلب مکدر ہوجاتا ہے اور نسبت قطع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ہرجائی مشہور ہوجاتا ہے۔

فصل:۔ اور اگر شیخ کی صحبت سے قلب میں کچھ تاثیر معلوم ہوتی ہو اس کی صحبت کو غنیمت سمجھے اور اس کے عشق و محبت کو دل میں محکم کرے اور اس کی پوری پوری اطاعت کرے اور اس کو خوش رکھے کوئی ایسی حرکت نہ کرے جو اس کے تکدر کا باعث ہو کر اس سے فیوض بند ہوجاتے ہیں۔ سورۂ حجرات کی اول کی آیتوں میں آداب نبویہ تبلائے گئے ہیں، شیخ چونکہ خلیفہ کامل نبی کا ہے اس کی محبت وادب کا بھی وہی حکم ہے۔

فصل۔ مشہور ہے کہ اپنے پیر کو سب سے افضل سمجھے۔ ظاہراً اس میں اشکال ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ؎۔ پس سمجھنا چاہئے کہ اگر اسکو محبت میں ایسا سمجھا تو معذور ہے اور غلبہ سکر نہیں ہے۔ تو اتنا سمجھے کہ میری تلاش سے زندہ لوگوں میں اس سے زیادہ نفع پہنچانے والا شخص مجھ کو نہیں مل سکتا ھکذا قال سیدی سندی مرشدی شیخی الحاج الحافظ محمد امداد اللہ دامت برکاتہم۔

فصل:۔ شیخ سے اگر احیاناً کوئی فعل قابل اعتراض سرزد ہوجائے تو اعتراض نہ کرے حضرت موسیٰ و خضر علیہ السلام کا واقعہ یاد کرے۔ ؎

آن پسر را کش خضر ببرید حلق | سر آنرا در نیابد عام خلق
گر خضر در بحر کشتی را شکست | صد درستی در شکست خضر ہست

؎ صرف یہ فصل قول الجمیل سے نقل کی ہے ۱۲ ؎ ہر صاحب علم سے بڑھکر کوئی ذی علم ہے۔

یا تو تاویل کرلے یا یوں سمجھ لے کہ اولیاء معصوم نہیں ہوتے ہیں اور توبہ سے سب معاف ہوجاتا ہے. مگر یہ اس شیخ کیلئے ہے جو شرع کا پابند صاحب استقامت ہو. اور اتفاقاً اس سے کوئی فعل ہوجاوے اور اگر اس نے فسق و فجور کو عادت بنا رکھا ہے. وہ ولی نہیں اس کے قول و فعل کی تاویل کچھ ضرور نہیں اس سے علیحدگی اختیار کرے۔

فصل - جس طرح اولیاء کے آداب میں تقصیر ممنوع ہے۔ اسی طرح افراط و غلو اور بھی بدتر ہے کہ اس میں اللہ و رسول کی شان میں تفریط ہوتی ہے مثلاً ان کو عالم الغیب سمجھنا اس سے کفر لازم آتا ہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَقُلْ لَّا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ یا ان کو کسی چیز کے موجود یا معدوم کر دینے پر یا اولاد و رزق وغیرہ دینے پر یا خدا سے زبردستی دلانے پر قادر سمجھنا یہ بھی کفر ہے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ یا ان کے ساتھ عبادت کے طریقوں میں کوئی طریق برتنا مثلاً ان کی منت ماننا یا ان کا یا ان کی قبر کا طواف کرنا یا ان سے دعا مانگنا، یا ان کے نام کو عبادتاً جپنا یہ سب بعض معصیت و بدعت اور بعض کفر و شرک کے طریقے ہیں قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ وَقَالَ رسول اللّٰه صلے اللّٰه

لے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہیں جانتے جو آسمان اور زمین میں ہیں غیب کی باتیں مگر اللہ اور فرمایا کہدو اے محمدؐ کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب کی بات جانتا ہوں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ لوگ اللہ کے ذرا سے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنے کا کہ خود اللہ چاہے ۱۲ ؎ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہدو اے محمدؐ کہ میں نہیں مالک ہوں اپنے لئے نفع کا اور نہ ضرر کا. مگر جتنا اللہ چاہے ۱۲ ؎ تجھ ہی کو ہم پوجتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے طواف کرنا نماز کی مثل عبادت ہے اور فرمایا مانگنا بھی عبادت ہے ۱۲

علیہ وسلم طواف البیت صلوۃ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الدعاء ھو العبادۃ ثم تلا قولہ تعالیٰ وَ قَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ وَقَالَ اللہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ

فصل:۔ ولی کبھی کسی نبی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا، نہ عبادت کبھی معاف ہو سکتی ہے بلکہ خواص کو زیادہ عبادت کا حکم ہے۔ البتہ مجذوب کہ مسلوب الحواس ہوتا ہے، معذور ہے نہ ولی معصوم ہوتا ہے نہ صحابہ کے مرتبے کو کوئی ولی پہنچ سکتا ہے لقولہٖ تعالیٰ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ وَ قَوْلِہٖ علیہ السلام خَیْرُ القرونِ قرنی ولاجماعھم علےٰ ان الصحابۃ کلھم عدول ولقول عبد اللہ بن المبارک من التابعین الغبار الذی دخل انف فرس معاویۃ خیر من اویس القرنی وعمر المروانی۔

فصل:۔ قبریں اونچی اونچی اور ان پر گنبد بنانا، عرس میں دھوم دھام کرنا، بہت سی روشنی کرنا، جیسا آج کل رائج ہے زندے یا مردے کو سجدہ کرنا سب ممنوع ہے۔ البتہ زیارت کرنا اور ایصال ثواب کرنا اور اگر صاحب نسبت ہو ان سے فیوض لینا یہ سب اچھی باتیں ہیں۔

ف اور فرمایا تمھارے رب نے مجھ سے مانگو میں قبول کروں گا بیشک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب داخل ہونگے جہنم میں ذلیل ہو کر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا وہ بندے ہیں تمھاری مثل ۱۲ ف کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم لوگ بہترین امت ہو اور رسول علیہ السلام نے فرمایا سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے اور اس لئے کہ سب کا اجماع ہے کہ صحابہ سب کے سب عادل ہیں اور بسبب قول عبد اللہ بن مبارک کے جو تابعین میں سے ہیں کہ جو غبار حضرت معاویہ کے گھوڑے کی ناک میں گیا وہ بہتر ہے حضرت اویس قرنی اور حضرت عمر بن عبد العزیز مروانی سے۔ ۱۲

فصل :- پیر بھی فارغ نہ بیٹھ رہے۔ کمالات میں ترقی کرتا رہے۔ قَالَ[1] اللہ تعالیٰ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ دعویٰ کمال کا نہ کرے ہاں اظہار نعمت میں مضائقہ نہیں۔ قَالَ[2] اللہ تَعَالیٰ لَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ وَقَالَ تَعَالیٰ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ اور افشائے طریقہ پر حریص رہے۔ قَالَ[3] اللہ تعالیٰ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ مریدوں کے ساتھ شفقت محبت سے رہے۔ قَالَ[4] اللہ تعالیٰ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ان کی خطا و قصور سے درگذر کرے۔ قَالَ[5] تَعَالیٰ وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِکَ فَاعْفُ عَنْهُمْ الآیۃ دنیا داروں کی خاطر سے انکو علیحدہ نہ کرے قَالَ[6] تَعَالیٰ لَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ اِلیٰ قَوْلِہٖ فَتَکُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور مریدوں سے متوقع دنیا طالب نفع دنیاوی کا نہ ہو[7] قَالَ تَعَالیٰ تُرِیْدُوْنَ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَقَالَ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اور ایذائے خلق پر صبر کرے۔ لقولہ علیہ السلام رحم اللہ اخی موسیٰ لقد اوذی[8] اکثر من هذا فصبر۔ اپنے کو متانت و وقار سے رکھے ورنہ مریدوں کی نظر میں بے وقعتی ہونے سے ان کو فیض نہ ہوگا۔

---

[1] فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہہ اے محمد اے رب بڑھا دے میرا علم ۱۲ [2] فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہ پاکی بیان کرو اپنے نفسوں کی اور فرمایا اور جو نعمت تمھارے رب کی ہے اسکو بیان کرو ۱۲ [3] فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ رسول حریص ہیں تمھاری بھلائی پر ۱۲ [4] فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر شفیق اور مہربان ہیں ۱۲ [5] فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر ہوتے تم تندخو سخت دل بیشک جاتے وہ لوگ تمھارے پاس سے پس معاف کرو ان کے قصور کو ۱۲ [6] فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہ ہٹاؤ اپنے پاس سے ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام چاہتے ہیں اس کی ذات کو نہیں ہے تم پر ان کا کچھ حساب اور نہ ان پر ہے تمھارا حساب کچھ جو ہٹا دو تم انکو اور ہو جاؤ نا انصافوں سے، [7] فرمایا اللہ تعالیٰ نے چاہتے ہو زیب و زینت دنیا کی اور فرمایا نہیں مانگتا ہوں اس پر کسی قسم کا بدلہ ۱۲

لما ورد[1] فی حقہ علیہ السلام من یراہ من بعید ھابہ ومن یراہ من قریب احبہ ونحوہ۔ اور ایک مرید کو دوسرے پر ترجیح نہ دے۔ لقولہ[2] تعالیٰ عَبَسَ وَتَوَلّٰی البتہ اگر ایک کو خدا کی طلب زیادہ ہے اسکو ترجیح دینے میں مضائقہ نہیں اور اس کو ترجیح دینے میں مضائقہ نہیں۔ اور ایسی حرکت نہ کرے جس سے خلقت کو بداعتقادی ہو کہ اس میں طریق ارشاد مسدود ہوتا ہے قَالَ اللّٰہ[3] تعالیٰ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ اول باب سے یہاں تک یہ مضامین ارشاد الطالبین کے ہیں جو قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کی عمدہ تصانیف سے ہے۔

فصل تصور شیخ میں

:- اس کو برزخ اور رابطہ اور واسطہ بھی کہتے ہیں اس کے یہ معنی تو آج تک کسی محقق نے نہیں فرمائے کہ خدائے تعالیٰ کو پیر کی شکل میں سمجھے یہ تو محض باطل ہے اور اگر اِنَّ[4] اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ سے دھوکہ ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ صورت ناک منہ ہی کو نہیں کہتے۔ مثلاً یہ بولتے ہیں اس مسئلے کی یہ صورت ہے حالانکہ اس مسئلہ کی ناک منہ نہیں ہے بلکہ صورت کے معنی صفت کے بھی آتے ہیں تو انسان کو آخر سمع، بصر وغیرہ عنایت ہوا ہے اس لئے اسکو صورت حق کہا گیا۔ غرض یہ معنی تصور شیخ کے بالکل بے اصل ہیں۔ کتب فن میں اسقدر مذکور ہے کہ شیخ کی صورت اور اس کے کمالات کے زیادہ تصور کرنے سے اس سے محبت پیدا ہو جاتی ہے اور نسبت قوی ہوتی ہے اور قوت نسبت سے طرح طرح کے برکات ہوتے ہیں۔

---

[1] کیونکہ رسول علیہ السلام کے حق میں حدیث میں آیا ہے کہ جو دیکھتا تھا آپ کو دور سے خوف کھاتا تھا اور جو دیکھتا تھا نزدیک سے محبت کرتا تھا یا ایسا ہی کچھ مضمون ہے [2] تیور چڑھائے اور منہ موڑا ۱۲ [3] بلانے والے اللہ کی طرف ۱۲ [4] تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم اپنی صورت پر ۱۲

اور بعض محققین نے تصور شیخ میں صرف یہ فائدہ فرمایا ہے کہ ایک خیال دوسرے خیال کا دافع ہوتا ہے اس سے یکسوئی میسر ہو جاتی ہے۔ اور خطرات دفع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ[1] حضرت شاہ کلیم اللہ صاحب قدس سرہ نے کشکول میں یہی حکمت فرمائی ہے اس کے بعد فرماتے ہیں دہر چند برزخ لطیف تر بود از معانی معقولہ بود کار نیکو بود دہر چند کثیف بود از صور مرئیہ بود کار زبون تر بود دبہر حال اس میں جو کچھ حکمت و فائدہ ہو، راقم کا تجربہ ہے کہ یہ شغل خواص کو تو مفید ہوتا ہے اور عوام کو سخت مضر کہ صورت پرستی کی نوبت آجاتی ہے اسی واسطے امام[2] غزالی وغیرہ محققین نے عوام اور اغبیاء کیلئے ایسے اشغال کی تعلیم سے منع فرمایا ہے جس سے کشف وغیرہ ہوتا ہے اس لئے عوام کو تو بالکل اس سے بچانا چاہیئے اور خواص بھی اگر کریں تو احتیاط کی حد تک محدود رکھیں، اس کو حاضر ناظر اور ہر وقت اپنا معین دستگیر نہ سمجھ لیں۔ کیونکہ کثرت تصور سے کبھی صورت مثالیہ روبرو حاضر ہو جاتی ہے کبھی تو وہ محض خیال ہوتا ہے اور کبھی کوئی لطیفۂ غیبی اس شکل میں متمثل ہو جاتا ہے۔ اور شیخ[3] کو اکثر اوقات خبر تک بھی نہیں ہوتی اس مقام پر اکثر ناواقف لوگوں کو لغزش ہو جاتی ہے۔

فصل: عورتوں کو دست بدست بیعت نہ کرنا چاہیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] جواہر غیبی ۱۲ [2] یجب علی الشیخ ان یتفرس فی المرید فان لم یکن ذکیا فطنا متمکنا من اعتقاد الظاہر لم یشغلہ بالذکر والفکر بل یردہ الی الاعمال الظاہرۃ والاوراد والمتواترۃ او یشغلہ بخدمۃ المجردین الخ ۱۲ احیا [3] جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے وقت اصرار زلیخا کے حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت دیکھی۔ اور شرما گئے۔ یقیناً وہ حضرت یعقوب علیہ السلام نہ تھے۔ اگر حضرت یعقوب علیہ السلام ہوتے تو ان کو حضرت یوسف علیہ السلام کا مصر میں معلوم ہونا چاہیئے۔ پھر پریشان ہونا اور بیٹوں سے جستجو کرنے کے لئے ارشاد فرمانا کیا معنی خوب سمجھ لو۔ ۱۲

کبھی کسی عورت کو بیعت میں ہاتھ نہیں لگایا۔ اجنبی عورت کو ہاتھ لگانا حرام ہے صاحب مجبوب السالکین می نویسد۔ "بیعت کنانیدن نسوان این ست اگر شا غائب است بوکالت محارم نسبی یا رضا حق بیعت کند و آنچہ شرائط است بمؤکلہ بفرماید ذخرقہ و امنی دہد و اگر نسوان حاضر اند و پردہ مرید کند بیعت دست نہ کند چنانچہ عہد با رجال کند با عورت نہ کند و ہم در کتاب مذکور است کہ این و رحق مرد السنت کہ مارا قبول کردی بعورت امر و نہی بسند است۔

فصل سماع میں:۔ ہرچند یہ مسئلہ اختلافی ہے لیکن اگر مانعین کے دلائل سے بالکل قطع نظر کر کے اس کو جائز سمجھا جاوے تب بھی تو جواز کے بہت سے شرائط ہیں۔ انصاف سے دیکھنا چاہیئے کہ اس زمانے میں کون مجلس ان آداب و شرائط کے ساتھ ہوتی ہے نہ اخوان ہیں نہ زمان نہ مکان۔ صرف ایک رسم رہ گئی ہے ہر قسم کے لوگ مختلف نفسانی اغراض سے جمع ہوتے ہیں۔ اور بزرگوں کے طریقہ کی سخت بدنامی ہوتی ہے۔ اس مقام پر صرف حضرت سلطان المشائخ قدس اللہ سرہٗ کا ارشاد فوائد الفواد سے نقل کئے دیتے ہیں۔

چند چیز موجود شود سماع آنگاہ شنود آن چیست مسمع است و مسموع و مستمع و آلہ سماع ست فرمودند مسمع گوئندہ است می باید کہ مرد تمام باشد کودک و عورت نباشد اما مسموع آنچہ میگوید باید کہ ہزل و فحش نباشد و اما مستمع آنکہ می شنود باید بحق شنود مملو باشد از یاد حق و آما آلہ سماع و آن مزامیر ست چون چنگ و رباب و مثل آن باید کہ درمیان نہ باشد این چنین سماع حلال است۔

اب آگے انصاف درکار ہے اور اگر ان شرائط سے بھی قطع نظر کیجاوے تب بھی

سمجھنا چاہیئے کہ سماع میں ایک خاص اثر ہے کہ کیفیت غالبہ کو قوت دیتا ہے۔ اس زمانے میں چونکہ اکثر نفوس میں خبث و حُبّ غیر اللہ غالب ہے، اسی کو غلبہ ہوگا پھر جب حب غیر اللہ حرام ہے تو اس کے سبب کو کیا فرمائیے گا؟

۴ **فصل**:- خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ استغراق میں ترقی نہیں ہوتی۔ کیونکہ ترقی دوام عمل سے ہے۔ اور اس میں عمل کا انقطاع ہوجاتا ہے

فصل:- شارح گلشن راز فرماتے ہیں کہ محض اہل کمال کی تقلید سے بدون غلبۂ حال کے خلاف شریعت کلمات منہ سے نکال کر کافر مت بنو۔ صاحب گلشن راز کا شعر ہے

۵ ترا گر نیست احوال مواجید — مشو کافر بنادانی تیقلید۔

فصل:- مرج البحرین میں ہے کہ اگر سکر و غلبہ میں صوفی کے منہ سے کچھ نکل جاوے تو اس پر نہ اعتراض کرو، نہ تقلید، طریق اسلم سکوت ہے۔ راقم کہتا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ اس شخص پر اعتراض نہ کرو باقی وہ بات تو ضرور قابل اعتراض ہے خصوصًا جبکہ عوام کو مضر ہو، اس وقت اس کی غلطی ظاہر کردینا واجب ہے۔

فصل:- قرآن و حدیث کے ظاہری معنی کا انکار کرنا کفر ہے البتہ ظاہر کو تسلیم کرنا اور اس کے باطن کی طرف عبور کرنا محققین کا مسلک ہے۔ مثلًا حدیث میں آیا ہے کہ جس گھر میں کتا ہو وہاں فرشتے نہیں جاتے۔ اہل ظاہر نے تو کتا پالنے کو برا سمجھا مگر دل میں صفات کلبیہ کو ہمیشہ جمع رکھا۔ ان میں تو یہ کسر رہی مگر ایمان موجود ہے جس سے مر پٹ کر جنت تو مل جاویگی۔ منکرین ظاہر نے کتا پالنے کی اجازت دی اور کہا کہ مولوی لوگ حدیث کا مطلب نہیں سمجھے بیت سے مراد قلب ہے اور ملائکہ سے مراد انوار غیبیہ اور کلب سے مراد صفات سبعیہ وغیرہا، یہ لوگ شرع کا انکار کرکے کافر اور مستحق جہنم ہوئے۔

۴ جزو ہوشی از رشحات ۱۲
۵ جواہر غیبی ۱۲

محققین نے کہا کہ مطلب تو حدیث کا وہی ہے جو اہل ظاہر سمجھے مگر اس میں غور کرنا چاہئے کہ ملائکہ کو کتے سے کیوں نفرت ہے۔ صرف اس کے صفات ذمیمہ سبعیہ و نجاست و حرص و غضب و غیرہ کی وجہ سے تو معلوم ہوا کہ یہ صفات مذموم ہیں۔ پھر جب ظاہری گھر میں کتا رکھنا جائز نہیں تو باطنی گھر میں ان صفات کا رکھنا کیسے جائز ہوگا، اس محقق نے ظاہراً کتا پالنے کو بھی حرام کہا کیونکہ وہ مدلول مطابقی ہے اور باطناً ان صفات مذمومہ کے ساتھ متصف ہونے کو بھی حرام کہا۔ کیونکہ وہ مدلول التزامی ہے۔

فصل:۔ اہل کشف نے فرمایا ہے کہ ہر لطیفے میں دس دس ہزار حجابات ظلماتی و نورانی ہیں اور لطیفہ قالبیہ کو ملا کر سات لطیفے ہیں تو ستر ہزار حجابات ہوئے ذکر سے ظلمت دفع ہوتی ہے۔ اور نور لطیفے کا سالک کو نظر آتا ہے یہ علامت ان حجابات کے اٹھ جانے کی ہے مثلاً حجاب نفس کا شہوت و لذت ہے اور حجاب دل کا نظر کرنا غیر حق پر۔ اور حجاب عقل کی معانی فلسفہ میں خوض کرنا اور حجاب روح کا مکاشفات عالم مثال کے۔ وعلیٰ ہٰذا۔ ان میں کسی کی طرف ملتفت نہ ہو۔ مقصود حقیقی کی طرف متوجہ رہے اور غیر مقصود کی نفی کرتا رہے۔ ؎

عشق آن شعلہ است کو چون برفروخت | ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت!
تیغ لا در قتل غیر حق براند | در نگر آخر کہ بعد لا چہ ماند
ماند الا اللہ باقی جملہ رفت !! | مرحبا اے عشق شرکت سوز رفت

ؔ بنوادر نعیمی ۱۲

فصل اقسام حجاب و وقوف سالک میں

فوائد[1] الفواد میں ہے کہ سالک وہ ہے کہ راہ چلے، اور واقف وہ ہے جو بیچ میں اٹک جاوے پس جب سالک عبادت میں کوتاہی کرتا ہے اگر جلدی سے توبہ و استغفار کرکے بدستور پھر سرگرم ہوگیا تو پھر سالک بن جاوے گا اور خدانخواستہ اگر وہی غفلت رہی تو اندیشہ ہے کہ کہیں راجع یعنی واپس نہ ہو جاوے اس راہ کی لغزش کے سات درجے ہیں، اعراض، حجاب، تفاصیل، سلب مزید، سلب قدیم، تسلی، عداوت اول اعراض ہوتا ہے، اگر معذرت و توبہ نہ کی حجاب ہوگیا اگر پھر بھی اصرار رہا تفاصیل ہوگیا۔ اگر اب بھی استغفار نہ کیا تو عبادت جو ایک زائد کیفیت ذوق کی زائد کیفیت ذوق و شوق کی تھی وہ سلب ہوگئی۔ یہ سلب مزید ہے اگر اب بھی اپنی بیہودگی نہ چھوڑی تو جو راحت و حلاوت کہ زیادتی کے قبل اصل عبادت میں تھی وہ بھی سلب ہوگئی اس کو سلب قدیم کہتے ہیں اگر اس پر بھی توبہ میں تقصیر کی تو جدائی کو دل گوارا کرنے لگا یہ تسلی ہے اگر اب بھی وہی غفلت رہی تو محبت مبدل بعداوت ہوگئی۔ نعوذ باللہ منہا۔

---

[1] جواہر غیبی ۱۲

چوتھا باب اصلاح اغلاط میں

غلطیاں تو بیشمار ہیں مگر جن میں آج کل لوگ زیادہ مبتلا ہیں ان کی اصلاح چند فصلوں میں ذکر کرتے ہیں فصل اس غلطی کی اصلاح کہ فقیری میں اتباع شریعت کی ضرورت نہیں۔ فتوحات میں ہے کل حقیقۃ علی خلاف الشریعۃ زندقۃ باطلۃ اور اسی میں ہے مالنا طریق الی اللہ الاعلی الرجہ المشروع لاطریق لنا الی اللہ الا ما شرعہ اسی میں ہے فمن قال ان ثم طریقا الی اللہ خلاف ماشرع فقولہ زور فلا یقتدی بشیخ لا ادب حضرت بایزید فرماتے ہیں لو نظرتم الی رجل اعطی من الکرامات حتے یرتقی فی الھواء فلا تغتروا بہ حتے تنظرونہ کیف تجدونہ عند الامر والنھی وحفظ الحدود واداء الشریعۃ حضرت جنید فرماتے ہیں الطرق کلھا مسدودۃ علی الخلق الا علی من اقتفٰی اثر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فتوحات میں ہے فما عند اللہ من لم یحکمہ بمکان فان اللہ ما اتخذ ولیا جاھلا وفیہ ان البطالۃ مع

۱؎ عن الالتماس ۱۲ ۲؎ قشیریہ ۱۲ ۱؎ جو حقیقت شریعت کے خلاف ہو بددینی اور مردود ہے ۱۲ ۱؎ نہیں ہے ہمارے لئے اللہ کی طرف کو کوئی راستہ مگر شرعی طور سے اور نہیں ہے کوئی راہ ہمارے لئے اللہ کیطرف کو مگر وہی جو اس نے شریعت میں بتلا دیا ہے ۱۲ ۱؎ جو شخص کہے کہ ادھر کوئی اور راہ ہے اللہ کی طرف برخلاف اسکے جو شریعت نے بتلا دیا اس کا قول جھوٹا ہے پس ایسے شیخ کو مقتدی نہ بنایا جاوے جسکو ادب نہو ۱۲ ۱؎ اگر تم ایسا آدمی دیکھو کہ کرامتیں دیا گیا ہے یہاں تک کہ ہوا میں اڑتا ہے تو دھوکے میں نہ آجاؤ جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ امر ونہی اور حفظ حدود اور پابندی شریعت میں کیسا ہے ۱۲ ۵؎ سب راہیں بند ہیں کل مخلوق پر سوائے اس کے جو قدم بقدم چلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ۱۲

العلم خیر من العمل مع الجھل (التماس) اور اس باب میں ہزاروں ارشادات بزرگوں کے مذکور ہیں کہاں تک لکھا جاوے قشیریہ میں حضرت ذوالنون مصری وسری سقطی وابوسلیمان واحمد ابن ابی الحواری وابوحفص حداد وابوعثمان دنوری وابوسعید حراز سے اور دوسری کتابوں میں مثل دلیل العارفین، ملفوظات حضرت خواجہ معین الدین چشتی ومکتوبات قدوسیہ حضرت شیخ قطب العالم عبدالقدوس گنگوہی رح اور قوت القلوب ابوطالب مکی وغیرہا میں یہ مضمون نہایت استحکام کے ساتھ مذکور ومنقول ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ فقر میں اول علم شریعت پھر عمل شریعت کی سخت ضرورت ہے اور بدون اس کے آگے راہ نہیں کھلتی۔ اور کبھی کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرکے اور طریق بدعت کو اختیار کرکے ولی نہیں ہوسکتا۔ جب بدعت قاطع طریق ہے تو کفر وشرک کا تو کیا پوچھنا ہے آج کل لوگوں نے علم وعمل کے اڑانے کو دو لفظ یاد کئے ہیں۔ علم کی نسبت حجاب اکبر اور عمل کی نسبت دعوئی آزادی۔

صاحبو! حجاب اکبر کے اگر یہ معنی ہوں تو جتنے بزرگوں کے نام لکھے گئے ہیں وہ جھوٹے بلکہ محجوب ٹھہرتے ہیں یہ ایک اصطلاحی لفظ ہے حقائق کے قاعدے سے اسکے

ـلـه نہیں ہے اللہ کے نزدیک جو شخص نہ جانتا ہوا سکے حکم کو کسی مرتبہ میں کیونکہ اللہ نے نہیں بنایا کسی جاہل کو ولی۔ اور اسی فتوحات میں ہے کہ باوجود علم کے بیہودگی کرنا بہتر ہے اس عمل سے جو جہل سے ہو۔ فقط اور یہ اس لئے کہ عالم اگر کوئی بیہودہ بات بھی کرتا ہے تو وہ ایسی اور بری نہیں ہوتی کہ کفر وشرک تک نوبت پہنچ جاتے اور چونکہ اسکی برائی سے واقف ہے۔ توبہ کی امید ہے بخلاف جاہل کے کہ بسا اوقات ضروری اعمال نماز روزہ بھی درست نہیں ہوتا۔ اور لاعلمی سے کفر وشرک لازم آجاتا ہے اور چونکہ اسکی برائی سے واقف نہیں۔ اس لئے توبہ کبھی نصیب نہیں ہوتی ۱۲

بہت باریک معنی ہیں۔ مگر موٹے سے معنی یہ سمجھو کہ حجاب اکبر اس پردے کو کہتے ہیں۔ جو بادشاہ کے قریب پڑا رہتا ہے کہ وہاں پہنچ کر بادشاہ کا بہت ہی قرب ہو جاتا ہے تو اس میں علم کی مدح ہے یعنی جب علم حاصل کر لیا تو جتنے حجاب تھے سب اُٹھ گئے یہاں تک کہ حجاب اکبر تک پہنچ گیا، اب ایک تجلی سے حیرت کا غلبہ ہو یہ حجاب بھی اٹھ جاوے واصل ہو جاوے اور جس نے سرے ہی سے علم حاصل نہیں کیا خواہ تحصیل سے یا صحبت علماً سے وہ تو ابھی بہت پردوں کے پیچھے ہے اور بہت دور رہا دعویٰ آزادی تو آزادی کے معنی باب اصطلاحات میں گذر چکے ہیں۔ کہ قید شہوت و غفلت سے آزاد ہونا ہے نہ کہ احکام محبوب حقیقی سے ؎

گر تو خواہی حری و دل زندگی — بندگی کن بندگی کن بندگی
زندگی مقصود بہر بندگی ست — زندگی بے بندگی شرمندگی است
جز خضوع و بندگی و اضطرار — اندریں حضرت ندارد اعتبار
ہر کہ اندر عشق یابد زندگی — کفر باشد پیش او جز بندگی!
ذوق باید تا دہد طاعات بر — مغز باید تا دہد دانہ شجر

اور اگر یہ شبہ ہے کہ علم حقیقت اگر علم شریعت کے خلاف نہیں ہے تو بزرگوں نے اسرار کو کیوں پوشیدہ کیا ہے۔ شریعت تو اظہار کے قابل ہے تو اس کا حل اچھی طرح سمجھ لو کہ ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ علم شریعت ہی کو علم حقیقت کہتے ہیں بلکہ دعوی یہ ہے کہ علم حقیقت علم شریعت کے خلاف نہیں ہے یعنی یہ نہیں ہے کہ شریعت نے ایک چیز کو حرام یا کفر کہا ہے حقیقت میں وہ حلال اور ایمان ہو جاوے۔ مثلاً دیوانی کا قانون اور ہے فوجداری کا اور، مگر یہ نہیں کہ جو چیز قانون اول میں جائز ہو وہ قانون دوم میں

ناجائز ہو یا بالعکس۔ ہاں البتہ ہر ایک کے مضامین جداگانہ ضرور ہوں سویوں تو شریعت کے مضامین کی نفی نہیں کرتے، پوشیدہ کرنے سے جو شبہ پیدا ہوتا تھا وہ تو رفع ہوگیا۔ اب یہ بات سمجھ لینے کی ہے کہ پوشیدہ رکھنے کی کیا وجہ ہے۔ تو سمجھنا چاہیئے کہ قابل اخفاء کے تین امر ہوتے ہیں۔ ایک اسرار۔ سو امام غزالی نے اسکی کئی وجوہات فرمائی ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ مضامین خلاف شرع تو نہیں ہوتے مگر دقیق زیادہ ہوتے ہیں جو عوام کے فہم میں نہیں آسکتے اور ان کو مضر ہوتے ہیں دوسرے تعلیم سلوک کے طریقے۔ اس میں اخفا کی وجہ یہ ہے کہ اعلان میں اسکی بے قدری اور دوسرے طالب کی ہوسناکی کا احتمال ہے تیسرے ثمرات مجاہدہ ومکاشفات وغیرہ اس کا اخفاء بوجہ احتمال زیادہ دعوٰی کے ہے غرض کسی امر کا اخفا اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ مخالف شرع ہے اور اگر فرضاً ایسا ہو تو وہ قابل رد وانکار کے ہے۔ خلاصۂ کلام یہ کہ جس کو دولت وصول میسر ہوئی ہے علم شریعت واتباع سنت سے ہوئی ہے اور اگر کسی بزرگ کا کوئی قول وفعل خلاف سنت منقول ہے یا تو سکر اور غلبۂ حال میں وہ امر صادر ہوا یا وہ حکایات غلط منقول ہیں یا ان سے کسی باریک مسئلہ میں جہاں دلیل شرعی وخفی ودقیق تھی خطائے اجتہادی ہوگئی جس میں وہ شرعاً معذور ہے اور خدائے تعالیٰ سے ان کو بعد نہیں ہوا۔ یہاں تو کھلم کھلا مخالفت بلکہ اسکی نفی اور اس کے ساتھ استہزاء وتمسخر کیا جاتا ہے۔ جس سے کفر ہونے میں شک وشبہ نہیں۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ خلاف

سلہ در ارشاد الطالبین فرمودہ علاوۂ اسلحہ آنچہ بدعت در بعضے اعمال آنہاراہ یافتہ بناہ خطائے اجتہادی است ومجتہد مخطی معذور است ویک درجہ ثواب دارد ومجتہد مصیب دو درجہ ثواب دارد دگر چنین باشد عافیت بر فقہاء بلکہ بر تمام عالم تنگ می شود۔

شرع کوئی کام کرنا درست نہیں. مثل طواف قبر وسجدۂ مشائخ وغیرہ ان کا ذکر باب مسائل میں آبھی چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شیخ کی اطاعت بھی جبھی تک ہے کہ وہ اللہ ورسول کے خلاف نہ کہے، ورنہ اُس شیخ ہی کو سلام رخصت کرنا چاہیئے؛ حضرتؒ نوری فرماتے ہیں ا۔ من رایتہ یدعی مع اللہ تعالیٰ حالۃ تخرجہ عن حد العلم الشرعی فلا تقربن منہ شیخ سعد الدینؒ شرح رسالہ مکیہ میں فرماتے ہیں اگر بنادانی خود بجاہل یا اہل بدعت را ارادت آورد یا از دست او خرقہ بہ باطل پوشید باز بخدمت شیخ حق رود تجدید ارادت کند تا گمراہ نہ شود۔

فصل عورتوں اور مردوں کی مخالطت کا مضر ہونا

جواہر غیبی میں حکایت لکھی ہے کہ ایک شخص طواف کرتا جاتا تھا اور کہتا تھا اللھم انی اعوذ بک منک کسی نے اس کا حال دریافت کیا کہنے لگا کہ ایک بار کسی امرد حسین کو نظر شہوت سے دیکھا تھا، اسی وقت غیب سے ایک طمانچہ لگا جس سے آنکھ جاتی رہی۔ یوسف بن حسینؒ فرماتے ہیں۔ رأیت آفات الصوفیۃ فی صحبۃ الاحداث ومعاشرۃ الاضداد ورفق النسوان شیخ داؤطیؒ فرماتے ہیں اذا اراد اللہ ھوان عبد القاہ الی

لہ قشیریہ ۱۲ لہ جواہر غیبی ۱۲ لہ جسکو دیکھو کہ اللہ کی معیت اور قرب میں ایسی حالات کا دعویٰ کرتا ہے کہ حدود شرعی سے خارج ہے اس کے قریب مت پھٹکو ۱۲ لہ قشیریہ لہ دیکھا میں نے آفات صوفیہ کو امردوں کو ہمیں جول کرنے اور نا جنسوں سے ملنے میں اور عورتوں سے نرمی برتنے میں ۱۲ لہ جب اللہ تعالیٰ بندے کی ذات وخوار کرنا چاہتا ہے ان گندوں اور سڑیوں کی طرف اسکو ڈالتا ہے اور مائل کرتا ہے اس سے انکی مراد امردوں سے میل جول کرنا ہے ۱۲

ھؤلاءِ الانتان والجیف یرید بہ صحبۃ الاحداث مظفر قرمیسنی فرماتے ہیں اخس الارفاق ارفاق النسوان علی ای وجہ کان کسی نے حضرت شیخ نصیر آبادی سے کہا کہ لوگ عورتوں کے پاس بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کے دیکھنے میں ہماری نیت پاک ہے انہوں نے فرمایا مادامت الاشباح باقیۃ فان الامر والنھی باق والتحلیل والتحریم مخاطب بہ اور غضب یہ ہے کہ بعض اس کو ذریعہ قرب الٰہی سمجھتے ہیں، خدا کی پناہ اگر معصیت ذریعہ قرب الٰہی کا ہو تو سارے زنڈی بھڑوے کامل ولی ہوا کریں اور یہ جو مشہور ہے کہ بدون عشق مجازی کے عشق حقیقی حاصل نہیں ہوتا اول تو یہ قاعدہ کلیہ نہیں دوسرے عشق حلال موقع پر بھی ہو سکتا ہے۔ صرف نکتہ اس قاعدہ میں یہ ہے کہ عشق مجازی سے قلب کے تعلقات متفرقہ قطع ہو جاتے ہیں اور نفس ذلیل ہو جاتا ہے اب صرف ایک بلا کو دفع کرنا رہ جاتا ہے اس کے دفع کرتے ہی کام بن گیا۔ سو یہ غرض تو اولاد بی بی گائے بھینس ہر چیز کے ساتھ زیادہ محبت کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ غیر عورت اور امرد کی کیا تخصیص ہے اور اگر اتفاقاً بلا اختیار کہیں دل پھنس ہی گیا تو اس وقت مجازی سے حقیقی حاصل ہونے کیلئے یہ شرط ہے کہ محبوب اور محب میں دوری ہو ورنہ وصل و قرب میں تمام عمر اسی میں مبتلا رہے۔ اسی لئے مولانا جامیؒ فرماتے ہیں۔

ولی باید کہ در صورت نمانی ۔۔۔ وزین پل زود خود را بگذرانی

یہاں تو ہر روز نیا معشوق تجویز ہوتا ہے۔ بقول شاعر

لہ نرمی اور مہربانی کرنے میں سب سے برا عورتوں سے نرمی اور مہربانی کرنا ہے جسطرح ہو لہ جب تک جسم انسانی باقی ہے امر و نہی باقی ہے اور تحلیل و تحریم کے ساتھ مخاطب ہے۔ ۱۲

زن نو کن اے یار در ہر بہار ۔ کہ تقویم پارینہ ناید بکار

حظوظ نفسانیہ ولذات شہوانیہ حاصل کرنے کیلئے بزرگوں کے اقوال کو آڑ بنا رکھا ہے اور دل کا حال اللہ کو معلوم ہے اور خود ان سے بھی پوشیدہ نہیں، انصاف اور حق پرستی ہو تو سب کچھ امید ہے ؎

خلق را گیرم کہ بفریبی تمام ۔ در غلط اندازی تا ہر خاص و عام

کارہا با خلق آری جملہ راست ۔ باخدا تزویر و حیلہ کے رواست

کارہا او راست باید داشتن ۔ رایت اخلاص و صدق افراشتن

فصل: برزخ مرشد کو خدا جاننا اس غلطی کی اصلاح باب مسائل میں ہو چکی ہے

فصل: جنت و دوزخ کو موجود نہ سمجھنا یہ اعتقاد صریح قرآن مجید کے خلاف ہے اور اگر اس کی تفصیل بدلی جاوے تو اس کی تحقیق اوپر باب مسائل میں ہو چکی ہے اس سے اطمینان کر لیجئے۔

فصل: قرآن مجید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سمجھنا موٹی بات ہے اس صورت میں ایسی آیتوں کا کیا مطلب ہوگا مثلاً کِتَابٌ اَنْزَلْنَاہُ اِلَیْكَ جس کو ہم نے آپ کی طرف نازل کیا۔ یہ کون کہہ رہا ہے اور کس سے کہہ رہا ہے۔ الٰہی توبہ ایمان تو گیا ہی تھا عقل بھی گئی، گزری۔ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ ذٰلِكَ ھُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ۔ ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو شیطان نے گرا رکھا تھا۔ میں اس کے کان میں دفعیہ کیلئے اذان کہنے لگا، اندر سے شیطان نے پکارا کہ مجھے چھوڑ دو اس کو قتل کر ڈالو۔ یہ قرآن کو مخلوق کہتا ہے۔ فقط

ؔ قشیریہ ۱۲ ؔ ٹوٹا پایا دنیا اور آخرت میں یہی نقصان ہے کھلا ہوا ۱۲

اللہ اکبر قرآن کو حادث اور کلام مخلوق کہنے سے شیطان کو بھی نفرت ہے اور افسوس کہ آدمی کا ایسا اعتقاد ہو، پھر ولی ہونے کا دعوے۔

فصل ۱۔ ایک غلطی یہ کہ زبان اور پیٹ کی احتیاط نہیں کرتے یعنی زبان سے جو کلمہ چاہتے ہیں، بیباک نکال دیتے ہیں خواہ اس سے کفر ہو جاوے یعنی حق تعالے کی جناب میں بے ادبی اور گستاخی ہو جاوے، یہ نہیں سمجھتے کہ ؎

بے ادب را اندریں رہ بار نیست — جائے او بر دار شد در دار نیست
از خدا جوئیم توفیق ادب — بے ادب محروم ماند از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد — بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
ہر کہ گستاخی کند اندر طریق — باشد او در لجہ حسرت غریق
ہر کہ گستاخی کند در راہ دوست — رہزن مرداں شد و نامرد اوست
بدر گستاخی کسوف آفتاب — شد عزازیلے ز جرأت رد باب

خصوصاً وحدۃ الوجود کے دعوے میں تو زبان کو لگام ہی نہیں کبھی خدا کو بندہ بنا دیا۔ کہیں بندے کو خدا ٹھیرا دیا۔ رُباعی

اے بردہ گمان کہ صاحب تحقیقی — واندر صفت صدق و یقین صدیقی
ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد — گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقے

اس مسئلہ کی جو خاص غرض تھی کہ غیر اللہ کو دل سے نکال دیا جاوئے اس کی تو ہوا بھی نہیں لگتی زبانی جمع خرچ سے کیا ہوتا ہے ؎

از ساحتِ دل غبار کثرت رفتن — خوشتر کہ بہرزہ در وحدت سفتن
مغرور سخن مشو کہ توحید خدا — واحد دیدن بود نہ واحد گفتن

اور شکم کی بے احتیاطی یہ کہ حلال و حرام کی کچھ پروا نہیں کرتے سود خوار زنِ بازاری جو کوئی ہو سب کی دعوت نذرانہ قبول کر لیتے ہیں۔ بزرگوں نے صاف فرمادیا ہے کہ بدون اکل حلال انوار الٰہی نصیب نہیں ہوتے۔ شاہ کرمانی فرماتے ہیں:۔
مَنْ[1] غضّ بصرہ عن المحارم وامسك نفسہ عَنِ الشھوَاتِ وعمر باطنہ بدوام المراقبۃ وظاھرہ باتباع السنۃ وعود نفسہ اکل الحلال لم تخطیٔ فراستہ۔[2]

فصل:۔ ایک غلطی یہ کہ بعض کا اعتقاد ہے کہ فقیری میں کوئی ایسا درجہ ہے کہ وہاں پہنچکر احکام شرعی ساقط اور معاف ہوجاتے ہیں۔ یہ اعتقاد صریح کفر ہے۔ جب تک کہ ہوش و حواس قائم رہیں ہرگز احکام شرع معاف نہیں ہوسکتے البتہ بے ہوشی کی حالت میں معذور ہے۔ حضرت ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں عِلْمُ[3] الفناء والبقاء یدور[4] علی اخلاص الوحدانیۃ وصحۃ العبودیۃ وما کان غیر ھذا فھو المغالیط والزندقۃ کسی نے حضرت جنید رح سے ذکر کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو واصل ہوگئے اب ہم کو ان ظاہری احکام کی کیا حاجت ہے آپ نے فرمایا بیشک واصل تو ہوگئے مگر جہنم واصل ہوئے، خدا رسیدہ نہیں ہوتے اور ارشاد فرمایا کہ زنا کرنے والا اور چوری کرتے

---

[1] جس نے جھکالی اپنی آنکھ نادیدنی چیزوں سے اور روکا اپنے نفس کو شہوات ولذات سے اور آباد کیا اپنے باطن کو دوام مراقبے سے اور ظاہر اپنے کو اتباع سنت سے اور خوگر کیا اپنے نفس کو اکل حلال کا اسکی فراست کبھی خطا نہ کریگی ۱۲ [2] قشیریہ ۱۲ [3] علم فنا وبقا یعنی علم تصوف کا مدار وحدانیت کے اخلاص و عبودیت کے ٹھیک کرنے پر ہے اور جو اس کے سوا ہے وہ سب دھوکہ بازی اور بددینی ہے ۱۲ [4] قشیریہ ۱۲ [5] یواقیت ۱۲

والا بہتر ہے ایسے شخص سے جس کا یہ اعتقاد ہو اور فرمایا کہ اگر میں ہزار برس زندہ رہوں بلا عذر شرعی وظیفہ بھی ناغہ نہ کروں۔

فصل ۱۔ ایک غلطی یہ ہے کہ اپنے کمالات کا صراحۃً یا اشارۃً دعوٰے افتخار کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور دوسروں کی تحقیر و توہین قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ البتہ اگر اظہار نعمت کی غرض سے کوئی بات موقع کی کہی جاوے اور اسکو اپنا کمال نہ سمجھیں محض فضل خداوندی سمجھیں مضائقہ نہیں۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ بعض جہلا ایک عجیب دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ ہماری نسبت ایسی قوی ہے کہ گناہ کرنے سے بھی ہمیں فتور نہیں آتا، اور بعضے کہتے ہیں کہ ہمکو لونڈوں زنڈیوں کے گھورنے سے ترقی ہوتی ہے یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ نسبت جس کو معصیت سے بقا یا ترقی ہو شیطانی نسبت ہے اور ایسی ترقی کو مکر و استدراج کہتے ہیں۔ خدا کی پناہ! ایسے شخص کے راہ پر آنے کی کوئی امید ہی نہیں، عمر بھر اسی دھوکے میں پھنسا رہتا ہے۔ رشحات[له] میں ہے حضرت خواجہ عبیداللہ احرار فرمودند کہ مکر الٰہی دو ہست یکے بہ نسبت عوام دیگرے بہ نسبت خواص مکرے کہ بہ نسبت عوام است ارداف نعمت ست۔ باوجود تقصیر در خدمت و مکرے کہ بہ نسبت خواص است ابقائے حال است۔ باوجود ترک ادب حضرت شیخ قطب العالم عبدالقدوس گنگوہی فرماتے ہیں۔ درکار مستقیم باش و در شرع مستدیم ہر چند استقامت شرع است و درکار است انوار انوار ست و اسرار اسرار و می آرند مریدے نورے میدید پیش پیر عرضداشت کہ من چنین نور می بینم پیر دانائے روزگار فرمود برو بگذشت کاہ از حق غیری بے اذن بگیر مریدہم چنان کرد مر نور در پردہ شد مرید پیش ازین حال عرض داشت

لہ جواہر غیبی ۱۲ سلہ انفاس ۱۲

پیر بحق رسیدہ فرمود خاطر جمع دار کہ آن نور حق ست کہ اگر باز بکتاب خلاف شرع آن نور مکشوف بودے نور نبودے بلکہ ظلمت بودے حق نبودے باطل بودے

؎ ہر چہ درو داعیۂ شرع نیست وسوسۂ دیو بود بے نزاع۔

فصل:- ایک غلطی یہ ہے کہ احادیث کے بیان کرنے میں نہایت بے احتیاطی ہوتی ہے۔ حدیث کی تحقیق علمائے حدیث سے کرنا چاہیئے یہ کسی طرح درست نہیں کہ کسی اردو فارسی کی کتاب یا کسی عربی کی غیر معتبر کتاب میں حدیث کا نام دیکھ لیا اور اس سے استدلال شروع کر دیا۔ بہت سی عجیب وغریب حدیثیں جن کا کہیں پتہ نہیں مشہور ہیں۔ جیسے انا عرب بلا عین۔ اور مثل اس کے جنکے نہ الفاظ کا پتہ نہ معانی کا نشان۔ حدیث شریف میں اس مقدمہ میں سخت وعید آئی ہے۔ من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار اسی قبیل سے یہ دعویٰ کرنا کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کئی ہزار کلمات تصوف کے جو شب معراج میں آپؐ لائے تھے سب سے علیحدہ تلقین فرمائے اور کوئی اس کے قابل نہ تھا اس دعوے میں کتنے جھوٹ جمع ہوئے ہیں۔ اول یہ کہ آپ کو کئی ہزار کلمات تصوف کے معراج میں عطا ہوتے۔ مدعی کو اس کی اطلاع کس طرح ہوئی؟ وہاں تو اس قدر ابہام ہے کہ فرشتہ تک کو اطلاع نہیں ہوئی۔ یہ کہاں کھڑے سنتے تھے؟ بھلا ایسے مقام کا راز کس کو معلوم ہو سکتا ہے ؎

اکنوں کرا دماغ کہ پرسد ز باغبان بلبل چہ گفت وگل چہ شنید و صبا چہ کرد [illegible] ۱۲

دوسرا جھوٹ یہ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو آپؐ نے تلقین خفیہ فرمایا، خود حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کو سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے

کچھ خاص باتیں تبلائی ہیں آپ نے نہایت اہتمام سے اس کا انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ کیا ہمارے پاس کوئی خاص چیز نہیں مگر قرآن مجید کا سمجھنا جو آدمی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایت ہوتا ہے۔ سوؔ یہی فہم ثمرہ تھا اس نور نسبت کا جو بدولت صحبت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے سینے میں پہنچی تھی اور وہی اب تک سینہ بسینہ منتقل ہوتی آئی ہے۔ یہی معنی ہیں اس قول کے کہ تصوف سینہ بسینہ آتا ہے اور یہ نہیں کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوشیدہ باتیں کانا پوسی کے ذریعے سے اب تک آ رہی ہیں۔ اگر ایسے بے اصل دعوے کا اعتبار کیا جاوے تو تمام کارخانہ ہی درہم برہم ہوجاتا ہے کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ میاں کتابوں میں گو لکھا ہے کہ حاتم بڑا سخی تھا مگر یہ علم سفینہ ہے اور مجھ کو اپنے بزرگوں سے یہ راز سینہ بسینہ پہنچا ہے کہ بڑا کنجوس تھا مگر یہ بات کسی سے کہنا نہیں ورنہ خشک ملانے تم کو جھٹلا دیں گے اس طرح جس چیز کو چاہو سینہ بسینہ لے آؤ پھر جس چیز کا اعتبار رہے گا۔

تیسرا جھوٹ یہ کہ سب صحابہؓ کو نعوذ باللہ نا قابل ٹھیرایا اور قرآن و حدیث سے صحابہؓ کے خصوصًا خلیفۂ اول کے فضائل دیکھو تو سب اشتباہ جاتا رہے، سیر الاولیاء میں ہے کہ فاضل ترین ہمہ امت حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اند و سید اہل تجرید و بادشاہ اہل تفرید مشائخ ایشان را مقدم ارباب مشاھد میدارند۔ (جواہر غیبی)

فصل :- ایک غلطی یہ کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا جنت میں دیدار ہوگا اسی طرح دنیا میں دیدار کے قائل ہیں۔ جاننا چاہیے کہ قرآن مجید میں موسیٰ علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے کہ دنیا میں دیدار کی تمنا کی اور لن ترانی جواب سنا، حدیث شریف میں موجود ہے۔

سلہ اور اسی فہم کی بدولت حقائق و اسرار قرآنی آپ پر مکشوف ہوتے تھے۔

انّکُم لَن تروا ربکُم حتّٰی تموتوا۔[۱] یعنی موت سے پہلے کبھی خدا تعالیٰ کو نہ دیکھو گے۔ دوسری حدیث میں ہے۔ حجابہ النور لو کشفہ الاحترقت سبحات وجھہ ما انتھی الیہ بصرہ من خلقہ رواہ مسلم[۲] اب قرآن وحدیث کے بعد اور کون چیز ہے جس پر یقین آوے۔ قال اللّٰہ تعالیٰ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ[۳] اب عارفین کا کلام سنئے کیا فرماتے ہیں۔ مصباح الہدایہ[۴] میں ہے رویت جہان در جہان متعذر است چہ باقی در فانی نہ گنجد اما در آخرت مومنان را موعود است وکافران را ممنوع۔

کشف الآثار[۵] میں ہے۔ روزے در مجلس جناب ارشاد مآب قبلہ کونین غوث الثقلین شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورضاہ مذکور شد کہ فلاں مرید آنجناب میگوید کہ من جناب حق سبحانہ وتعالیٰ بچشم سر می بینم۔ آنحضرت او را بحضور خود خواندہ پرسیدند۔ اعتراف نمود پس آنجناب او را ازین قول منع فرمودند وعہد گرفتند کہ بار دیگر این چنین نگوید۔ حاضران سوال کردند کہ این مرد محق است یا باطل، فرمودند محق است لیکن امر برو ملتبس گشتہ وجہش آنست کہ وے بچشم سر نور جمال را دید در ہمان وقت از بصیرت کہ رویت قلبی است سوراخی بطرف بصر او پیدا گشت وشعاع بصرش منور شد، حق تعالیٰ متصل شد پس آنچہ ببصیرتش مشاہدہ کرد مظنون او شد کہ بصر من دیدہ است وفرق نکرد کہ این

---

[۱] بے تحقیق تم ہرگز نہ دیکھو گے اپنے رب کو جب تک نہ مر جاؤ ۱۲ [۲] اس کا حجاب نور ہے اگر اسے اٹھادے تو اس کے انوار وہاں تک جہاں تک بصر تک خلقت کو جلادیں یعنی کل خلقت کو ۱۲ [۳] اب اس کے بعد کس بات پر ایمان لاویں گے ؟ ۱۲ [۴] جواہر غیبی ۱۲ [۵] جواہر غیبی ۱۲ [۶] جواہر غیبی ۱۲

جا دور روایت است ۔حضرت شیخ قوام الدین کا ارشاد ہے مکاشفہ نہ آنست کہ ہویت حق سبحانہ وتعالی ادراک کنند و دریابند ہر چہ خواہی نہ رویت قلبی را خواہ رویت بصیرت خواہ مکاشفہ، خواہ مشاہدہ، باصطلاح صوفیہ رویت قلبی است نہ رویت عیانی کہ بحاسہ بصر تعلق دارد۔ بحر العلوم[1] شرح مثنوی میں فرماتے ہیں درین تجلی حضرت موسیٰ علیہ السلام مشاہدہ حق سبحانہ وتعالیٰ نمودند وبہ سبب مشاہدہ فانی شدند ورویت حاصل نہ شد۔ مکتوبات قدوسی میں ہے آنچہ اینجا بود یقین گو بیند کہ حجاب درمیان است وآنچہ آنجا بود عیان نامند کہ ارتفاع حجاب ازمیان ست (انوار العارفین)

احیاء العلوم میں ہے[2] مثّ ئی بالعین والا بصار فی الدار الآخرۃ ودار القرار ولا یرے فی الدنیا مختصراً۔ درکتب سلوک میں مقام فنا میں جو مشاہدہ ہونا لکھا ہے وہ رویت قلبی ہے۔ جیسا اوپر گذر چکا اور نیز مقام مشابہ خواب کے ہوتا ہے سو خواب میں اللہ تعالےٰ کا دیکھنا ممکن ہے۔

تنکیلہ:۔ بعض اوقات سالک روحانی تجلی کو تجلی ربانی سمجھ کر گمراہ ہوتا ہے اس مقام پر شیخ کامل محقق کی ضرورت ہے۔ در مکتوبات چہاردہم حضرت یحییٰ منیری ست بداں کہ تجلی عبارت از ظہور ذات وصفات الوہیہ است جل جلالہ ورروح را نیز تجلی باشد وبسیار روندگان درین مقام مغرور شدہ اند وپنداشتند کہ تجلی حق یافتند اگر شیخ صاحب تصرف نباشد ازین ورطہ خلاصی دشوار بود۔ اکنون بداں کہ فرق است میان تجلی ربانی وتجلی روحانی چون آئینہ دل از کدورت وجود ماسوی اللہ صقالت پذیرد ومشرف بہ آفتاب جمال حضرت گردد وجام جہان نمائے ذات وصفات او شود ولیکن نہ ہر کس را این سعادت مشاہدہ نماید از میان روندگان صاحب دولتے باشد کہ چون آئینہ دل از صفات بشریت صاف کند

[1] جواہر غیبی ۱۲
[2] دکھلائی دے گا ان آنکھوں اور نگاہوں سے دار آخرت میں جو دار قرار ہے اور نہ دیکھا جائے گا دنیا میں ۱۲

بعضے صفات روحانی بردل وے تجلی کند پس گاہ بود کہ ذات روح کہ خلیفۂ حق است در تجلی آید بخلافت خود دعوی انا الحق کردن گیرد گاہ بود کہ جملہ موجودات را پیش تحت خلافت روح در سجود بنید در غلط افتد داند کہ مگر حضرت حق است قیاس برین حدیث اذا تجلی اللہ لشیٔ خضع لہ کل شیٔ۔ وازین جنس غلطہا بسیار افتد کہ تجلی روحانی وسمت حدث دارد وآن را قوت افنا نباشد۔ واز تجلی روحانی غرور پندار پدید آید ودر طلب نقصان پدید آید۔ وز تجلی حق سبحانہ وتعالی این جملہ برخیزد وہستی بہ نیستی مبدل شود۔ در طلب بیفزاید وتشنگی زیادہ گردد" اور بعض بزرگوں کے جو اس قسم کے اقوال ہیں ؎

دیگران را وعدۂ فردا بود لیک ما را نقد ہم اینجا بود

اس کے معنی شیخ عبدالقدوس رح فرماتے ہیں۔ معنی او آنست آنچہ آنجا وعدہ برویت بود این جا بچشم یقین مشاہدہ این منقود را محققان مشاہدہ خوانند محض رویت دانند۔

رفع اشتباہ

بعض بزرگوں کے کلام میں جو تجلی ذاتی کا لفظ پایا جاتا ہے اس سے دھوکہ نہ کھاویں کیونکہ یہ اصطلاحی لفظ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ سالک کی توجہ الی الذات میں اسقدر استغراق ہوجاوے کہ غیر ذات کی طرف اصلا التفات باقی نہ رہے حتی کہ صفات بھی اس وقت ذہن میں مستحضر نہ رہیں۔ اور ایک معلوم کے حضور سے دوسرے معلومات کی غیبت محل استبعاد نہیں بلکہ بکثرت واقع ہے سو اس کو رویت سے کوئی علاقہ نہیں۔ علم الکتب میں اس کی تفسیر کی تصریح کی ہے علاوہ اس کے خود لغوی معنی کے اعتبار سے بھی تجلی ورویت میں فرق ہے۔ کیونکہ تجلی کے معنی ہیں ظہور کے سو یہ صفت حق

تعالٰی کی ہے اور رویت کے معنی ہیں دیکھنا۔ سو رویت ذات میں یہ صفت عبد کی ہے۔ تجلی کے اثبات سے رویت کا اثبات لازم نہیں آتا۔ کیونکہ اس کا حاصل یہ ہوا کہ ذات کیطرف سے ظہور ہو سکتا ہے مگر عبد کی طرف سے دید و بینش نہیں ہوتی سو اس میں کوئی اشکال نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قصہ حضرت موسٰی علیہ السلام میں تجلی کا اثبات فرمایا ہے بقولہ تعالٰی فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ اور رویت کی نفی فرمائی ہے۔ بقولہ تعالٰی لَنْ تَرَانِیْ۔

غرض قرآن وحدیث وکلام اہل حق سے واضح ہے کہ رویت ذات حق تعالٰی کی آخرت میں واقع ہوگی، اور دنیا میں ممتنع ہے اور بعض اکابر کے کلام میں جو امکان کا کلمہ کہا ہے اور امتناع کو معتزلہ کا مذہب قرار دیا ہے اس سے مراد امکان و امتناع عقلی ہے نہ شرعی۔ اور ہمارا امتناع شرعی ہے، بوجہ ورود نصوص عدم الوقوع کے دنیا میں اور امتناع عقلی مدعا نہیں۔ ورنہ آخرت میں کیسے وقوع ہوتا، اس لئے کہ مستحیل عقلی ممکن نہیں ہو سکتا۔ چہ جائے وقوع۔ فقط

فصل۔ ایک غلطی یہ کہ شیخ کو یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت جسد عنصری خدا سمجھنا یہ اعتقاد صریح کفر ہے اس سے اللہ تعالٰی کا تغیر و تبدل، حدوث، احتیاج، تقلید، حلول و اتحاد ہزاروں خرابیاں لازم آتی ہیں۔ ظاہری جسد ظاہری حواس سے محسوس ہے وہاں تو اسقدر تنزیہ ہے کہ حواس باطنی اور عقل کی بھی رسائی نہیں۔ خیال و فکر میں جو چیز آوے اللہ تعالٰی اس سے بھی منزہ ہے۔ عمرو بن عثمان مکی فرماتے ہیں۔ کل ما توھم قلبك او سنح فی مجاری فکرتك او خطر فی معارضات قلبك من حسن او بهاء او انس او جمال او ضياء او شبح او نور او شخص او خيال فالله تعالى بعيد من ذلك لا تسمع الى قوله تعالى ليس كمثله شئ وهو السميع البصير

پانچواں باب موانع طریق میں

یوں تو جتنے معاصی اور تعلقات ماسوی اللہ ہیں سب اس راہ کے رہزن ہیں۔ مگر چند ضروری چیزوں کو چند فصول میں بیان کیا جاتا ہے۔

فصل۔ ایک مانع مخالفت کرنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اس کا بیان اوپر گذر چکا ہے۔ افسوس اس زمانے میں رسوم و بدعات کی بڑی کثرت ہے اور تصوف اسی رسوم کا نام رکھا گیا ہے۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوشك ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القراٰن الا رسمہ رواہ بیہقی فی شعب الایمان۔ جو حقیقت تصوف کی تھی کہ فنا و بقا کی نسبت حاصل کریں اس کے معنی بھی نہیں جانتے ان رسوم کے مقید ہوگئے۔ ابو العباس دنیوری رح نے اپنے زمانے کا حال فرمایا ہے، تو ہمارے زمانے کا کیا ٹھکانہ ہے۔ ان کا ارشاد ہے۔ نقضوا ارکان التصوف وھدموا سبلھا وغیروا معانیھا باسامی احدثوھا سموا الطمع زیادۃ و سوء الادب اخلاصا والخروج عن الحق شطحا والتلذذ بالمذموم طیبۃ واتباع الھوی ابتلاء والرجوع الی الدنیا وصلا و سوء الخلق صولۃ والبخل جلادۃ والسوال عملا وبذاءۃ اللسان ملامۃ وما کان ھذا طریق القوم۔

له قشیریہ ۲؎ ۱۲مسه عنقریب آئے گا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ کہ نہ باقی رہے گا اسلام سے مگر نام ہی نام اور نہ باقی رہے گا قرآن سے مگر خطوط و نقوش ۱۲مسه توڑ دیا لوگوں نے ارکان تصوف کو اور تباہ کر دیا اس کے طریقوں کو اور بدل دیا اسکے معنوں کو ایسے ناموں سے جو خود گڑھے، طمع کا بہتائیت نام رکھا اور بے ادبی کا اخلاص اور دین حق سے نکل جانے کا شطح اور بری چیزوں سے لذت لینے کا، خوش طبعی اور خواہش کی پیروی کا امتحان اور دنیا کی طرف لوٹ آنے کا وصل اور بدخلقی کا رعب اور بخل کا قوت اور سوال کا عمل اور بدزبانی اور جھگڑالوپن کا ملامت اور نہیں ہے قوم کا یہ طریقہ ۱۲

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ان رسوم کی نسبت فرماتے ہیں نسبت صوفیہ غنیمتے ست کبری ورسوم ایشان ہیچ نمی ارزد۔

فصل۔ ایک مانع یہ ہے کہ غلطی سے کسی بے شرع پیر سے بیعت کر لی۔ اب اسی کو نباہتا رہا جب وہ خود واصل نہیں تو اس کو کیسے واصل کرے گا۔ حضرت نبداژ کا قول ہے:۔ صحبۃ اھل البدعۃ تورث الاعراض عن الحق۔ شیخ قوام الدین فرماتے ہیں۔ اے درویش محک معیار این کار کتاب سنت است و سیر سلف کہ اہل اقتدا بودند نہ اجازت مجرد و مقام متبرک کہ فلاں فرزند درویش است در جائے آبا و اجداد خود نشستہ و چیزے کہ از شان شیخی مخالف معیار است آن فاسد و باطل یعنی اگر قول و فعل شیخ مخالف کتاب و سنت و اجماع بود، ہیچ نباشد آن شیخ لائق شیخی و مقتدائی نبود ہر کہ بدو اقتدا کند بمقصود نہ رسد" بلکہ اس کو چھوڑ کر دوسرے کامل سے بیعت کرے۔ شیخ سعد الدین فرماتے ہیں اگر از نادانی خود بجاہل یا اہل بدعت ارادت آورد تجدید ارادت کند و از دست او خرقہ پوشد تا گمراہ نشود۔ اور یہ مشہور ہے شیخ من خس ست اعتقاد من بس است سو اول تو ایسے جاہل فاسق آدمی سے اعتقاد باقی رہنا مشکل ہے دوسرے یہ قاعدہ کلیہ نہیں شاذ و نادر ایسا بھی ہو گیا ہے جو اس فن سے ذرا بھی واقف ہے جانتا ہے کہ حصول مطلب کا طریقہ شیخ کامل کی صحبت و تعلیم ہے۔ و بس۔ اور شیخ کامل وہی ہے جو جامع ہو ظاہر و باطن کا، تیسرے یہ کہ اس سے بے شرع پیر مراد نہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر پیر بہت بڑے درجہ کا کامل نہو مگر شرع کے خلاف بھی نہ ہو تو یوں سمجھے کہ اگرچہ ان سے بڑھکر اور کامل ہوں۔ مگر میرے لئے یہی کافی ہیں اور میرا اعتقاد مجھے مقصود تک پہنچا دیگا

لہ قیسریہ ۱۲ لہ بدعتیوں کی صحبت اللہ سے منہ موڑ لینے کی آفت ہے۔

فصل:- ایک خرابی مانع عورتوں یا لڑکوں کو دیکھنا یا اُن کے پاس بیٹھنا اٹھنا ہے اس کا بیان بھی اوپر ہو چکا ہے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں اپنے پیر کے ساتھ چلا جاتا تھا ایک حسین لڑکے کو دیکھ کر اپنے شیخ سے عرض کیا کہ حضرت کیا اللہ تعالےٰ اس صورت کو عذاب دیں گے؟ انہوں نے فرمایا کیا تو نے اسکو دیکھا ہے؟ جلدی اس کا نتیجہ بھگتو گے، وہ کہتے ہیں کہ بیس برس بعد میں قرآن بھول گیا۔ اسی طرح عورتوں سے ملنا جلنا خدائے تعالیٰ سے کوسوں دور پھینکتا ہے۔ باب الاغلاط میں تبفصیل مرقوم ہو چکا ہے۔

فصل ایک مانع زبان درازی اور دعویٰ کمالات ودعویٰ توحید اور گستاخی وبےادبی شریعت کے ساتھ، یا حق تعالیٰ کے ساتھ۔ اس کا بیان بھی اوپر ہو چکا ہے۔

فصل ایک مانع شیخ کی تعلیم سے زائد ٹوٹ کر مجاہدہ کرنا کہ چند روز میں گھبرا کر وہ تھوڑا تعلیم کیا ہوا بھی چھوٹ جاوے۔ چنانچہ بہت سے لوگوں کو ایسا اتفاق ہوا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خذوا من الاعمال ما تطیقون فان اللہ لایمل حتے تملوا رواہ الشیخان۔[1]

فصل۔ ایک مانع یہ کہ حصول ثمرات مجاہدہ میں تقاضا وعجلت کرنا کہ اتنے دن مجاہدہ کرتے ہو گئے اب تک کچھ نتیجہ نہیں ہوا۔ اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ یا تو شیخ سے بداعتقاد ہو جاتا ہے یا مجاہدہ ترک کر دیتا ہے۔ طالب کو سمجھنا چاہیئے کہ کوئی چیز بھی ایسی دفعۃً حاصل ہوتی ہے۔ دیکھو یہی شخص کسی وقت بچہ تھا کتنے دن میں جوان ہوا، پہلے جاہل تھا کتنے دنوں میں عالم ہوا۔ غرض عجلت وتقاضا گویا اپنے ہادی پر فرمائش ہے۔

اقشیریہ ۱۲ [1] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال میں سے اتنا اختیار کرو کہ اکتاؤ نہیں۔ کیونکہ اللہ نہیں اکتاتا جب تک تم نہ اکتا جاؤ۔ ۱۲

قال[۱] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یستجاب لاحدکم ما لم یعجل۔ ترمذی۔ اگر کسی وقت دل گھبرایا کرے ان اشعار سے تسلی کرلیا کرے۔

اشعار

قرنہا باید کہ تا یک کودکے از لطف طبع — عاقلے کامل شود یا فاضلے صاحب سخن
سالہا باید کہ تا یک سنگ اصلی ز آفتاب — لعل گردد در بدخشاں یا عقیق اندر یمن
ماہہا باید کہ تا یک مشت پشم از پشت میش — صوفیئے را خرقہ گردد یا حمارے را رسن
ہفتہا باید کہ تا یک پنبہ از آب و گل — شاہدے را حلہ گردد یا شہیدے را کفن
روزہا باید کشیدن انتظار بے شمار — تاکہ در جوف صدف باران شود دُرِ عدن

فصل:۔ ایک مانع یہ کہ شیخ سے محبت و عقیدت میں فتور ڈالنا، یا اس سے بڑھکر یہ کہ شیخ کا آزردہ کرنا۔ حدیث میں ہے۔ من[۲] عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب۔

---

[۱] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک جلدی نہ کرے۔ [۲] جو میرے ولی سے عداوت کرے میں اسکو لڑائی کی اطلاع دیتا ہوں ۱۲

چھٹا باب وصایا جامعہ میں

اس میں چند فصلیں ہیں۔ **فصل**۔ امام قشیری کے وصایا کا خلاصہ یہ ہے کہ اول عقائد موافق اہل سنت وجماعت کے درست کرے پھر ضرورت کے موافق علم حاصل کرے۔ خواہ درس سے یا صحبت علماء سے اور اختلافی مسئلہ میں احتیاط پر عمل کرے اور سب معاصی سے توبہ خالص کرے۔ اہل حقوق کو راضی کرے مال و جاہ کے تعلقات کو قطع کرے۔ اپنے شیخ کی مخالفت نہ کرے۔ نہ اس پر کوئی اعتراض کرے اپنے باطنی حالات شیخ سے پوشیدہ نہ کرے اور کسی سے ظاہر نہ کرے اگر کچھ قصور شیخ کا ہو جاوے فوراً معذرت کرے اور اقرار خطا کا کرے تاویل نہ کرے۔ بلاضرورت شدیدہ سفر نہ کرے۔ بہت ہنسے نہیں۔ کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے۔ اپنے پیر بھائیوں پر حسد نہ کرے، لڑکوں، عورتوں کی صحبت سے بچے بلکہ ان سے زیادہ گھل مل کر باتیں بھی نہ کرے۔ جب تک صاحب نسبت نہ ہو جائے کسی کو مرید نہ کرے۔ آداب شرع کا بہت پاس رکھے، مجاہدہ وعبادت میں سستی نہ کرے۔ تنہائی میں رہے۔ اور اگر مجمع میں رہنے کا اتفاق ہو تو ان کی خدمت کرے اپنے کو ان سے کم سمجھ کر برتاؤ کرے۔ دنیا داروں کی صحبت سے پرہیز رکھے۔

فصل:۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی وصایا کا خلاصہ یہ ہے کہ بلا ضرورت ومصلحت دینی اغنیاء سے صحبت نہ رکھے۔ صوفیان جاہل اور جاہلان عابد اور علماء زاہدان خشک اور جو محدثین اہل فقہ سے عداوت رکھیں اور جو لوگ کلام ومعقول میں انہماک رکھتے ہیں ان سب کی صحبت سے بچے۔ ایسے شخص کے پاس بیٹھے جو عالم وصوفی ہو،

دُنیا کا تارک، ذاکر اللہ و اتباعِ سنت کا عاشق، اور مذاہب میں ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دے کہ حنفیوں کا مذہب سب سے اچھا ہے یا شافعیہ کا سب سے بڑھ کر ہے اپنے مذہب پر عمل کرتا رہے۔ نہ صوفیوں کے طرق میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دے کہ چشتیہ کی نسبت بڑے زور کی ہے۔ دوسرا کہے کہ نقشبندیوں میں اتباعِ سنت زیادہ ہے۔ اور اسی قسم کے خرافات سے بچے۔ وہ لوگ مغلوب الحال ہیں یا کسی تاویل سے کوئی امر کرتے ہیں جو اس شخص کے نزدیک خلافِ سنت ہے۔ ان کو برا بھلا نہ کہے۔ اور خود وہی کرے جو قواعد شرعیہ کے موافق ہے

فصل۔ اس میں حضرت سیدنا و مرشدنا الشیخ الحافظ الحاج محمد امداد اللہ صاحبؒ کی وصایا کا خلاصہ لکھ کر رسالۂ ہذا کو ختم کرتا ہوں۔ اس کو آخر میں اسی واسطے لکھا کہ خاتمہ میں برکت ہو ورنہ میرا حق یہ تھا کہ اس کو سب سے مقدم کرتا۔

وللناس فیما یعشقون مذاہب

طالبِ حق پر لازم ہے کہ اول مسائل ضروری و عقائدِ اہل سنت و جماعت کے حاصل کرے۔ پھر ان مسائل سے تزکیہ کرے۔ حرص، امل، غضب، جھوٹ، غیبت، بخل، حسد، ریا، تکبر، کینہ اور یہ اخلاق پیدا کرے۔ صبر، شکر، قناعت، علم، الیقین، تفویض، توکل، رضا، تسلیم اور شرع کا پابند رہے۔ اور اگر گناہ ہو جاوے جلدی کرکے نیک

لہ خواہ صحبت علماء سے، خواہ کتابوں سے اور اگر زیادہ استعداد نہ ہو تو کتب ذیل کو اکثر اوقات مطالعہ میں رکھے، موضح القرآن ترجمہ قرآن مجید از شاہ عبد القادر صاحبؒ تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار، شرح وقایہ، اردو، مالابد منہ، پند نامہ شیخ فرید الدین عطار، اکسیر ہدایت ترجمہ اردو، کیمیائے سعادت، گلزار ابرار، نسیم جہاد اکبر، تحفۃ العشاق، غذائے روح، ارشاد مرشد، اور ان کتابوں کو سفر میں ہمراہ رکھے۔ ۱۲

عمل سے تدارک کرے۔ نماز با جماعت وقت پر پڑھے کسی وقت یاد الٰہی سے غافل نہ ہو۔ لذت نوکر پر شکر بجالاوے کشف وکرامات کا طالب نہ ہو اپنا حال یا سخن تصوف غیر محرم سے نہ کہے۔ دنیا ومافیہا کو دل سے ترک کردے خلاف شرع فقراء کی صحبت سے بچے۔ لوگوں سے بقدر ضرورت خلق کے ساتھ ملے اپنے کو سب سے کمتر جانے، کسی پر اعتراض نہ کرے، بات نرمی سے کرے سکوت وخلوت کو محبوب رکھے اوقات منضبط رکھے۔ تشویش کو دل میں نہ آنے دے۔ جو کچھ پیش آوے حق کی طرف سے سمجھے۔ غیر اللہ کا خطرہ نہ آنے دے۔ دینی کاموں میں نفع پہنچاتا رہے، نیت خالص رکھے، خورد ونوش میں اعتدال رہے۔ نہ اتنا زیادہ کھائے کہ کسل ہو اور نہ اس قدر کم کہ عبادت سے ضعف ہو جاوے۔ کسب حلال افضل ہے۔ اگر توکل کرے تو بھی مضائقہ نہیں۔ بشرطیکہ کسی سے طمع نہ رکھے۔ نہ کسی سے امید وخوف کرے حق تعالےٰ کی طلب میں بے چین رہے۔ نعمت پر شکر بجالاوے فقر وفاقہ سے تنگدل نہ ہو اپنے متعلقین سے نرمی برتے ان کی خطا وقصور سے درگذر کرے۔ ان کا عذر قبول کرے کسی کی غیبت وعیب جوئی نہ کرے۔ عیب پوشی کرے۔ اپنے عیوب کو پیش نظر رکھے۔ کسی سے تکرار نہ کرے مہمان نواز ومسافر پرور رہے۔ غربا ومساکین، علما وصلحا کی صحبت اختیار کرے قناعت وایثار کی عادت رکھے۔ بھوک پیاس کو محبوب سمجھے، کم ہنسے، زیادہ روئے، عذاب الٰہی اور اس کی بے نیازی سے لرزاں رہے موت کا ہر وقت خیال رکھے، روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کر لیا کرے نیکی پر شکر بدی پر توبہ کرے۔ صدق، مقال، اکل حلال اپنا شعار بناتے غیر مشروع مجلس میں نہ جاوے۔ رسوم جہل سے بچے، شرمگین، کم گو، کم سنج، اصلاح جو،

نیکوکار، نیکورفتار، باوقار، بردبار رہے۔ ان صفات پر مغرور نہ ہو، اولیاء کے مزارات سے مستفید ہوتا رہے۔ گاہ گاہ عوام مسلمین کی قبور پر جاکر ایصال ثواب کرے مرشد کا ادب اور فرمانبرداری کامل طور پر بجالادے اور ہمیشہ استقامت کی دعا کرے۔

الحمد اللہ کہ ۲۷ صفر روز پنجشنبہ ۱۳۱۵ھ وقت چاشت مقام کانپور مدرسہ جامع العلوم میں رسالہ "تعلیم الدین" اختتام کو پہنچا۔ یاالٰہی اس کو قبول فرماکر اپنے بندوں کو نفع بخش ہے

نہ بنقش بستہ مشوشم نہ بحرف ساختہ سرخوشم ٭ نفسے بیاد تو میکشم چہ عبارت وچہ معانیم

اللھم اختم لنا بالخیر والسعادۃ

اس رسالہ میں جن امور کی تعلیم ہے ہر چند انکی تحصیل میں سعی کرنا ضرور ہے مگر بدون امداد اللہ تعالیٰ کے ظاہر ہے کہ سب ہیچ ہے بقول مولانا

این ہمہ گفتیم ولیک اندر بسیچ	بے عنایات خدا ہیچیم ہیچ
بے عنایات حق وخاصان حق	گر ملک باشد سیہ ہستش ورق

اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قبلہ وکعبہ کی ارشاد فرمودہ ایک مناجات جس میں بزرگوں کے توسل سے تمام خیر وسعادت طلب کی ہے آخر میں لگادی جاوے تاکہ اسکو شوق سے جناب الٰہی میں عرض کیا کریں۔ اور اس میں یہ بھی فائدہ ہے کہ بزرگوں کے توسل سے دعا جلد قبول ہوتی ہے، دوسرا فائدہ خاص حضرت صاحب کے متوسلیں کے لیئے یہ بھی ہے کہ ان کو اپنے سلسلے کا اتصال ہوجائے گا۔ وھو ہذا۔

شجرۂ پیران چشت اہل بہشت

حمد ہے سب تیری ذات کبریا کیواسطے اور درود و نعت ختم الانبیا کیواسطے
اور سب اصحاب و آلِ مصطفیٰ کیواسطے

در بدر پھرتی ہے خلقت التجا کیواسطے آسرا تیرا ہے پر مجھ بے نوا کیواسطے
رحم کر مجھ پر الٰہی اولیا کیواسطے

پاک کر ظلمات عصیاں سے الٰہی دل مرا کر منور نورِ عرفاں سے الٰہی دل مرا
حضرت نور محمد پر ضیا کیواسطے

پاک کر ظلمات عصیاں سے الٰہی دل مرا کر منور نورِ عرفاں سے الٰہی دل مرا
حضرت نور محمد پر ضیا کیواسطے

ایسے مرنے پر کروں قربان یارب لاکھ عید اپنی تیغ عشق سے کر لے اگر مجھکو شہید
حاجی عبدالرحیم اہل غزا کیواسطے

کر وہ پیدا درد و غم میرے دل افگار میں بار پاؤں جس سے اے باری تری دربار میں
شیخ عبدالباری شر بے ریا کیواسطے

شرک و عصیان و ضلالت سے بچا کر اے کریم کر ہدایت مجھکو تو راہِ صراط مستقیم
شاہ عبدالہادی پیر ھدا کیواسطے

دین و دنیا کی طلب عزت نہ سرداری مجھے اپنے کوچے کی عطا کر ذلت و خواری مجھے
شاہ عزیزالدین عزیز دوسرا کیواسطے

دے مجھے عشق محمد اور محمدیوں میں گن ہو محمدؐ ہی محمدؐ ورد میرا رات دن

شہ محمد اور محمدی اتقیا کیواسطے

حبِ حق حبِ الٰہی حبِ مولا حبِ رب   الغرض کرُدے مجھے محو محبت سب کا سب
شہ محب اللہ شیخ باسخا کیواسطے

گرچہ میں غرق شقاوت ہوں سعادت سے بعید   پر توقع ہے کرے مجھسے شقی کو تو سعید
بو سعید اسعد اھل ورا کیواسطے

قال ابتر حال ابتر سب مرے ابتر ہیں کام   لطف سے اپنے مرے کر ملک و دین کا انتظام
شہ نظام الدین بلخی مقتدا کیواسطے

ہے یہی بس دین میرا اور یہی سب ملک و مال   یعنی اپنے عشق میں کر مجھکو با جاہ و جلال
شہ جلال الدین جلیل اصفیا کیواسطے

حبِ دنیا دی سے کرکے پاک مجھکو اے حبیب   اپنے باغ قدس کی کر سیر تو میری نصیب
عبد قدوس شہِ قدس و صفا کیواسطے

کر معطر روح کو بوئے محمد سے مرے   اور منور چشم کر روئے محمد سے مری
اے خدا شیخ محمد رہنما کیواسطے

کر عطا راہ شریعت روئے احمد سے مجھے   اور دکھا نور حقیقت خوئے احمد سے مجھے
شیخ عارف صاحب لطف و عطا کیواسطے

کھولدے راہ طریقت قلب پر یا حق مرے   کر تجلی حقیقت قلب پر یا حق مرے
احمد عبد الحق شہ ملک و بقا کیواسطے

دین و دنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ و جلال   ایک ذرّہ درد کا یا حق مرے دلمیں تو ڈال
شہ جلال الدین کبیر الاولیا کیواسطے،

ہے مکدر ظلمتِ عصیاں سے میرا شمس دین کر منور نور سے عرفان کے میرا شمس دین
شیخ شمس الدین ترک شمس الضحیٰ کیواسطے
اے مرے اللہ رکھ ہر وقت ہر لیل و نہار عشق میں اپنے مجھے بے صبر و بیتاب و قرار
شیخ علاؤ الدین صابر با رضا کیواسطے
دے ملاحت مجھکو رب نمکینیٔ ایمان سے اور حلاوت بخش گنج شکر عرفان سے
شہ فرید الدین شکر گنج بقا کیواسطے
عشق کی رہ میں ہوئے جوں اولیا اکثر شہید خنجر تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید
خواجہ قطب الدین مقتول ولا کیواسطے
ہے ترے ہی نفس و شیطان درپئے ایمان و دین جلد ہو آکر مرا یارب مددگار و معین
شہ معین الدین حبیب کبریا کیواسطے
یا الٰہی بخش ایسا بے خودی کا مجھکو جام جس سے جائے پردہ شرم و حیا و ننگ و نام
خواجہ عثمان با شرم و حیا کیواسطے
دور کر مجھ سے غم موت و حیات مستعار زندہ کر ذکر شریعت حق سے اے پروردگار
شہ شریف زندنی با اتقیا کیواسطے
آتش شوق اسقدر دلمیں مرے بھر لے وددو ہر بن موسی مرے نکلے تری الفت کا دود
خواجہ مودود چشتی پارسا کیواسطے
رحم کر مجھ پر تو اب چاہ ضلالت سے نکال بخش عشق و معرفت کا مجھکو یارب ملک و مال
شاہ یوسف شہ شاہ و گدا کیواسطے
مست اور بیخود بنا بوئے محمدؐ سے مجھے محترم کر خواری کوئے محمدؐ سے مجھے

بو محمد محترم شاہ دلا کیواسطے

صدقے احمد کے یہی امید تیری ذات سے کہ بدل کر دے عصیان کو حسنات سے
احمد ابدال چشتی با صفا کیواسطے

حد سے گزرا رنج فرقت اب تو اے پروردگار کر مری شام خزان کو وصل سے روز بہار
شیخ ابو اسحاق شامی خوش ادا کیواسطے

شادی و غم سے دو عالم کی مجھے آزاد کر اپنے درد و غم سے یارب دلکو میرے شاد کر
خواجہ ممشاد علوی بو العلا کیواسطے

ہے مرے تو پاس ہر دم ایک میں اندھا ہوں بخش وہ نور بصیرت جس سے تو آئے نظر
بو ہبیرہ شاہ بصری پیشوا کیواسطے

عیش و عشرت کی دو عالم سے نہیں طلب مجھے چشم گریان سینہ بریان کر عطا یارب مجھے
شیخ حذیفہ مرعشی شاہ صفا کیواسطے

نے طلب شاہی کی نے خواہش گدائی کی مجھے بخش اپنے در تلک طاقت رسائی کی مجھے
شیخ ابراہیم ادہم بادشاہ کیواسطے

راہزن میرے ہیں دو قزاق باگر زگراں تو پہنچ فریاد کو میری کہیں اے مستعان
شہ فضیل ابن عیاض اہل دعا کیواسطے

کر مرے دل سے تو اے واحد دوئی کا حرف دور دلمیں اور آنکھوں میں بھر دے سر بسر وحدت کا نور
خواجہ عبد الواحد بن زید شاہ کیواسطے

کر عنایت مجھکو توفیق حسن اے ذو المنن تاکہ ہوں سب کام میرے تیری رحمت سے حسن
شیخ حسن بصری امام اولیا کیواسطے

دور کردے حجاب جہل و غفلت میرے رب کھولدے دلمیں در علم حقیقت میرے رب
ہادی عالم علی مشکل کشا کیواسطے

کچھ نہیں مطلب دو عالم کے گل و گلزار سے کر مشرف مجھکو دیدار پر انوار سے،
سرور عالم محمد مصطفےٰ کیواسطے!

آپڑا در پر ترے میں ہر طرف سے ہوکر ملول کر تو ان ناموں کی برکت سے دعا میری قبول
یاالٰہی اپنی ذاتِ کبریا کیواسطے!

ان بزرگوں کے تئیں یارب نعرض کہہ رہیں کر شفاعت کا وسیلہ اپنے تو دربار میں
مجھ ذلیل و خوار و مسکین و گدا کیواسطے

اس دوئی نے کر دیا ہے دور وحدت سے مجھے کر دوئی کو دور کر پرنور وحدت سے مجھے
تا ہوں سب میرے عمل خالص رضا کیواسطے

کر دیا اس عقل نے بے عقل دیوانہ مجھے کر ذرا اس ہوش سے بیہوش و مستانہ مجھے
یارب اپنے عاشقان باوفا کیواسطے

کشمکش سے ناامیدی کی ہواہوں میں تباہ دیکھ مت میرے عمل کر لطف پر اپنی نگاہ
یارب اپنے رحم و احسان و عطا کیواسطے

چرخ عصیان سر پہ ہے زیر قدم بحر الم! چارسو ہے فوج غم کر جلدی اب بہر کرم
کچھ رہائی کا سبب اس مبتلا کیواسطے

گرچہ میں بدکار و نالائق ہوں اے شاہ جہاں پر ترے در کو بتا اب چھوڑ کر جاؤں کہاں
کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کیواسطے

ہے عبادت کا سہارا عابدوں کیواسطے اور تکیہ زہد کا ہے زاہدوں کیواسطے،

ہے عصائے آہ مجھ بیدست وپا کیواسطے

نے فقیری چاہتا ہوں نے امیری کی طلب نے عبادت نے زہد نے خواہشِ علم وادب
دردِ دل پر چاہیئے مجھکو خدا کیواسطے

عقل و ہوش وفکر اور نعمائے دنیا بے شمار کی عطا تو نے مجھے پر اب تو اے پروردگار
بخش وہ نعمت جو کام آوے سدا کیواسطے

گرچہ عالم میں الٰہی سعی میں بسیار کی پر نہ کچھ تحفہ ملا لائق ترے دربار کی
جان و دل لایا ولے تجھ پر فدا کیواسطے

گرچہ یہ ہدیہ نہ میرا قابل منظور ہے پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے
کشتگان تیغ تسلیم و رضا کیواسطے

حد سے ابتر ہو گیا ہے حال مجھ ناشاد کا کر مری امداد اللہ وقت ہے امداد کا،
اپنے لطف و رحمت بے انتہا کیواسطے

جس[1] نے یہ شجرہ دیا ہے جس نے یہ شجرہ لیا جس نے یہ شجرہ لکھایا جس نے یہ شجرہ پڑھا
بخش دیجیے سب کو ان اہل صفا کیواسطے

[1] یہ مثلث مؤلف نے بڑھا دیا ہے ۱۲

مختصر حالات مشائخ شجرہ مذکور از انوار العارفین وغیرہ

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۱	حضرت علی	بنی ہاشم	مکہ مدینہ	۲۱ رمضان ۴۰ھ	نجف اشرف بزمین عراق	از صبیان اول اسلام آوردند وفضائل بیشمار دارند بعد خلافت چار ماہ بمدینہ قائم ماندہ راہی عراق شدند و بیکے ازان عباہستند و ہو اصل اللباس الخرقۃ ومدت خلافتش چار سال و نہ ماہ بود۔
۲	ابو الحسن بصری	مولیٰ زید بن ثابت	مدینہ ولادت	۴ محرم ۱۱۰ھ بعمر ۸۹ سال	بصرہ	قدم الی البصرۃ بعد ما بلغ اربع عشر سنۃ بعد قتل عثمان رضؓ ومی بود وے ومادر وے در خانہ ام سلمہ قال ابوذر عتر بود حسن بصری رح کہ بیعت نمود از علی رضؓ بعمر چاردہ سالگی ودید علی رضؓ را در مدینہ بعد ازان رفت۔ حسن بصری رح بجانب کوفہ و بصرہ وملاقات نہ کرد۔ حسن بصری از حضرت علی بعد ازان قال الشیخ العلامۃ السیوطی رح فی رسالۃ اتحاف الحق گفت ابن حجر واقع شد در مسند ابی یعلے از بریرۃ رضؓ کہ خبر داد مرا عقبۃ بن ابی اصبہا الباہلی قال سمعت الحسن رضؓ یقول سمعت علیا یقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثل امتی مثل المطر الخ قال محمد بن الحسن رح شیخ شیوخنا ہذا نص صریح فی سماع الحسن رضؓ من علی رضؓ در حالیہ ثقات۔

نمبرشمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۲	حبیب عجمی ابو محمد رح	۔	۔	۳ ربیع الثانی ۱۵۶ھ	بصرہ	شاگرد امام حسین رض تا چہل سال نماز فجر بوضوئے عشا بگزارد۔ وقتے باستدعائے یاران دعا کرد دینارہا باریدن گرفت حلوہ خریدہ خوردند و خود ہیچ نہ خورد۔ کرامات وے بسیار است وفاتش در بصرہ واقع شد
۳	فضیل بن عیاض رح	۔	۔	محرم ۱۸۷ھ در مکہ	مکہ معظمہ	کنیت او علی و ابو الفیض ست باصل از کوفہ یا خراسان یا بخارا ست در اول سردار قزاقان بود لیکن نماز جماعت و تطوع صوم و صلوٰۃ را از دست نہ دادے و مروتے و ہمتے در طبع او بود۔ روزے در کاروانے این آیت شنیدہ ام یان للذین آمنوا الخ گفت آن وجان، تائب و اناب و چندے در کوفہ با ابو حنیفہ رح صحبت داشت۔ مقری سورۃ القارعۃ شنیدہ بنعرہ جان داد۔
۵	ابراہیم بن ادہم بلخی رح	۔	۔	۲۶ جمادی الاول ۱۶۱ھ شوال	در جبل شام در بغداد	کنیت ابو اسحاق استاد اول امیر بلخ بود در شکارگاہ آوازہا از غیب از آہو و از غاشیہ این شنیدہ یقین حاصل نشد و جملہ ملکوت بنظارہ او آمدند علم از امام اعظم ابو حنیفہ رح آموخت سالہا در بیابان ماند روزے از غیب می رسید دو دو سال درغار نیشاپور مجاہدہ میکرد از ہیزم بسر کردے در چہاردہ سال راہ مکہ قطع کرد ہمہ راہ در تضرع نماز مشغول بود از امام باقر رح نیز خلافت یافتہ صاحب خوارق بسیار است وفاتش در خلافت ابو عبداللہ واثق خلیفہ سوم از بنی عباس۔

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۶	حذیفه مرعشی رح	•	•	۱۴ یا ۲۴ شوال [illegible]	بصره نزد ابیض	صاحب خوارق و تصانیف است در علوم سلوک بعد سه یا پنج و شش روز بر سه لقمه اکتفا نمودے و ام البکا در ایام اہلیت سالگی حافظ هفت قرائت شد و در سن شانزده سالگی عالم علم لدنی گشت و شریعت و حقیقت و طریقت و معرفت مرتب ساخت و ذکر جلی گفتے از آواز ہاتف بشارت رستگی و برگزیدگی و از روضه منوره مژده همراہی در بهشت دریافت و همیشه پلاس پوشیدے و ملقب بسید الدین است
۷	هبیرة البصری رح	•	•	۷ شوال سنه ۲۷۹ھ	بصره	و پرا ریاضت و کرامات بسیار بوده و ملقب بامین الدین گشته بعد مجاهده سی سال از نامرادی ناامید و باز از عالم بالا بحذیفه مرعشی رسید و در هر هفته بمقام قرب رسید و بعد یک سال خرقه پوشید و هر کس که منظور نظر آنحضرت شد از عرش تا تحت الثری او در ساعت بدو منکشف گردید و بسیار گریستی که گمان ہلاک شدے و فتوح اہل دول قبول نه کردے.
۸	ممشاد علو دینوری رح	•	•	۱۴ محرم سنه ۲۹۹ھ	در مکه از بلاد شام	نقش کریم الدین منعم بوده مال و متاع بفقراداده فقر اختیار کرد و بکعبه متوجه شد و اہل و عیال را بخدا سپرده گذاشتیم ما زانیم پس هر ذی طعام میرسید و حسب اکثر کتب این همه مشاد دینوری است صاحب مراتب لااسرار هر دو را جدا نموده بعد هفت روز افطار کردے عارف مادرزاد و صائم الدهر از طفلی بود در روز شیر مادر نخوردے باشاره حضرت علیه السلام به پیره رسید و تلقین لا اله الا الله در خلوت فی الحال رفع حجاب شد و فاتش در عهد مقتدر بالله بوده و از طبقهٔ ثانیه است.

۱۷۵

تعلیم الدین

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۹	ابواسحٰق شامی چشتی رحمۃ اللہ	•	•	دہم ربیع الآخر ۳۲۵ھ	در عکّا از بلاد شام	از شام بر بغداد رسیده مرید شد و پیرش او را چشتی نامید کہ خلائق چشت از تو ہدایت یابند و سلسلۂ ترا تا قیامت چشتی خوانند و بعد از تو بیعت بچشت فرستاد و لقب دے شریف الدین است و ہفت سال موافق تعلیم شیخ بخلوت بذکر لا الٰہ الا اللہ مشغول بود۔ بعد ہفت روز افطار کردے بیراد با آواز ہاتف خرقہ پوشانید چون ارادہ سفر کردے بایک صد و دو صد مردم چشم بستہ دران منزل بطرفۃ العین رسیدے از طبقۂ ثالثہ بود۔
۱۰	ابواحمد چشتی رح	سید حسنی	چشت	۳۵۵ھ	چشت	ملقب بقدوۃ الدین پسر سلطان فرسنافہ است از شرفائے چشت و امیر آن قطب ابدال بود کہ بر تمام ربع مسکون تصرف داشت شیخ ابواسحٰق بولادتش بشارت داد و برائے حفظ او وصیت کرده بود در سن بست سالگی برائے شکار ہمراه پدر رفت در کوہے شیخ ابواسحٰق را دید پشمینہ پوشیده و پدرش بر دست او توبہ کرد در غلبۂ حال بر ہر کہ نظر کردے صاحب کرامت شدے و ہر کافر مسلمان گشتی و ہر مریض صحت یافتے و دران حال نورے از جبین وے تا آسمان رفتی و مردم شہر معائنہ نمودندی در روز یک قرآن و در شب دو قرآن ختم کردے بعد چہل روز احتیاج بول و غائط شدے تاریخ وصالش قطب العالمین بود۔
۱۱	ابومحمد چشتی رح	حسنی	•	غرہ ربیع الاول ۴۱۱ھ	•	پسر ابواحمد لقب وے ناصح الدین است اکثر در تحیر بودے۔ و از غایت مجاہده نماز معکوس گذاردی و در چاه خانہ خود آویختہ شدے و در سن ہفتاد سالگی حسب اشارۂ غیبی ہمراه محمود بغزوۂ سومنات رفتہ جہاد نمود مادرے از حمل چہار ماه صوت کلمہ شنیدے و نامش بحکم نبوی صلعم نہاده شد در ہفت تولد ہفت بار کلمہ گفت و در ایام رضاع چشم ہائے آسمان کرده بے عدد کلمہ خواندی و از آوازش ہر کہ در شنیدے آمدے مسلمان شدی۔ تاریخ وصالش ایام برحق۔

۱۷۶

مختصر حالات	مزار	وفات	وطن	نسب	نام	نمبر شمار
خواہرزادہ و مرید خواجہ محمد چشتی ہست خواجہ محمد تا شصت و پنجسال متاہل نمود و خواہرے داشت کہ بچہل سال رسیدہ بود بسبب خدمت برادر میل نکاح داشت حسب بشارت پدر خود خواہر را بامردے محمد سمعان نام کہ عالم و صالح بود عقد کردہ ازو ابو یوسف متولد شدہ و خواجہ محمد خود ہم متاہل شدا اما وے را پسرے بزرگ نرسیدہ بود خواہرزادہ بمنزلہ فرزند میداشت بعد پنجاہ سالگی میل انقطاع شد با شارت ہاتف غیبی چہار خانہ در زمین کندہ دوازدہ سال بسر برد سکر و حیرت چندان غالب بود کہ در حلقہ ناشب شد ہی شبے در عبادت کاہل شد تا بست سال آب نخورد و صاحب خوارق است تاریخ وفاتش عارف کامل بودہ	چشت	بعمر چہار و ہشتاد سال در ۴۵۹ھ [illegible]	•	•	ناصرالدین ابو یوسف چشتی بن سمعان	۱۲
خرقہ از دست پدر خود ابو یوسف پوشیدہ بس ہفت سالگی قرآن بر وجہ احسن حفظ کردہ در سن بست و شش سالگی پدرش ادراکجائے خود نشاندہ وفات یافت و دولت حربیت شیخ الاسلام احمد انا تلقی الجامی رح نیز یافتہ بود تا وقتیکہ از جام بہرات دانا بجا بچشت آمدہ بودند بعد ازانکہ با بادے درمیان رفت و با مردے علم ظاہری تحصیل نمود با فقرا و مساکین صحبت داشتے و جامہ نو پوشیدے از بیت المقدس تا نواحے چشت و بلخ دہ ہزار خلیفہ داشت و مریدانش را حدے نیست و از غایت تواضع ہمہ را سلام گفتے و قیام نمودے و خود را کمتہ از ہمہ شمردے و وقت وفاتش مردے پارۂ حریر برد و داد و او را بر چشم نہادہ جان داد و مردمان غیب نماز جنازہ گزاردند و جنازہ خود برہوائے رفت ہزاراں کافر مسلمان شدند۔	چشت	۱ رجب ۵۲۷ھ در زمان معزالدین سنجر	•	حسنی	خواجہ قطب الدین مودود چشتی	۱۳
چل سال از مخلوق تنہائی گرفت و خراب اشارہ کردہ برگ درختان و میوہ جنگلی خوردے و ہر کس کہ پس خوردۂ او خوردے						۱۴

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۱۴	خواجہ شریف زندنی ملک نصیرالدین	.	.	۱۰ رجب سنہ ۶۱۲ھ	سند دوری بخارا بولایت شام و زندنہ	مجذوب گشتے دائم در گریہ بودے و تحرار شدے و بیہوش گشتے چون از پیر خود اسم اعظم شنید علوم لدنی بر دل او کشادہ گردید و چون خرقہ خلافت پوشید از غیب آواز داد کہ پوشیدن خرقہ مبارک باشد ترا مقبول حضرت خود کردیم ہر کہ با تو محبت دارد او را نیز مقبول گردانیم۔
۱۵	خواجہ عثمان ہارونی	.	قصبہ ہارون از نواحی نیشاپور از ملک خراسان	۵ شوال سنہ ۶۱۷ھ بعمر ۹۵ سال	مکہ معظمہ	در علوم صوری و معنوی از قرآن خود فائق بود ابوالمنصور کنیت داشت صحبت قطب الدین مودود ہم یافتہ اکثر در مسافرت بودے خواجہ معین الدین را در یک شب و روز بحجرہ رسانیدہ باز بحج رفتند۔ و زیر میزاب آواز آمد کہ معین را قبول کردیم دہ سال نفس را طعام نداد بعد ہفتہ پری دہن آب نوشیدے بارے در مقام معاون رسید فخر الدین خادم پارہ آتش خود دست نگذاشتند خواجہ را غیرت گرفت مغان را انداز کرد۔ و خواجہ پسر سردار را در کنار گرفتہ در آتش شد چہار ساعت آنجا بود و این ولایت حضرت ابراہیم علیہ السلام است سردار ایمان آورد عبداللہ نام نہاد درویش شد پسر را ابراہیم نام نہادہ و بعد از آن ولایت ہند بخواجہ سپردہ خود بکعبہ رفت و معاصر غوث الاعظمؒ است۔
۱۶						علم بکمال داشت تصانیف کہ در شہر خراسان لبیار است مدت ہفتہ و سال در شب خواب کرد و انیس الارواح از دست پدرش در پانزدہ سالگی او را گذاشتہ وفات یافت روزی ابراہیم قہندری مجذوب در باغ خواجہ گذر کرد۔ خواجہ پیش او فواکہ ربود ابراہیم پارہ منری کھلی کنجا بدندان خود خوا بیدہ خواجہ را داد بجرد خوردن نورے دریا مائع گشت۔

۱۶۸

نمبرشمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۱۶	خواجہ معین الدین حسن سنجری	حسینی	سنجر	۶ رجب ۶۳۲ھ در زمان شمس الدین التمش ۶۳۳ھ یا ۶۳۶ھ یا ۶۲۷ھ	اجمیر شریف	ہمہ فروختہ بود بدرویشان داد وخود مسافر گشت مدتے در سمرقند وبخارا ماند و قرآن وعلوم ظاہری تحصیل کردہ بعراق رفت بقصبہ ہارون خواجہ عثمان را یافت وخرقۂ خلافت یافتہ متوجہ بہ بغداد شد، ودر قصبہ سنجان شیخ نجم الدین کبری را یافت و در قصبہ جیل آمدہ شیخ عبدالقادر رح را یافت در پنجاہ سالگی از پیر خود مرخص گشتہ بمدینہ رفت وحسب امر نبوی صلے اللہ علیہ وسلم بہند در آمد پتھورا وا اطلاع منجمان برائے کشتن او نوشتہ بود کارے برنیامد در اجمیر زیر درختے کہ محل نشستن شتران راجہ را بود فرود کش شد بمزاحمتش شتران در ماندہ شدند بار آنا راجہ ساگر تالاب گاؤ ذبح کرد کافران زک خوردند و پیش دیو خود فریاد بردند باشارہ اش سحر کردن سودے نشد آن دیو مسلمان شدہ شادی نام نہادہ شد راجہ خود جوگی نیپارا فرستاد سحرہا نمود دعا جسنر شدہ مسلمان شد۔
۱۷	قطب الدین بختیار کاکی اوشی	سید حسینی	اوش	۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ در زمان شمس الدین التمش	دہلی	نہایت استغراق داشت وور لقب کاکی اقوال بسیار است ملخص آنکہ از برکت او کاک از عالم غیب پیدا شدے ووقت ولادت در اتمام خانہ را نور گرفتہ آواز ہاتف قاضی حمید الدین ناگوری چشم پوشیدہ در ادش رسیدہ تختہ گرفتہ پرسید اے قطب الدین چہ نویسم فرمود بنویس سبحان الذی اسری بعبدہ الخ قاضی متعجب شدہ دریافت گفت کہ مادام پانزدہ پارہ میخواند یاد گرفتم پس در چار روز قرآن ختم کنانید و حوالہ خواجہ بزرگ گردد بحضور شہاب الدین سہروردی رح بشرف ملازمت خواجہ مشرف شد دلیل العارفین از دست خواجہ را رونے این بیت احمد جام ے کشتگان خنجر تسلیم را ہر زمان از غیب جان دیگر است۔ در گرفت شبانہ روزہ در تحیر بود شب نجم رحلت کرد۔

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۱۸	شیخ فریدالدین مسعود شکر گنج	فاروقی بواسطۂ فرخ شاہ عادل کابلی	•	۵ محرم ۶۶۴ھ یا محرم ۶۵۹ھ یا ۶۷۰ھ	پاک پتن ضلع ملتان	از خواجہ بزرگ نیز نعمت یافتہ خود را الوفقی پوشید از شہرے بشہرے میگشت عافیت دراجودھن کہ مردم وے منکر درویشان بودند سکونت کرد زیر درختی انبوہ گنجان و بیشتر در مسجد جمعہ مشغول بحق بودے در ابتدائے مجاہدہ بعد طے سہ روزہ سنگریزہ چند در دہان انداخت شکر شد گنج شکر لقب او شد بقول بعضے از سوداگرے شکر طلبید او گفت نمک است فرمود نمک باشد بعین نمک شد سوداگر عذر کرد باز شکر شد باز در مسجد جامع اچہ چلہ معکوس کشید فوائد السالکین از دست شب وفات سہ کرات نماز عشاء میگزارد بیہوش مے شد حرازان فرمودہ یا حیُّ یا قیّوم جان بحق تسلیم کرد در زمان تحصیل علم بعمر ہیژدہ سال در ملتان پیش مولانا منہاج الدین بزیارت خواجہ قطب مشرف شدہ بودند و با مرشد تکمیل کردہ بدہلی رفت۔
۱۹	مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر	سید حسنی	•	۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ یا ۶۹۱ھ در زمان جلال الدین	کلیر شریف سہارنپور	محبوب ترین خلفائے و خواہر زادہ شیخ گنج شکر بود تا دوازدہ سال لنگر بقرار حسب امر شیخ تقسیم نمود خود صائم بود چون دریافتہ شد گفت مرا اجازت نبود صابر لقب یافت در قصہ اجازت نامہ با جمال ہانسوی بے مزگی واقع شدہ ازین جاست کہ در مخلوقات گنج شکر کہ باتفاق شیخ جمال جمع گشتہ ذکر مخدوم صابر کم واقع شدہ ورنہ حجت کمال و ولایت وے وجود مریدان و خلفائے سلسلۂ اش کافی است و با اجازت پیر خود در کلیر رسید و جہت گستاخی مردمان بد دعا کرد بسیار در زیر مسجد ہلاک شدند باقی برائے عام مدتہا بر مزارش کسے را رسیدن محال بود چون عبدالقدوس رح در رسید برق جلال بخواست ایشان ناپدید گشت۔

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۲۰	شمس الدین ترک رحم	علوی	•	۱۰ شعبان یا ۱۰ جمادی الآخر سنہ ۷۱۶ھ	پانی پت	بقول صاحب سیر الاقطاب از حضرت گنج شکر نیز خلافت داشت مدتے در دیار ترکستان کسب علم نمود باز بتلاش پیر کامل در ما وراء النہر آمد اما بہ کسے دل بستگی نہ شد بہندوستان آمد و بعد مدت بسیار در کلیر رسید و بشرف بیعت مشرف شد و بعد تکمیل اجازت نامہ و اسم اعظم مرحمت فرمودہ وصیت نمود کہ بعد وفات سن زیادہ از سہ روز در ین جا نمانی ولایت پانی پت تراست و شرف الدین بو علی قلندر بعد رسیدنت ازین عالم نقل خواہد نمود روزے قلندر صاحب بشکل شیر آمد زبانی خادم فرمود کہ شیر را بہ شیرے باید پس در باگھونی رفت و از انجا بوڑہ کردہ من مضافات کرنال رفت۔
۲۱	جلال الدین	عثمانی	پانی پت	۱۵ ذیقعدہ یا ۱۳ ربیع الاول سنہ ۷۶۵ھ	پانی پت	از غایت جوع نفس امارہ بصورت موہوم متجسم شدہ از دا فتادہ در کشف و کرامات و تربیت نمودن دست قوی داشت نام او خواجہ محمود بود ولی مادرزاد بود اکثر در طفلی سر بصحرا نہادے آخر چندان استغراق در ذات مطلق بود کہ از غیر خبر نداشت در اوقات صلوٰۃ مریدان خبردار ساختندے کتاب زاد الابرار از دست شرف الدین قلندر را در بسیار دوست میداشت و برائے نماز جمعہ بمکہ میرفتند در ابتدائے حال روزے بلباس فاخرہ از پیش شمس الدین ترکؒ سوارہ گذشت از نظرے از اسپ فرود آمد مشرف بہ بیعت شد بارے از دعائے کوزہ پیرزنی تمام عمر آب داد و بارے از تف کردن وے تمام دیوار حجرہ طلا گشت۔

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۲۲	شیخ احمد عبدالحق ابدال	فاروقی	ردولوی	۱۵ جمادی الثانی [illegible]	ردولی	از طفلی پابند تهجد بود چون مادر براه شفقت منع کرد وطن راگذاشت بخدمت برادر خود تقی الدین در دہلی آمد و برادر موافقت نشد در بہار آمد باز در اودھ رسید و بہ کسے اطمینان نشد مدتے در مقابر میماند و قبرے ہم کاویده بود آخر در پانی پت رسید و بدولت و نعمت مشرف شد جد دے شیخ داؤد کہ نسبت ارادت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی رح دارد عہد ہلاکوخان از ولایت بلخ در زمانہ علاؤ الدین خلجی بہندوستان رسید و کمالات شیخ از کتاب انوار العیون تصنیف شیخ عبدالقدوس گنگوہی مے باید جست روزے بر شیخ خود اعتراض کرده مراقبہ باز داده بود باز باشارت غیبی رجوع نمود.
۲۳	مخدوم شیخ عارف بن رح	فاروقی	.	[illegible]	.	شیخ عبدالحق را ہر پسر یکہ می شد گریبان جان میداد منکوحہ شکایت کرد بعد از چندے شیخ عارف متولد شد با ہر کس آشتی داشتے کہ ہر کس ویرا برمشرب پنداشتے و پدر دے دیرا گورے میگفتند داورا بدختر شیخ نور الدین خلیفہ سید موسیٰ دہم مخلص آنحضرت نکاح کرده بحواتی پیوست. ازان دو دختر و یک پسر محمد نام بوجود آمدند. شیخ عارف بعد از پدر خود تا پنجاه سال حق سجاده ادا کرده در پرده شد.
۲۴	شیخ محمد	فاروقی	.	[illegible]	.	بمشاہده مطلق استغراق داشت شیخ عبدالقدوس باشاره شیخ عبدالحق مرید وے شد وے ہمشیرۂ خود شیخ عبدالقدوس را بنکاح داد در مرض وفات تصرف روحانی شیخ عبدالقدوس رح را مع پسر خود شیخ الاولیاء عرف بده از شاه آباد کہ در انجا کسب فضائل میکرد طلبیده و امانت پیران چشت مع اسم اعظم از پدر خود یافتہ بود بشیخ عبدالقدوس سپرد و برائے تربیت پسر خود وصیت کرده خوش و خرم بعالم شتافت. شیخ عبدالقدوس پسر وے را تربیت فرموده بجائے وے نشاند.

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
	شیخ عبدالقدوس رح	نعمان	گنگوه	۲۳ جمادی الاخری سنہ ۹۴۵ھ	گنگوه	فیوض از روح شیخ احمد عبدالحق رح یافت مکتوباتش مشہوراست سکر وسورش قوی داشت انوار العیون ہم از دست در سنہ ۸۹۶ھ استدعائے عمرخان کاشی یکے از امرائے سلطان سکندر لودھی مع فرزندان از رودلی بقصبۂ شاہ آباد از نواح دہلی سکونت نمود در سنہ ۹۳۲ھ در زمان ظہیرالدین بابر در گنگوه متوطن گشت روز دو شنبہ تپ ولرزه پیدا شد، روز جمعہ فرصت حاصل شد بعد نماز بار شروع شد چار روز دیگر تپ آمد روز چہارشنبہ جان بمشاہدۂ دوست سپرد در عین نماز بعد غسل شیخ رکن الدین دست بر سینہ نہاد حرکت دل وجریان ذکر یافت۔
	شیخ جلال الدین تھانیسری	فاروقی	تھانیسر	۱۳ ذی الحجہ	تھانیسر	عالم ظاہر بود ہم استغراق واستہلاکی تمام داشت ارشاد الطالبین از دست در ہفت سالگی قرآن ذکر کرده ودر ہفده سالگی فتوی میداد۔ شیخ عبدالقدوس را اول رقاص گفتے آخر توجہ او نقش غیر از باطل او بسوخت۔
	شیخ نظام الدین رح	فاروقی	تھانیسر	۱۲ رجب سنہ ۱۰۲۵ھ یا سنہ ۱۰۳۶ھ	بلخ	علم رسمی نخوانده بود باوجود این ہم صاحب تصانیف است ودر شرح لمعات مکی مدنی وریاض قدسی تفسیر وجز قرآن بغایت صاحب ذوق بود بر ہر کہ نظر کردے در اول دہلہ بہ شہود فائز گشتے لہذا ملقب ولی تراش اشتہار یافتہ در اول نفی واثبات ودر آخر بہ شغل سرپایہ اشتغال داشت تا آنکہ صاحب دولت شد جہانگیر را بوے اعتقادے پیدا شده بود لیکن حاسدان رنجہا افگندند۔ آخر از ہندوستان عذر خواستہ جانب بلخ شتافت۔

نمبرشمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۲۸	شیخ ابوسعید (رح) گنگوہی	نعمانی	گنگوہ	ربیع الاول سنہ ۱۰۴۰ھ	گنگوہ	ابن نور الحقی نبیرۂ شیخ عبدالقدوسؒ ست چند مدت خود را در سپہ گری داشت بعدازان عشق غلبہ کرد بخدمت شیخ جلال الدین تھانیسری پیوست و یکے حضرت بوجہ ضعف و ترک خانہ شیخت ویرا انتظام الدین سپرد و حسب تعلیم ایشان بذکر جہر مشغول شد و انوار ورود نمود ولیکن او طالب نور ذات بود بعد بلغ رفتن شغل پایۂ تعلیم نمودہ شد کار او نکشود و آخر در خدمت سگان بگذاشت، بسیار از عجب و غرور برخاست و در مین لاے و گل رخ مقصود رو نمود شیخ فرمود این ابتدائے لاہوتست و انتہائے لاہوت بمراحل در دست باز بشغل سہ پایہ امر فرمود باز بترک ہمہ فرمودہ رفتے از اثر آواز خوش بیخوری رو نمود چیزے از مشاہدہ رو نمودہ مستور گشت آخر آمادۂ مرگ شد دم را بذکر کرد چون یک پاس گذشت نور اطلاق ظہور نمود، دران ہنگام بسبب بے اختیاری دم بقوت رہا شد و پہلویش بشکست و شکم از خون پر شد و بحکم غیب دوا و غذا خورد و شیخ فرمود این سیر عروجی بود و سیر نزولی باقی است بمراقبہ ہوا فرمود پس امانت پیران و خرقہ خلافت و اسم اعظم حوالہ نمودہ رخصت فرمود۔
۲۹	شیخ محب اللہ	فاروقی	صدرپور	۹ رجب سنہ ۱۰۵۸ھ	الہ آباد	چون از علوم نقلیہ و عقلیہ فارغ شد در دہلی بر آستانہ قطب الدین بختیار کاکی استخارہ نمود اشارت بابوسعید شد شیخ خادم خود مجاہد را بدرک استعدادش فرمود مناسبت ولایت برکسی عرضداشت شغل نفی و اثبات و اسم ذات بانگہداشت صورت خود تلقین فرمود اربعین نشاند۔ چون خرقہ خلافت پوشیدہ تجلی ذات لاکیف را در دل داشت شیخ توجہ فرمود تجلی منکشف شد محب اللہ نعرہ زد کہ بس کن پس در وطن آمد از انجا چندے در دہلی ماند آخر در الہ آباد قریب بست سال بر سجادۂ ارشاد ماند۔

نمبرشمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۲۰	شیخ محمدی رح	[illegible]	اکبرآباد	[illegible]	اکبرآباد [illegible]	درابتدا بلہو ولعب مشغول بودند روزے پدر ایشان سزائے سخت داد غیرت جوشانیدہ از خانہ بیرون آمد در تحصیل علم پرداختند وبعد ازان بعلم باطن ہمت گماشتند وبخدمت شیخ محب اللہ بمدارج اعلیٰ رسیدند ودرین مدت صحبت یکبار از پدر خود ملاقی شدند باز در اکبرآباد آمدند وا حیانا مرادآباد وامروہہ می آمدند در آخر حسب درخواست اکابر کتخدائی توطن امروہہ قبول خاطر افتاد بوجہ بدگوئی حاسدان عالمگیر ایشان را بسفر حرمین متوجہ نمود باز مراجعت این ملک کردند باز بغوغائے مخالفین مدتے در قلعہ اورنگ آباد حبس کردند۔ آخر جہان را پدرود کردند وتابوت ایشان حسب وصیت باکبرآباد رسانیدند۔
۲۱	شاہ محمد مکی رح	سید جعفری	•	•	•	درین مقام در شجرات خاندان با چیزے اختلاف ست در بعضے درمیان شاہ محمد حامد شاہ عضدالدین نام شاہ محمد مکی مندرج ست ودر بعضے نام شاہ حامد واز تاریخ بہ ثبوت می پیوندد کہ شاہ عضدالدین را خلافت بلاواسطہ از شاہ محمدی حاصل است ومقتضائش آنست کہ درمیان این ہر دو بزرگواران حدفاصل نتوان شد کہ ترتیب ملتزم مجوث میشود پس تحقیق مرام مستنبط من نخبۃ التواریخ امروہہ آنکہ شاہ محمدی وشاہ محمد حامد ہر دو باہم برادراند وشاہ محمد حامد را ارادت وخلافت از برادر خود حاصل ست واز شاہ محمدی در حرمین شریفین دو پسر وجود آمد شاہ محمد مکی کہ در نیجا نہ مقصود باد کر است ودرشن محمد مدنی وہر دو ارادت وخلافت از پدر خود حاصل کردند واز شاہ حامد پسرے بظہور آمد عضدالدین مذکور فیما بعد متصلا وایشان خلافت از عم خود شاہ محمدی رح یافتند از پدر خود ہم اخذ فیوض نمودند پس توجیہہ عدم الفصل بین شاہ محمدی رح وشاہ عضدالدین رح ظاہر است وآن حصول خلافت است بلاواسطہ وتوجیہہ فصل شاہ حامد رح وصول فیوض است شاہ عضدالدین رح از ایشان وایشان را از برادر خود شاہ محمدی رح چنانچہ مذکور شد وتوجیہہ فصل شاہ مکی رح استفاضۂ ایشان ست از پدر خود شاہ محمد مہدی کما ہو المنقول واحتمال استفادۂ شاہ عضدالدین رح از برادر از شادی عم را خویش شاہ محمد مکی رح کما ہو المظنون فطابقت الروایات بالشجرات جیفا تاریخ وفات شان بنظر نیامدہ وموطن ومدفن شان غالباً امروہہ باشد چنانچہ در جائے نوشتہ دیدم لیکن بلا سند حکیم جلال الدین مصنف قرابادین.

عضدالدین

[illegible]

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۳۱						جلالی شاگرد حکیم علوی خان دہلوی کہ در توحید وجودی ید طولی میداشت پسر اوست و از دست زدش محمد مدنی مولوی نظام الدین در درش دانشمند و مولوی حسام الدین عالم و صالح ماندند و در ویشان خلفے از جنس ذکور نماندہ فقط۔
۳۲	شیخ عضد الدین	سید	امروہہ	۶ رجب ۱۱۶۱ھ	امروہہ	پسر حامد برادر شیخ محمدی است بہ علوم شریعت و فنون عربیہ و ورع و زہد موصوف بود باوجود اصرار حکام ذلیفہ قبول نکرد صاحب کشف و کرامات بود روزے کرفش از بند شون زوج خود فریاد نمود از ایشان از بستہ تھانہ کشود مقاصد العارفین از دست در تعبیر رؤیا کامل بود۔
۳۳	شیخ عبدالہادی	صدیقی	امروہہ	۲۰ رمضان جمعہ ۱۱۹۰ھ	امروہہ	پدر ایشان رد نے شیخ عضد الدین رح را مدعو کردہ بودند بعد فراغ وقت نماند سیدؒ بود عبدالہادی چار سالہ بود شیخ را کہ بسبب ضعف بصر از قبلہ منحرف استادہ بودند بسوئے قبلہ راست کرد شیخ بشارت دادند بعد ایامے در مکتب رفتند فقیرے ایشان را چیزے خورانید در بادیہ رفتند با تیم شاہ چندی ماندند حسب گفتہ از دست شیخ عضد الدین گرفتند خطرہ سوا بر دل ایشان کم گذشتے صاحب کشف و کرامات بود۔
۳۴	شیخ عبدالباری	صدیقی	امروہہ	۱۱ شعبان جمعہ ۱۲۳۲ھ	امروہہ	این شیخ ظہور اللہ و نبیرۂ شیخ عبدالہادی اند وجد وے بوجہ نزاکت طبع وے بر ریاضت سہل نرمی فرمودند و لباس فاخرہ میپوشانیدند و ظاہرش بلباس زنگا رنگ آراستہ و سینہ اش از عشق پر شور بود۔ صائم الدہر و قائم اللیل بودند درین حال وار دات خندیدن بروے طاری میشد پسرے شاہ رحمن بخش از عقب گذاشتند۔
۳۵	حاجی عبدالرحیم	سید	افغانستان	۲۴ ذیقعد ۱۲۴۶ھ	[illegible]	اول نسبت قادریہ از شاہ رحم علی گرفتند باز نسبت عشقیہ از شاہ عبدالباری باز بیعت جہاد با طریقت جناب سید صاحب کردند گاہ گاہ حاجی صاحب و سید صاحب باہم مراقب می نشستند سید صاحب را خندہ و حاجی صاحب را سکر میگرفت در جہاد سکھان شہید شدند۔

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار	مختصر حالات
۳۶	حضرت میاں جی نور محمد صاحب	علوی	جھنجھانہ	۴ رمضان سنہ ۱۲۵۹ھ	جھنجھانہ	از اولاد شاہ عبدالرزاق جھنجھانوی ہستند نسبت باطن را اخفا میکردند و بر اتباع سنت حریص بودند چنانچہ سی سال تکبیر اول قضا نکرد در قصبہ لوہاری بہ تعلیم طفلان اشتغال داشتند مگر خواب حضرت حاجی امداد اللہ صاحب باعث اشتہار ایشان شد۔
۳۷	حضرت حاجی امداد اللہ صاحب	فاروقی	تھانہ بھون	۱۲ یا ۱۳ جمادی الاخری سنہ ۱۳۱۷ھ	مکہ معظمہ	شخصے حضرت را جبۂ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پوشیدہ بخواب دید تعبیر آن ظاہر است کہ حضرت ایشان بلباس شریعت و آداب طریقت آراستہ اند و ولولۂ عشق و محبت و جوش سینۂ پر شور و سوز جگر و گداز دل از تصانیف ایشان قدرے شیخ میگردد و این بے چلہ ضعیف کجا شتہائے آن بحر مواج میتوان گفت ہر کہ خواہد در مکہ معظمہ قدمبوس گشتہ بچشم خود بیند ؎ آفتاب آمد دلیل آفتاب ٭ گر دلیلت باید ازوے رو متاب

ملہ ہنگام تصنیف رسالۂ ہذا در عالم حیات ظاہری بودند۔ و بعد مدتے در مکہ معظمہ دوازدہم یا سیزدہم از جمادی الاخری سنہ ۱۳۱۷ھ قریب صبح صادق بجوار رحمت حق پیوستند و در جنت المعلےٰ ہم پہلوئے مولانا رحمۃ اللہ صاحب مہاجر رح نہادہ شد حی دخل الخلد تاریخ وصال شان است اے طالبان حق اگر طلب میدارید بشنوید شعر چونکہ گل رحمت و گلستان شد خراب ٭ بوے گل را از کہ جوئیم جز گلاب ٭ بشتابید در حضور پرنور اکمل و اول خلفاءِ آنحضرت رضی اللہ عنہ وارضاہ کہ نام مبارک ایشان حضرت مولانا الحاج الحافظ العارف المحدث الفقیہ مولوی رشید احمد صاحب است در گنگوہ ضلع سہارنپور تشریف میدارند و در تربیت طالبان حق اوقات مبارکہ خود مے گذارند مستغنی عن الاوصاف والالقاب ہستند پس حوالہ بچشم طالب نمودہ پس لی کنم غنیمت پندارند و بہرہ از علوم و معارف در خدمت شان بردارید و دعائے سلامت و بقائے حضرت ایشان خواہید۔ ۱۲ منہ عفی عنہ۔ تمت ۱۲

کتاب عقائد و مناظرہ وغیرہ

اختلاف امت اور صراط مستقیم	گروہی اختلافات کی حقیقت اور اس میں اعتدال کا طریقہ۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی	
آیات بینات	تردید شیعہ میں بے نظیر کتاب۔	محسن الملک محمد مہدی خاں
ایرانی انقلاب	امام خمینی اور شیعیت	مولانا محمد منظور نعمانی
المہند علی المفند	عقائد علمائے اہل سنت	مولانا خلیل احمد صاحب
براہین قاطعہ	جواب انوار ساطعہ مجلد	مولانا خلیل احمد محدث
بریلوی علماء ومشائخ	کے لئے لمحۂ فکریہ	مولانا محمد عاشق الٰہی مہاجر مدنی
تقویۃ الایمان کلاں	شرک و بدعات کی رد میں مشہور کتاب	شاہ اسماعیل شہیدؒ
تقویۃ الایمان	توحید و سنت کے احیاء اور شرک و بدعت کا رد	شاہ اسماعیل شہیدؒ
تاریخ میلاد	مروجہ میلاد و قیام کی مفصل تاریخ	مولانا عبدالشکور مرزاپوری
تحفۂ اثنا عشریہ	(جدید ترجمہ) تردید شیعہ میں لاجواب کتاب۔ شاہ عبدالعزیز دہلوی (مجلد)	
تاریخ مذہب شیعہ	یعنی قصۂ ابن سبا اور شیعہ مذہب کی تاریخ	مولانا عبدالشکور لکھنوی
تصفیۃ العقائد	دینی مسائل و عقائد اسلام پر سرسید احمد خاں سے مراسلت۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی	
تحذیر الناس	ختم نبوت اور فضائل محمدیہ	مولانا محمد قاسم نانوتوی
حجۃ الاسلام	حقانیت اسلام	مولانا محمد قاسم نانوتوی
دھماکہ	بریلوی کتاب زلزلہ کا جواب	انجمن خدام التوحید برمنگھم
شریعت یا جہالت	شرک و بدعات اور رسوم کا رد اور دعوت حق	محمد یاسین حقانی
عقائد علمائے دیوبند	احمد رضا خاں کی کتاب حسام الحرمین کے تین جوابوں کا مجموعہ	مولانا منظور نعمانی
عیسائیت کیا ہے؟	عیسائیت اور اس کے بانی کی تاریخ	مولانا محمد تقی عثمانی
قادیانی چہرہ	خود اپنے آئینے میں	مولانا محمد عاشق الٰہی مہاجر مدنیؒ
مسلک علمائے دیوبند	دیوبندی ہی اہل سنت ہیں	مولانا قاری محمد طیبؒ
مودودی صاحب	کی تحریرات کے متعلق مضامین	از علمائے دیوبند
مباحثہ شاہجہانپور	ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مشہور مباحثہ	مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
میلہ خدا شناسی	مشہور میلہ خدا شناسی کا آنکھوں دیکھا حال	مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
ہدایۃ الشیعہ	علمائے شیعہ کے دس سوالوں کا مفصل جواب	مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

فہرست کتب مفت ڈاک کے ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے